تھرتھرائے کانپ اٹھے باغیانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قہر بن کا ان پر چھایا اے امام احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اے رضا ہم پر یہ تیرا احسان ہے کہ بنا سُنیت کی تو پہچان ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فتاوٰی الحرمَین

بِرجفِ نُدوۃِ المَین

رد بلیغ ندوہ و ندویان و جملہ مبتدعان

تمام صلح کلیوں، اور آج کے دور کے ندویوں کا رَدِ بلیغ

(اُردو ترجمہ کے ساتھ)

سیدی اعلی حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ماخوز فتاویٰ رضویہ جلد 24)

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

اللہ کی رسی کو مل جل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقے فرقے نہ ہو

فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین

١٣١٧ھ

مُصنّفہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا الحاج مفتی شاہ محمد احمد رضا خان

سُنّی حنفی قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ العزیز

شائع کردہ

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ — لاہور

کتبہ شاہ محمد چشتی سیالوی قصوری

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

مسلمانو! بحمداللہ تعالٰے اس فتوٰے نے حجتِ الٰہیہ قائم کردی۔ ندوہ وندویان وجملہ مبتدعان کی اندرونی وبیرونی ضلالتوں کی جڑ کاٹ دی۔ گردن کتردی۔ اب جو نہ دیکھے، کان نہ دھرے، حق سمجھنے کا قصد نہ کرے، روزِ قیامت اس کے لئے کوئی عذر نہ ہوگا، دنیا چند روزہ ہے، واحدِ قہار سے کام پڑنا ہے۔ للہ ایک ذرا تعصب وسخن پروری سے جدا ہو کر تفکر کرو، تنہائی قبر وہنگامہ حشر کا تصور کرو، اس دن نامۂ اعمال کھولے جائیں گے، اس بھڑکتی آگ کو سامنے لائیں گے، اہلِ سنت نجات پائیں گے، اُن کے مخالف نارِ جہنم میں دھکے کھائیں گے، مخالفوں کے ساتھی مخالفوں کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جائیں گے، آنریری مجسٹریٹی، ڈپٹی کلکٹری ججی وغیرہ کے منصب کام نہ آئیں گے، صدارت، نظامت، رکنیت وغیرہا یہ سب بکھیڑے یہیں رہ جائیں گے، ہر ایک اپنی اکیلی جان سے، اپنے اعمال اپنے ایمان سے بارگاہِ عدالت میں

Marfat.com

حاضر ہوگا ، ہر دل کا راز ظاہر ہوگا ، کوئی جھوٹا حیلہ ہرگز نہ چلے گا ، بات بنانے کو رستہ نہ ملے گا ، عالم الغیوب سوال کرے گا ، دانائے قلوب اظہار لے گا ۔ وہاں یہ کہتے نہ بنے گی کہ ہم غافل تھے ، کچھ مولویوں نے بہکا دیا ہم جاہل تھے ۔ آج کام اپنے اختیار میں ہے ، رحمتِ الٰہی توبہ کے انتظار میں ہے ، للہ انصاف کی آنکھ کھولو ، حق و باطل میزانِ عقل میں تولو ، وہ کام کر چلو کہ بول بالا ہو ، اللہ و رسول سے منہ اجالا ہو ۔ دیکھو دیکھو آنکھ کھول کر دیکھو یہ مبارک تحقیقیں یہ مقدس تصدیقیں تمہارے معبودِ عظیم کے پاک گھر سے آئیں ، تمہارے نبی کریم کے شہرِ اطہر سے آئیں سلیس اردو میں ترجمہ ہو گیا ، حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب جلوہ نما ہو گیا ، اب اگر آنکھ اٹھا کر نظر نہ ڈالو ، اپنی اندھیری کوٹھری سے سر باہر نہ نکالو ، تو تمہیں کہو کہ کیا عذر کرو گے ، واحدِ قہار کو کیا جواب دو گے ؎

نامہ کاں بجشر خواہی خواند ازہمیں جا سواد باید کرد

گھنٹوں بلکہ دنوں مہینوں قانون کا نون ، دنیوی فنون یا ناولوں افسانوں ، اخبار دل دیوانوں کے مطالعے میں گزارتے ہو خدا کو مان کر ، قیامت کو حق جان کر ، ایک نظر ادھر بھی ، مگر اس کے ساتھ تعصب و نفسانیت سے قطع نظر بھی ، خدا نے چاہا تو یہ اوراق تمہیں بہت کام آئیں گے ، بڑے ہولناک دن کے صدموں سے بچائیں گے ، پھر بھی اگر نازک مزاجی آڑے آئے ، مرزا منشی اپنا رنگ جمائے ، کہ کون اتنے اجزاء دیکھنے میں وقت گنوائے ، تو جانے دو یہ تمہارا بھی خواہ تمہارا خیر طلب ، ایک بہت ہی آسان طریقے سے عارضِ مطلب ، یعنی ان مبارک فتاوٰے و تصدیقات کے فوائد و احکام کا نہایت مختصر خلاصہ حاضر کرتا ہے ، اب اس کے دیکھنے میں کیا دن گزرتا ہے ، اسی کے ملاحظہ سے عقائد و

Marfat.com

املا کی تصحیح کیجیے، جس لفظ میں شک ہو اصل فتوے مع ترجمہ موجود ہے مطابق کر لیجیے ، اے رب میرے توفیق رفیق کر ، آمین آمین بجاہ سید البشر ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، وعلیٰ آلہٖ و صحبہ وبارک وکرم ، آمین ۔ یہ خلاصۂ احکام ، علمائے کرام ، معدود سطور کی چند فصلوں میں کامل تمام ، ومن اللہ الھدایۃ وبہ الاعتصام ۔

فصلِ اوّل

عام بدمذہبوں اور خاص نیچریہ روافض غیرمقلّدین تفضیلیہ وہابیہ کے حق میں کیا احکام ارشاد ہوئے اُن سے برتاؤ کیسا چاہیئے

بدمذہب[1] جتنے ہیں سب گمراہ ہیں ، فتنہ پرداز ہیں ظالم ہیں ہالک ہیں ، ان[2] کی اہانت واجب، ان کی توقیر حرام ، ان سے بغض رکھنے ، انہیں اپنے سے دور ہانکنے کا حکم ہے ۔ وہ مفسد ہیں انہوں نے دین کو پارہ پارہ کر دیا ۔ ان سے میل جول حرام ہے ۔ ان سے دوری واجب ہے ۔ اہلِ سنت کے سوا سب کلمہ گو اہلِ قبلہ گمراہ فاسق ، بدعتی ، ناری ہیں صحابہ کرام سے آج تک تمام امتِ مرحومہ کا اس پر اجماع ہے ۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر کافروں سے زائد ہے ۔ ان کی بات لاعلاج مرض ہے ۔ ان کے مکر سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں ، وہ[3] گمراہ و گمراہ گر ہیں ، شیطان نے جھوٹی ملمع کاری کی دلیلیں انہیں سکھادی ہیں ، ان کے پاس بیٹھنا جائز نہیں ۔

احادیث[4] کا ارشاد ہے ان سے دور بھاگو ، انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں ، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں ۔ وہ[5] بیمار پڑیں تو عیادت کو نہ جاؤ ، مریں

---

[1] مقدمۃ الفتوے ۱۲ [2] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [3] فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [4] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ [5] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

توجنازے پر نہ جاؤ ، ملیں توسلام نہ کرو ، ان کے پاس نہ بیٹھو ، ساتھ کھانا نہ کھاؤ ، پانی نہ پیو ، شادی بیاہت نہ کرو ، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ، نبی[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں ، وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں ، ان پر جہاد کافرانِ ترک و دیلم پر جہاد کی مثل ہے ۔ انہوں نے دین کو اوندھا کر دیا ۔ یہود و نصاریٰ کی طرح گمراہی کے جوش میں ابل پڑے ۔ جب انہیں دیکھو درشتی و سختی و ترش روئی سے پیش آؤ ۔ اللہ عزوجل ان سے بغض رکھتا ہے ۔ وہ پل صراط پر گزر نہ سکیں گے ۔ مکھیوں اور پتنگوں کی مانند آگ میں گر پڑیں گے ۔ ان کی بات سننی منع ہے ۔ ان کی گمراہی کھجلی کی طرح اڑ کر لگتی ہے ۔ جو انہیں جھڑکے اس کا دل اللہ تعالیٰ امن و ایمان سے بھر دے ۔ جو ان کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اس بڑی گھبراہٹ سے پناہ بخشے ، ان کے علما رکیرٹے ہیں ۔ زبان کے عالم دل کے منافق ہیں ۔ ان کے ہاتھوں امت کی خرابی ہے ۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو ، ان سے بڑھ کر امت پر کسی کا اندیشہ نہیں ، بدمذہب تمام جہان سے بدتر ہیں ، سگ و خوک سے بدتر ہیں ، جہنم کے کتے ہیں ۔ وہ دجّال[3] سے بھی زیادہ اندیشہ ناک ہیں ۔ ان کا نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج ، عمرہ ، فرض ، نفل کچھ قبول نہیں ۔ وہ اسلام سے نکل گئے جیسے آٹے سے بال ۔ بدمذہب[4] اگر حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور صابر و طالبِ ثوابِ خدا رہے جب بھی اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالے ۔ وہ سب جہنمی ہیں انہوں نے اسلام کی رسّی اپنی گردن سے نکال دی[5] ۔ ان سے بچو ، جو ان سے بغض رکھ کر ان سے منہ پھیرے اس کا دل چین اور اطمینان سے بھر جائے

---

[1] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ [2] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [3] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ [4] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [5] فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲

Marfat.com

جو ان کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ اس کے سو درجے جنت میں بلند فرمائے۔[1]

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحابِ معاصی سے منہ پھیر لیا اور ان کے سلام کا جواب نہ دیا پھر بدمذہب تو بدمذہب ہے۔ صحابہ و تابعین وائمۂ دین نے ان کی بات کا جواب نہ دیا۔ ان کے سلام کا جواب نہ دیا، ان کے پاس بیٹھنے کو منع فرمایا، انہیں[2] بات نہ کرنے دی۔ قرآن کی آیت اپنے سامنے پڑھنے یا کوئی حدیث بیان کرنے نہ دی، ایک[3] نے فرمایا جو ان کے یہاں جائے ہمارے پاس نہ آئے۔ ایک نے قسم کھائی کہ بدمذہب سے کبھی بات نہ کروں گا، ان کے جنازے پر نہ گئے۔ ان کی نماز نہ پڑھی۔ اہلِ مدینہ نے بدمذہب کو شہر سے نکال دیا، جہاں گیا وہاں بھی لوگ اس کے پاس نہ بیٹھے، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی، حدیث ترک کی۔ ان سے حدیث لینے کی ممانعت فرمائی انہیں دجّال بتایا۔ مسجد میں ان کے پاس کھڑے ہونے سے حیر (گریز) کی۔

ائمہ[4] فرماتے ہیں ان کے جلسے میں نہ جائے، ان کے پاس نہ پھٹکے۔ عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے، مرے پیچھے ان کا نام لے تو دعائے رحمت نہ کرے۔ اللہ کے لئے ان سے عداوت اور اس میں ثوابِ عظیم کی امید رکھے جب بدمذہب سامنے سے آتا ہو تو دوسری راہ سے چلا جائے۔

نیچری[5] زندیق ہیں، دشمنانِ دین ہیں، فاسق ہیں، انہیں[6] اسلام سے اصلاً لگاؤ نہیں، وہ سخت خبیث کافر مرتد ہیں۔ ان کی کلمہ گوئی اور نماز بہ قبلہ محض بے سود اور ان کی تاویلیں سراسر مردود۔ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ وہ دین[7]

---

[1] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ [2] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [3] فتاوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [4] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [5] مقدمۃ الفتویٰ ۱۲
[6] فتاوائے مکہ معظمہ ۱۲ [7] تصدیق دوم ۱۲

Marfat.com

سے نکل گئے نرے ملحد[1] ہیں، دین وملت سے یکسر خارج۔

رافضی[2] زیاں کار ہیں۔ دین وسنت کے رافض وتارک ہیں۔ تبرائی[3] کے کفر میں اختلاف ہے اور ان میں جو بعض ضروریاتِ دین کا منکر ہے جیسے ہمارے بلاد کے رافضی اور ان کا مجتہد وہ قطعاً کافر مرتد ہیں۔ رافضی[4] دین سے خارج ہیں، نرے ملحد[5]، اسلام وملت سے باہر ہیں۔ عرش[6] کے گرد ملائکہ کے جہان کے جہان آباد ہیں جو ان پر لعنت کر رہے ہیں۔ جو[7] اُن میں تبرا پر ثواب جانے یا اسے مباح ہی مانے وہ بالاجماع کافر ہے۔

وہابی[8] فاجر ہیں۔ دین وسنت کے دشمن ہیں، یہ گمراہ[9] فرقہ ہے۔ ان پر شیطان غالب آیا کہ ان کو ذکرِ خدا بھلایا۔ یہ شیطان کے گروہ ہیں، سن لو شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں جو ان میں امکانِ کذب مانتے ہیں اللہ عزوجل کو عیب لگاتے ہیں۔ جو ختمِ نبوت کے معنیٰ آخر النبیین کے سوا گھڑتے ہیں، کافر ومرتد ہیں۔ وہابیہ[10] دین سے باہر ہوئے، ملحد[11] ہیں، اسلام ودین سے خارج ہیں۔

تفضیلیہ[12] گمراہ ہیں، غیر مقلدین گمراہ ہیں، بدعتی ہیں جہنمی ہیں، مخالفانِ اجماع ہیں، خدا کے مخذول ہیں، غضبِ الٰہی میں گرفتار ہیں، انہیں سنی بتانا سخت گمراہی ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا بشدت منع ہے۔ ائمہ[13] کی تقلید اور ان کی اطاعت بحکم قرآن وحدیث واجب ہے۔ جو اماموں پر طعن کرے حدیث فرماتی ہے کہ وہ منافق ہے اگرچہ نماز، روزہ، حج، عمرہ، جہاد کرتا ہو۔

---

[1] تصدیق پانزدہم ۱۲ [2] مقدمۃ الفتویٰ ۱۲ [3] فتویٰ مکہ معظمہ ۱۲ [4] تصدیق دوم ۱۲ [5] تصدیق پانزدہم ۱۲ [6] تصدیق شانزدہم ۱۲ [7] فتوی مدینہ طیبہ ۱۲ [8] مقدمۃ الفتوی ۱۲ [9] فتوی مکہ معظمہ ۱۲ [10] تصدیق دوم ۱۲ [11] تصدیق پانزدہم ۱۲ [12] فتوی مکہ معظمہ ۱۲ [13] فتویٰ مدینہ طیبہ ۱۲

Marfat.com

فصلِ دوم

ندوے کے مقصدِ اتحاد و اتفاق پر کیا حکم صادر فرمائے

فصلِ اول میں بدمذہبوں سے میل جول کا حال معلوم ہو چکا۔ اس مقصدِ مفسد کے متعلق جو تہدیدیں مفتیانِ کرام نے ارشاد فرمائیں وہ سن لیجیے :۔

ان سے اتفاق[1] اتحاد حرام ہے۔ حدیث سے ثابت کہ ان کے پاس بیٹھنا ان کے ساتھ کھانا پینا دلوں کو انہی کی طرح کر دیتا اور لعنتِ الٰہی کا مستحق بناتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں ان کے پاس بیٹھنا انتہا درجے کی ہلاکی اور کمالِ زیاں کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ حدیث[2] میں ہے ان کے ساتھ کھانا پینا، پاس بیٹھنا سب معصیت ہے جو ایسا کرے گا عذاب دیا جائے گا اور بنی اسرائیل کی طرح ملعون ہو جائے گا۔ ان کے رنگ پکڑنے کا کوئی رستہ پاس بیٹھنے سے زیادہ قریب تر نہیں۔ علماء فرماتے ہیں ان کی مجالست آیاتِ قرآنیہ سے منع ہے۔ پاس بیٹھنے والوں کے دل کالے ہو جاتے ہیں۔ قبولِ حق و خیر و رحمت کے قابل نہیں رہتے۔ حدیث میں ہے ساٹھ ہزار بدوں کے ساتھ چالیس ہزار اچھے ہلاک کئے گئے کہ یہ ان کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ جو ان[3] سے محبت رکھے گا بحکمِ احادیثِ صحیحہ انہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ ائمہ فرماتے ہیں اس کے عمل حبط ہو جائیں گے۔ نورِ ایمان اس کے دل سے نکل جائے گا۔ یہ مقصدِ اتفاق و اتحاد شیطانِ لعین کا مقصد ہے جس سے وہ کمزور مسلمانوں کو گمراہ کیا چاہتا ہے۔ اس میں تمام مسلمانوں کی خیانت ہے جو عذر اس مقصد پر ناظمِ ندوہ وغیرہ نے گھڑے سب مکرِ فاسد و فریبِ کاسد ہے۔ ان کے

---

[1] فتاویٰ حرمین طیبین ۱۲ [2] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [3] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

کبیرہ گناہوں سے یہ عذر بدتر ہے۔ واللہ یہ اتفاق و اتحاد نہیں اللہ و رسول سے مخالفت و نفاق ہے۔

فصل سوم

ندوے نے بدمذہبوں کی تعظیم کی انہیں جلسۂ مذہبی کا رکن بنایا۔ اس پر علماء نے کیا ارشاد فرمایا

فصل اول میں گزرا کہ ان کی توہین واجب اور تعظیم حرام ہے۔ خاص اس باب میں فرمایا یہ حرام[1] ہے، دین میں گمراہی ہے، کمزور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اہلِ اسلام کو گمراہ بنانا ہے۔ حدیث[2] میں ہے جو کسی بدمذہب پر سلام کرے یا بکشادہ پیشانی[3] اس سے ملے یا اس کے ساتھ کسی ایسی بات سے پیش آئے جس سے اس کا دل خوش ہو۔ اس نے قرآنِ عظیم و شریعتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی۔ متعدد احادیث[4] میں ہے جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔

فصل چہارم

بدمذہبوں کی تعریفیں جو ندوے میں چھپیں اس پر کیا حکم دیا

ندوے[5] کا نیچریوں کو مسلمان بتانا مدائح دینیہ سے ان کی مدح کرنا کفر ہے۔ رافضیوں میں جو کافر ہیں ان کی یہ مدحیں کفر ہیں ورنہ سخت شنیع حد درجے کی قبیح اور بحکمِ حدیث موجبِ غضبِ الٰہی ہیں۔ ندوہ رافضیوں کی ان مدائح سے رافضی اور غیر مقلدوں کی ان تعریفوں سے صریح غیر مقلد ہے۔ مذہبِ ناپاک خوارج و معتزلہ کے مطابق ایک دو دمقوے کی تعریف

---

[1] تصدیق شانزدہم ۱۲ [2] فتوے مکہ معظمہ ۱۲ [3] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [4] فتاوی حرمین طیبین ۱۲ [5] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

استحسان سے ناظم ندوہ خسرانِ عظیم میں ہے۔ ناظم نے ایک مداحِ کفار کو بزرگانِ اسلام میں گنا اور اس کے کلماتِ کفریہ کی ستائش کی۔ یہ ناظم کا کلمۂ کفریہ ہے۔ ناظم نے بعض منکرانِ ختمِ نبوت کو حکیم امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا یہ مستلزمِ کفر و عذابِ شدید ہے۔

فصلِ پنجم

ندوے نے ردِّ بدمذہباں کا انسداد کیا اسے خودکشی و نفسانیت قرار دیا اس پر سرکارِ مفتیانِ کرام سے کیا حکم لیا

ردِّ بدعت باجماعِ امت اہم فرائضِ دینیہ سے ہے۔ اس کے ترک کی طرف بلانے والے اجماعِ امت کے خارق ہیں، جماعتِ ملت کے مفارق ہیں، بدعت و اہلِ بدعت کے دوست ہیں، سنت و اہلِ سنت کے بدخواہ ہیں۔ فرض سے روکتے ہیں، حرام کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت کی طرف بلاتے ہیں۔ بحکمِ حدیث ایسوں پر خدا و ملائکہ و آدمیاں سب کی لعنت ہے۔ ان کا فرض و نفل سب مردود ہے۔ یہ مذہب اہلِ سنت کو ضرر پہنچانا ہے، بدمذہبوں کا ردّ اور ان پر انکار، رد و انکارِ کفار سے زیادہ ضروری و اہم ہے۔ حدیث میں ہے ایک بستی کے اٹھارہ ہزار نیک لوگ جن کے اعمالِ صالحہ اعلیٰ درجے کے تھے صرف اس وجہ سے ہلاک کیے گئے کہ انہوں نے معاصی پر رد و کد چھوڑ دیا تھا۔

حدیث میں ہے کہ نیک لوگ اگر خاموشی اختیار کریں تو وہ بھی عذاب میں شریک ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے ایسے وقت علم کا ظاہر کرنے والا منکرِ قرآن کی مانند ہے۔

---

[1] فتوے مکہ معظمہ ۱۲، [2] فتوائے حرمین طیبین ۱۲، [3] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲

Marfat.com

فصلِ ششم

ندوے کے اقوالِ ضلالت پر جو بحوالہ صفحہ اس کی کتابوں سے نقل کیے گئے علمائے کرام نے کیا حکم دیے؟

ندوے[1] کے اقوال جھوٹی گپیں ہیں، باطل باتیں ہیں، ان میں اللہ عزوجل پر افترا ہے۔ ائمہ دین پر طعن ہے۔ سنت و جماعت سے خروج ہے۔ حرام قطعی کا حکم دینا ہے۔ فرض عظیم کو حرام کرنا ہے۔ شرع مطہر سے ضد باندھنا ہے، مسلمانوں کو ضرر پہنچانا ہے۔ صریح ضلالت کیطرف بلانا ہے، ظلم ہے، نئی شریعت دل سے گھڑنا ہے، خارجیوں معتزلیوں کا مذہب ہے۔ عقائدِ اہلِ سنت و آیاتِ قرآنیہ کا انکار ہے، عقائدِ اسلامیہ پر سخت جرأتِ قبیحہ ہے، اللہ عزوجل سے لڑائی ہے، اس کے اولیاء سے دشمنی ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا ہے، قرآن عظیم کی تفسیر اپنی رائے ناقص سے بنائی ہے، نیچریوں کی خبیث جھڑپ ان کے دل میں سمائی ہے، رفض ہے، غیر مقلدی ہے، خرقِ اجماع ہے، حُبِّ بدعت ہے، بغضِ سنت ہے، لعنتِ الٰہی کی طرف دعوت ہے، اللہ و ملائکہ سے استحقاقِ لعنت ہے، اتباعِ مقصدِ شیطان ہے، انکارِ قرآن[2] ہے، اعانتِ[3] ہدمِ ایمان ہے۔

ان کے سب اقوال[4] کا حاصل یہ ہے کہ قیدِ مذہب اٹھا دیں اور حق و باطل ملا دیں اور سنت و بدعت اور اہلِ سنت و اہلِ بدعت سب کو ایک بنا دیں۔ ان اقوال میں سنت کی توہین ہے، بدعت کو سہل جاننا ہے، حق کی مذمت ہے، باطل کی مدحت ہے، ائمہ اسلام پر سخت اہانت کی طعن ہیں، گمراہ پاجیوں کی بڑی بڑی تعریفیں ہیں یہاں تک کہ بالیقین کفر و الحاد کے اقوال ہیں۔ باقی احکام متعلقہ اقوال فصل آئندہ میں ملاحظہ ہوں۔

---

[1] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲ [2] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [3] فتاوائے حرمین طیبین ۱۲ [4] فتوائے مکہ معظمہ ۱۲

Marfat.com

فصل ہفتم

علمائے کرام نے حضرات اراکین ندوہ کے اقوال و افعال متعلقۂ ندوہ پران کی کیا کیا قدر افزائی فرمائی

ان میں جو کھلے بدمذہب تھے ان کا حال فصلِ اول سے ظاہر اور باقی تمام فصولِ سابقہ کا بھی حضراتِ اراکین ہی سے تعلق واضح کہ وہ انہیں کے اقوال و افعال کے جلوے تھے جن پر علماء نے وہ حکم لکھے۔ ان میں خاص جو اپنے آپ کو سنی کہنے کا ادعا کرتے ہیں وہ بھی سفہا، جہال، خدا ناترس، علم دین سے بے بہرہ، صدارت پسند، شہرت طلب، دنیا پرست، بندۂ شکم تھے اور اب تو خلاصے زہر در شہد و نفاق در دل و گندم نما جو فروش، قیدِ مذہب اٹھانے والے، نیا دین بنانے والے، اور انہیں تمام احکام فصلِ اول کے مستحق ہو گئے۔

حضرات اراکین والاتمکین سخت مکار، مُضِل، کذاب، مزوّر، ہالکین، مفسدین اہلِ باطل ہیں، صریح گمراہی میں غیر مقلدین کے شریک ہیں، وہ کجی و کفر و ضلالت والے ہیں، ملحد، معاند، متمرد، دینِ اسلام سے خارج ہیں، گمراہ بدعتی ہیں، جاہل غبی ہیں، کیا ڈرتے نہیں کہ اللہ عزوجل اسلام پر غیرت فرما کر انہیں عذاب کے شکنجے میں لے، کیا اعتقاد نہیں رکھتے کہ روزِ قیامت اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اس کے حضور فضیحت ہوں گے۔ ان کا حال اس اونٹ کا سا ہے جو کنوئیں میں گر پڑا اب دُم پکڑ کر کھینچا جاتا ہے، وہ دشمنانِ دین ہیں، اسلام سے یک لخت نکل گئے، وہ ضال مبتدع ہالک

---

۱ مقدمۃ الفتوے ۱۲ ۲ فتوائے مکہ معظمہ ۱۲ ۳ تصدیق اول ۱۲ ۴ تصدیق چہارم ۱۲ ۵ تصدیق ہفتم ۱۲
۶ تصدیق ہشتم ۱۲ ۷ تصدیق دہم ۱۲

Marfat.com

ہیں ، ان کے عقائد باطل ہیں ، ان کے قواعد کج و عاطل ہیں ، وہ ملحدین بد دین ہیں ، مکار[1] ہیں مفسدین ہیں ، ان[2] ندیوں گمراہوں کے حق میں اللہ عزوجل کا یہ قول صادق آتا ہے کہ ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہوگئی ، انہوں نے اللہ عزوجل کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست وحمایتی بنا لیا اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی شوکت زائل فرمائے کہ زمانے کی گردن پر بار ہو رہی ہے ۔ عظمت والا سبحانہ وتعالےٰ انہیں رسوا کرے ، وہ اللہ تعالےٰ سے منکر و کافر ہو چکے ، ان کی ساری کوشش دنیا میں کھپ گئی اور ہیں اس گھمنڈ میں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں ۔ ندوی[3] فرقہ باطل واہی ہٹ دھرم ہے ، دین سے خارج ہے ، طائفہ[4] ندوہ باطل کا گروہ ہے ، ملحدوں کی جماعت ہے ، ملت اسلام سے باہر ہے ،

اے[5] قلیل و ذلیل لوگو ، ہوائے نفس والو ، تم خود بھی بھکے اور اوروں کو بھی بھکاتے ہو ، تمہارا حال اس مقال کے مصداق ہے جو عمدہ لوگوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ روپے کے لئے آگ میں جلنا اور جنیو باندھنا پسند کرتے ہیں ، رشے کی محبت میں سئے یعنی گمراہی پر مرتے ہیں ۔ ناظم[6] کے نزدیک عقائد اہل سنت علم دین سے خارج ہیں ان کا بتانا ہدایت ہی نہیں ان میں عوام جو چاہیں اعتقاد کرلیں کچھ پروا نہیں ۔ ناظم نے خارجیوں معتزلیوں کا عقیدہ مانا ، آیات قرآنیہ کی تکذیب کی ۔ ناظم نے ایک بدعت کفریہ والے کو بزرگ اسلام کہا دوسرے کو حکیم امت لکھا ۔ یہ ناظم کے کلمات کفریہ ہیں ۔ حضرت ناظم صاحب ہالک گمراہ ہیں ، سنت و اہل سنت کے بدخواہ ہیں ، ضال مضل دھوکے باز فریبی ، حرام کنندہ

---

[1] تصدیق یازدہم ۱۲ [2] تصدیق دوازدہم ۱۲ [3] تصدیق سیزدہم ۱۲ [4] تصدیق پانزدہم ۱۲ [5] تصدیق شانزدہم ۱۲ [6] فتوائے معظم

Marfat.com

فرضِ قطعی، محکومِ نفس و شیطاں، مخالفِ شرع خائن مومناں، جناب ناظم صاحب آپے سے گزر کر اُڑ چلے، اور دینِ حق کی انتہا درجہ کی مخالفت پر تُلے۔

آروی کے دل سے عقائدِ اسلام کی گرہ کھل گئی، وہ بد دین ملحد زندیق بے دین بے مثال مضل مردود احمق ہے، اس کا قول ملعون ہے، کوئی مسلمان اس کی طرح نہ بکے گا۔ اس نے نئی شریعت دل سے نکالی، اس نے اسلام کی رسّی اپنی گردن سے اتار ڈالی۔ اس نے ایک نامسلمان گورنمنٹ کو رب العالمین سے برابر کیا۔ اس نے فرضِ اجماعی کو حرام ٹھہرا دیا۔ جو کفر وہ امام ابوحنیفہ و امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر لازم کرتا تھا خود اپنے منہ اپنے سر لیا۔ ناظم و آروی دونوں جھوٹے ہیں، دونوں نے ائمۂ دین کی توہین کی، دونوں شیطانی وسوسے میں ہیں، دونوں کا قول نجس ناپاک خبیث مردود گمراہی ہے۔ اللہ عزوجل پر بہتان ہے۔

ع ق دہلوی نے اہلِ سنت کے عقائد رَد کر دیئے، وہ اپنے اقوال میں کھلا گمراہ، حق پرستم، لاابرکش متکبر سخت جاہل ہے، اس کا نور جاتا رہا، اس کا دل اندھا ہو گیا۔ وہ صریح کذّاب ہے۔ اس نے حضراتِ عالیہ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مستحقِ امامت و جنتی ہونا بھی قطعی نہ رکھا، بلکہ اس کے نزدیک کلام اللہ کا محفوظ و کامل ہونا بھی قطعی نہیں۔ اس نے دین و ملت، اسلام و شریعت سب کی توہین کی، اس کا حکم لزومِ کفر تک پہنچ گیا۔

ع ہ انصاری گمراہ ہے، مفتری علی اللہ ہے۔ بدگوئے ائمہ ہے۔ خارج عن السنۃ ہے، فرضِ قطعی کا حرام کنندہ ہے، اس نے لعنتِ الٰہی کی طرف بلانے سے بھی سخت تر بات کہی۔ ا ہ غازی پوری نے فرضِ قطعی کو حرام کر دیا۔ وہ اور اس کے ساتھی جو اس غیر مقلد ... مذہب میں صلح کر کے مل گئے سب گمراہ و گمراہ گر ہیں۔ ناظم نے جسے ندوے کی پہلی برکت کہا وہ حقیقۃً ندوے کی پہلی نحوست ہے

Marfat.com

محمد شاہ صدر دوم ندوہ و ناظم و دہلوی و آری و انصاری سب غیر مقلد ہیں، وہابیوں، لامذہبوں کے گرگے ہیں، صریح گمراہی میں ان کے شریک ہیں، انہوں نے شرع مطہر سے ضد باندھی اور مسلمانوں کو مضرت دی، کھلے ظالم گمراہی کی طرف بلانے والے ہیں۔ انہوں نے اجماع امت توڑا، جماعت کو چھوڑا، محب بدعت ہیں، بدخواہ سنت ہیں، مانع طاعت و آمر معصیت ہیں، داعی امت بسوئے لعنت ہیں۔

بالجملہ حضرات اراکین سب اہل سنت سے خارج ہیں، ان سب پر اپنے عقائد ضالہ و خیالات باطلہ سے توبہ فرض ہے۔ توبہ نہ کریں تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سے کنارہ کش ہوں، ان سے دور رہیں۔ جو احکام ناظم و آروی و حقانی و محمد شاہ وغیرہم خاص خاص رکنوں کے اقوال ضلالت پر ہیں وہ صرف انہی پر مقتصر نہیں بلکہ تمام اراکین جنہوں نے ان کی اجازت دی، انہیں پڑھوایا، انہیں چھپوایا یا شائع کرایا وہ سب انہیں احکام الحاد و ضلال و افترا بر خدا و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عداوت حق و اعانت باطل کے مورد ہیں۔ کفر پر رضا کفر صریح ہے اور ہر قبیح بات پر اس کی مانند قبیح۔

فصل ہشتم

علماء کرام نے خود ندوۂ شریفہ کے کیا کیا مناقب ارشاد فرمائے؟

جس قدر احکام ان سب فصول میں گزرے ظاہر ہے کہ وہ سب ندوے ہی کے واسطے

؎ آخر اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست ، باقی بھی سن لیجئے۔

ندوہ عموم فساد ہے۔ ہجوم الحاد ہے، ہدایت کا رد حق کا انسداد ہے۔ ہوا پرستی ہے،

۵ سے ... ۃ الفتوے ۲

فتنہ ہی آتش بلا ہے ۔ فسادوں کی انجمن ہے ، مکروں کی سبھا ہے ، بہرا فتنہ ہے ، اندھی بلا ہے ، تاریک اندھیری ہے ، مجلسِ ندوہ مذہبِ اہلِ سنت وجماعت کی توہین کرتی ہے ، اہلِ سنت کی بدخواہ ہے ، اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ومومنین سب کی خائن ہے ۔ حرام کراتی اور فرض سے بچاتی ہے ، احکامِ الٰہیہ سے ضد باندھتی ہے ۔ اس کی شرکت بڑی آگ ہے ۔ مال یا بدن سے اس کی اعانت گناہوں کا انبار ہے ، ندوہ[۱] باطل ہے ، نری ہوائے نفس و پیروی شیطان ہے ، مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس میں نہ جائیں ۔

ظاہراً یہ انجمن کافروں کے مکرِ پنہاں سے قائم ہوئی جس پر اس کا نام ندوہ ہی دلیل ہے ۔ گمان یہی ہوتا ہے کہ اس مجلس سے ان کی مراد اپنے انہی دوستوں کی سنتیں جگانا ہے (جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا) کجی[۲] ہے ، بدعت ہے ، دشمنانِ[۳] دین کا مکر ہے ۔ ٹیڑھے[۴] چلنے والے فسادیوں کا جل ہے ۔ اس کی شرکت جائز نہیں ۔ وہ ظالم ہیں ، جو ان کی طرف جھکے گا اسے دوزخ کی آگ چھوئے گی ۔ ندوہ[۵] غفلت کا پردہ ہے ، ندویوں پر سخت افسوس ہے اس ایک گھونٹ چلو پر مگن ہیں ، کیا سامری کا قصہ کہانی سمجھے ہیں ، سامری وہ نہیں جو ہاتھ کے کنگن پاؤں کی چوڑی مانگے تانگے کی لیکر اس سے ایک بچھڑا بنائے ۔ بلکہ پورا سامری وہ ہے جو لوگوں میں نام وقبول حاصل کرنے کو کہانیوں کا اور مٹتے اثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی کچھ حدیثیں لے کر احمقوں کو فریب سے رجھائے وہ جس نے لوگوں کے سنگار گہنا پاتا مال متاع لے کر اپنی گردن پر بوجھ لئے اور مانگ

---

[۱] فتوئ ... [۲] تصدیق دوم ۱۲ [۳] تصدیق ہشتم ۱۲ [۴] تصدیق دہم ۱۲ [۵] تصدیق یازدہم ۱۲ [۶] تصدیق دوازدہم ۱۲ [۷] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

جان کے آرائش کے سامان اکٹھے کئے اور ندوے کی سی تہیں جما کر ملایا، اور اسے پرستش کا بت بنایا۔ اس کا عیب نہیں دیکھتی مگر رفعت والی جان، اور اس کی مہمل بانگ نہیں سنتے مگر علم والے کان، جو یہودیوں کی طرح سیدھی راہ سے نہ پھیرے، غرض ندوے کے جلسے میں جانا حرام ہے مگر عالم دین کو جبکہ وہاں جا کر ان کی گمراہیوں کا رد کرے۔

فصلِ نہم

ندوے کے مقاصد واقوال وافعال کے باطل و مردود و ضلال ہونے میں جو فتوے فاضل بریلوی جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب نے لکھا علمائے کرام عرب نے اس کی کیا کیا مدح و تحسین فرمائی!

افضل[1] مصنفات ہے، مصنف نے خوب لکھا اور فائدہ بخشا صحیح[2] جواب ہیں، اپنے باب میں بے نظیر، ان میں شک نہ لائے گا مگر منافق بے یقین، یا کوئی دشمن حق صواب سے کنارہ گزیں، یہ جواب قرآن وحدیث سے مستحکم کئے ہوتے ہیں، ملحدوں کے دلوں پر نیزوں کا کام کر رہے ہیں۔ یہ معزز[3] تصنیف ہے جسے مصنف نے جید و مفید لکھا، صواب[4] کے موافق، قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ فائدہ لینے والے کو کافی و نافع، اور گمراہوں[5] باغیوں کی جڑ بنیاد کی قامع، شریعت مطہرہ کی یقینی دلیلوں کی جامع، پُر زور[6] جواب ہیں صحیح و صواب۔

---

[1] فتوائے مدینہ طیبہ ۱۲ [2] تصدیق اول ۱۲ [3] تصدیق دوم ۱۲ [4] تصدیق سوم ۱۲ [5] تصدیق چہارم ۱۲ [6] تصدیق پنجم ۱۲ [7] تصدیق ششم ۱۲

Marfat.com

ہیں جس قدر فتوے ان مسائل میں لکھے گئے سب سے بہتر ہیں، علومِ مصنف کے استحکام پر دلیل ہیں، عجیب[۱] رسالہ ہے، احادیث وارشاداتِ علماء سے چنا ہوا، کتاب[۲] وسنت سے مؤید، اللہ عزوجل کی رضا کا باعث، جس کے مضمون بھی کامل اور عبارت بھی کامل، ایسی تصنیف پر اکثر حفاظِ علوم کو قدرت نہیں، حق[۳] وصواب ہے، موافقِ سنت وکتاب ہے، بات ملیح، اور زبان فصیح، اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے۔ قلم[۴] برداشتہ تحریر ہے اور مفید اور نافع، گمراہوں کی باطل باتوں کی دافع، ہم تو ہلال کا نور تلاش کر رہے تھے یہ بے پردہ آفتاب نظر آیا، کامل[۵] ہے اور نہایت نصیحت وصواب کو شامل، اس کی عبارت فضلِ مصنف پر دلیل ہے، کس قدر خوب وفیض بخش ہے۔ اسے تعجب کا جامہ تو اس نے پہنایا کہ مصنف بریلی میں مقیم اور تصنیف کو ہندوستان کی کچا ہند اور دہقانوں کے توتلے پن سے صاف بچا لیا، اللہ تعالیٰ اس سے پڑھنے والوں اور طالبوں کو نفع دے، مصنف نے خوب لکھا اور بے عیب لکھا اور علم سکھایا اور فائدہ بخشا، اور مفسدوں کا مکر جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا، سود[۶] مندو زود نوشتہ ہے کہ درستیٔ دین کے لئے جمع کیا گیا، اور اس کی روش متین کے نشانوں کی طرف اس نے ارشاد کیا، فضل وکمال میں اس کے فائق ہونے پر آنکھیں اور دل گواہی دے رہے ہیں، سب ناظم وناثر اس کی فصاحت کے حضور گردن جھکاتے ہیں، آیات واحادیث کو جامع ہے، قدم بہ قدم ان کی پسندیدہ روش کا تابع ہے، نادر مثال ہے، فضل کی آیت ہے جس سے آگے کوئی بڑے فضل والا نہ بڑھے، خوب وجید ونافع ہے اور اہلِ کجی وفساد

---

[۱] تصدیق ہفتم ۱۲ [۲] تصدیق ہشتم ۱۲ [۳] تصدیق نہم ۱۲ [۴] تصدیق دہم ۱۲ [۵] تصدیق یازدہم ۱۲ [۶] تصدیق دوازدہم ۱۲

Marfat.com

کے مکر کی دافع ۔ اس[1] کی عبارت معاندین بیدین کے دلوں میں محلوں کے برابر چنگاریوں سے شرارہ فشاں ہے ، اور اس کی ورق گردانی میں جو کاغذ کی آواز نکلتی ہے وہ نصرت الٰہی کے ساتھ بال جنباں ہے ۔ اللہ عزوجل زمانہ و اہلِ زمانہ کو اس عجالے سے بہرہ مند کرے اور اس کے جوابوں کی خوبی سے اہلِ علم و اربابِ دانش کو فائدہ بخشے ۔ درست[2] جواب ہیں ، اپنے باب میں لاجواب ہیں ۔ سبقت لے جانے والے علم اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہوئے ہیں ۔ قرآن و حدیث ان کے مساعد ہیں ۔ اصحابِ علم و اربابِ دانش ان کی صحت پر شاہد ہیں ان کے مطالعہ سے میری آنکھ ٹھنڈی اور سینہ کشادہ اور خاطر شگفتہ ہوئی ۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں اپنے عباد کو نفع بخشے ۔ کامل[3] جواب ہیں ، باطل فرقوں کے رد ہیں ، گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے ۔ خدا کے عطیے ہیں زورِ بازو سے نہیں ملتے اللہ کے لئے ہے اس کلام کی خوبی کہ تمام و کمال کمال ہے وہ[4] جولانی ہے جس میں کہیں کوتاہ سخنی نظر نہ آئے ۔ مصنف نے کلام کو وسعت و پاکیزگی دی اور جوابوں میں جودت و خوبی رکھی ۔ اہلِ حق و کمال کو نافع اور گردن اہلِ زیغ و ضلال کی قاطع ہیں ۔ مصنف نے جید افادے کئے ۔ تیغِ براں ہے اس کی ہر دلیل پر دلیل قائم ہے کہ کسی کی گفتگو سے جنبش نہ کھائے ۔ ہر سطر گویا تاج جواہر نگار کا کنارہ ہے ۔ یہ جواب حق و باطل میں روشن فیصلہ کرنے والے ہیں اور نرم و درشت کو چھان کر جدا کر دینے والے ۔

فصل دہم

حضرات علمائے عرب نے اس رسالے کے صلے میں مصنّف

---

[1] تصدیق سیزدہم ۱۲ [2] تصدیق چہاردہم ۱۲ [3] تصدیق پانزدہم ۱۲ [4] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

ممدوح دام بالفتوح کو کن کن مدائح جلیلہ سے یاد فرمایا؟

مذہب[1] اہلِ سنت وجماعت کی نصرت و یاوری اور مذہب اہلِ زیغ و کفر و ضلالت کی پردہ دری کی طرف داعی۔ فاضل[2] رفیع القدر، محکم قدم، سردار[3] فاضل، علامۂ کامل، اس تحریر میں تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ مصنف[4] کی خوبی اللہ کے لئے ہے کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا ہے۔ عالم[5] علامہ ہے۔ فاضل فہامہ ہے۔ راسخ العلم ہے۔ عمائد میں ایسا ہے جیسے آدمی کی بدن میں آنکھ، بے نظیر[6] علامہ ہے۔ بلند ہمت، صاحب[7] مجد ہے۔ اللہ کے لئے ہے اس کی نکوئی۔ کثیر[8] العلم، عزیز الفہم، تیز[9] ذہن، علوم کا کمال ماہر، علم کو حسن دینے والا، روشن خاطر ہے، عالم[10] علامہ، عمدگان اخیار کا پیشوا ہے۔ اس کا قصد صرف مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں راہ ہدایت کا دکھانا ہے۔ بڑے علم عظیم[11] والا فاضل ہے، تمام محققین کا جس پر اعتماد ہے، اہلِ علم و یقین میں انتخاب ہے۔ میں وہ زبان نہیں پاتا جس سے اس کی تعریف کروں اور مجھ جیسا ایسے عالم کامل کی کہاں مدح کر سکے۔ ثریا تک ہاتھ کیونکر پہنچے، عالم علامہ، جلیل مشہور فاضل، پیشوائے اخیار ہے، عالم[12] علامہ، حبر فہامہ، پرہیزگار[13] ستھرا، عالم عامل، فاضل کامل، ادیب عاقل، حسب نسب والا، تمام علوم منطوق و مفہوم کا جامع، شریعت روشن کا زندہ کرنے والا، طریقت پسندیدہ کو قوت دینے والا، سعید فرشتہ، یکتا آسمان، چراغ زماں، عالم کثیر الفہم۔

---

[1] تصدیق اول ۱۲ [2] تصدیق دوم ۱۲ [3] تصدیق سوم ۱۲ [4] تصدیق چہارم ۱۲ [5] تصدیق ششم ۱۲ [6] تصدیق ہفتم ۱۲ [7] تصدیق ہشتم ۱۲ [8] تصدیق دہم ۱۲ [9] تصدیق یازدہم ۱۲ [10] تصدیق دوازدہم ۱۲ [11] تصدیق سیزدہم ۱۲ [12] تصدیق پانزدہم ۱۲ [13] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

فصل یازدہم

علمائے کرام عرب نے مصنف ممدوح کو کن کن دعاؤں سے شاد فرمایا

اللہ تعالیٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے اور اس کی عزت، اس کا جمال، اس کا کمال دنیا و آخرت میں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ اس کے امثال زیادہ کرے اور اس کا انجام اچھا فرمائے اور ہمارا اور اس کا خاتمہ جنت و رضائے الٰہی پر کرے، اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان ہو، اور ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ میں اٹھائے۔ اللہ اسے اس کام پر نیک جزا دے۔ اور اس کے فعل سے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ ٹھنڈی کرے۔ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ اس کی درازیٔ عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے اور اسے امتِ مرحومہ کی طرف سے افضل جزا دے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا کرے اور ہمیں اور سب اہلِ اسلام کو اس کے علوم سے نفع بخشے جب تک سورج چمکیں اور ستارے طلوع کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر مقام احمد ہر منصب ستودہ تر کو پہنچائے، اور اپنی سب میں بہتر جزا اسے عطا فرمائے اور دینِ متین کی حاجتوں کے وقت کام آنے کے واسطے اسے ذخیرہ بنائے، اور مدتہا مدت تک اس کے سے لوگ اہلِ سنت میں بکثرت پیدا کرے۔ آمین۔

اللہ عزوجل سب سے بلند تر فردوس کے غرفوں میں اپنے پیارے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اسے بلند رسائی دے۔ ایسا ہی کر اے پروردگار سارے

۱؎ تصدیق اول ۱۲ ۲؎ تصدیق دوم ۱۲ ۳؎ تصدیق سوم ۱۲ ۴؎ تصدیق چہارم ۱۲ ۵؎ تصدیق ششم ۱۲ ۶؎ تصدیق ہفتم ۱۲ ۷؎ تصدیق ہشتم ۱۲

Marfat.com

جہان کے۔ اللہ[1] عزوجل اسے سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا دے۔ اور اسلام پر سے اس کے دشمنوں کے حملے دور کرنے کو ہمیشہ اسے قائم رکھے۔ اللہ[2] تعالےٰ بڑی رحمت والا اسے ہر آفت سے بچائے اور ہمیں اور اس کو ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ اللہ[3] تبارک وتعالےٰ ہمیں اور اس کو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی کرے۔ اور اسے ہماری طرف سے سب میں بہتر جزا دے اور اسے حاسدوں اور دشمنوں کے داؤ سے محفوظ رکھے۔ اور اسے اس کی مرادوں اور امیدوں کی حد تک عطا کرے اور اسے عزت ورضا کا خلعت پہنائے۔ اللہ تعالےٰ ہماری اور اس کی کوششیں قبول فرمائے۔ اور ہمارے اور اس کے عمل مقبول کرے۔ اور ہم سب کو اپنی وسیع رحمت سے ڈھانپ لے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب کا دستگیر وشفیع کرے۔ اور ہم سب کو اخلاص کے خلعت پہنائے۔ اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خالص امتی کرے اور ان کے گروہ میں اٹھائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ان کی محبت پر ہماری روحیں قبض فرمائے اور ہمیں ان کی ملت اور ان کی شریعت سے خلاف نہ کرے اور دونوں جہان میں مقاصد ومرادات کو پہنچائے اور حال انجام اچھے کرے۔ اللہ[4] تعالےٰ اسے تمام شرورِ زمانہ سے بچائے اور اسلام ومسلمین کی طرف سے جزا دے اور اسے اس کی آرزوں کو پہنچائے اور اسے محکم علم اور ہر بات میں قولِ فیصل کہنا عطا فرمائے۔ اللہ[5] تعالےٰ اسے سب مسلمانوں کی طرف سے خوب تر جزا، کرامت کرے۔ اور ہمیں اور اسے سید الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی فرمائے۔ اللہ[6] عزوجل ہمیں اس کی درازیٔ عمر سے بہرہ یاب فرمائے۔

---

[1] تصدیق دہم ۱۲ [2] تصدیق یازدہم ۱۲ [3] تصدیق دوازدہم ۱۲ [4] تصدیق سیزدہم ۱۲ [5] تصدیق چہاردہم ۱۲ [6] تصدیق پانزدہم

Marfat.com

اور اس کی برکتوں کا فیض ہمیں پہنچائے۔ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے جزاء دے کہ تمام علمائے باعمل کی طرف سے اس نے ردّ ِندوہ کا فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اللہ سبحانہ و تعالےٰ ہمیں اور اسے روز قیامت سید الشافعین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی کرے۔ اللہ تعالےٰ[1] اہل سنت میں اس کے امثال بکثرت پیدا کرے اور اس کا انجام سعید فرمائے اور اسے ہماری اور تمام اہلِ اسلام کی طرف سے بہتر جزا دے۔ اور ہمیں اور انہیں سب کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیرِ نشان حشر بخشے۔

|| آمین || آمین || آمین ||

---

[1] تصدیق شانزدہم ۱۲

Marfat.com

الفتاویٰ

مع

الترجمہ

Marfat.com

فتوىٰ مکّہ
لقبت النّدوة المُندکّہ
۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من اہل السنۃ والجماعۃ وطہّر دیننا من کل سوء وشناعۃ ۔ وامرنا بتجنب ولی الزیغ والخلاعۃ الذین ہم للدنیا مشترون وللدین باعۃ ۔ فما ربحت تجارتہم وما کانوا مہتدین وایدنا بنصرہ علی اعداء الدین ۔ ومکن سیوف قدرنا من رقاب المفسدین فظلت اعناقہم لنا خاضعین ۔ فلہ الحمد والثناء والیہ الضراعۃ ۔ والصلوٰۃ والسلام علی صاحب الشفاعۃ ۔ وآلہ وصحبہ ذوی البراعۃ ۔ الآتی بالدین القویم ۔ والصراط المستقیم ۔ الفائز من حفظہ والہالک من اضاعہ ۔ الذی نصرہ ربہ علی اہل الشقوۃ ۔ اذ یمکر بہ الذین کفروا فی **دار الندوۃ** فجعل کلمتہم ہی السفلیٰ ۔ وکلمۃ اللہ ہی العلیا ۔ بجاہہ نصرنا علی المبتدعین ۔ فتفرقوا احیاری وان کانوا مجتمعین ۔ احزابا مجندین ۔ من النیاشرۃ الملحدین ۔ والرافضۃ المعتدین ۔ والوہابیۃ ماردین ۔ و غیر المقلدین ۔ وسائر المعاندین ۔ للسنۃ والدین ۔ ففروا حائرین ۔ و

Marfat.com

ترجمۃ الفتویٰ
وجہ ھدم البلویٰ

۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے ہمیں اہلِ سنت وجماعت سے بنایا اور ہمارے دین کو ہر بدی و زشتی سے پاک فرمایا۔ اور ہمیں حکم دیا کہ ان کجی و نافرمانی والوں سے جدائی جدائی جنہوں نے دین بیچ کر دنیا کمائی۔ تو نہ ان کی تجارت نفع لائی۔ نہ انہوں نے راہِ راست پائی۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے ہمیں دشمنانِ دین پر مدد بخشی۔ اور ہماری تیغ قلم کو مفسدوں کی گردن پر جگہ دی۔ کہ ان کے اونچے اونچے ، ہمارے حضور سرنگوں رہ گئے۔ تو اللہ ہی کے لئے حمد و ثنا ہے اور اسی کی طرف زاری والتجا ہے۔ اور درود وسلام مالکِ شفاعت پر، اور ان کے آل و اصحاب اہلِ کمال فضیلت پر، وہ نبی کہ سچا دین اور سیدھی راہ لیکر آئے جو اسے نگاہ رکھے نجات پائے۔ اور جو ہاتھ سے کھوئے ہلاکت میں جائے۔ وہ نبی جنہیں ان کے رب عزوجل نے بدبختوں پر غلبہ دیا جب دارالندوہ میں کافروں نے ان کے ساتھ داؤں کیا۔ تو اللہ نے کافروں کا بول نیچے ڈالا۔ اور خدا ہی کا بول ہے بالا۔ انہیں نبی کے صدقے میں ہمیں مولے تعالےٰ نے بدمذہبوں پر غلبہ دیا۔ کہ ان کا گروہ حیران پریشان تتر بتر ہوگیا۔ اگرچہ خوب جماؤ لائے تھے۔ اور بدین نیچری۔ اور ظالم رافضی، اور سرکش وہابی اور غیر مقلد۔ اور دین وسنت کے سارے معاند۔ سب سے جوڑ کر لشکر بنائے تھے۔ بہت سراسیمہ فرار ہوئے۔

Marfat.com

نفروا بائرین ۔ خرسا ساکتین ۔ وخسرًا صامتین ۔ بہرت
عقولہم فختمت الافواہ ۔ وقہرت وعولہم فانہزمت الشیاہ ۔
کحمر مستنفرۃ ۔ فرّت من قسورۃ ۔ کانما قامت علیہم الساعۃ ۔
فمالبث المجرمون غیر ساعۃ ۔ وقیل بُعدًا للقوم الظلمین ۔
والحمد للہ رب العلمین ۔ وبعد فہٰذہ فتاوی مست الحاجۃ
الیہا فی ہٰذہ البلاد ۔ اذ عمّ الفساد ۔ وطم الالحاد ۔ وُردّ الرشاد ۔
وسُدّ السداد ۔ واتُخِذت الانداد ۔ کفرعون ذی الاوتاد ۔ من
اہواء کل ماد ۔ لایحصیہا مُحصٍ ولا یعدّہا عاد ۔ اذ اجتمعت
الضُلّال ۔ ودعاۃ الضلال ۔ من کل طائفۃ حائفۃ ۔ ہالکۃ تالفۃ ۔
نیشری مناقض ۔ ورافضی رافض ۔ ووہابی مباغض ۔ للدین والسنۃ
فاصطلحوا بینہم لایقاظ الفتنۃ ۔ وایقاد نار البلیۃ والمحنۃ ۔ وعلموا
ان لو تمحضوا لقل ما یسمع لہم قول ۔ او یحصل لہم حول ۔ لافتضاح
حالہم ۔ واتضاح ضلالہم ۔ فتترسوا بالکید وتستروا للصید ۔ فجعلوا
اِمامہم اَمامہم وقدامہم ناسا سفہاء ۔ وکانوا یعدون من العلماء ۔
وما لہم واللہ علم ینفع ۔ ولا قلب یخشع ۔ ولا دین یمنع ۔ عن مداہنۃ
البدع ولا اصل ثابت ۔ ولا عرق نابت ۔ فی علم یغیث ۔ عن کید خبیث ۔
ولا طلب حثیث ۔ فی فقہ او حدیث ۔ فاحبوا التصدر والعلو فی الناد ۔
والشہرۃ بالفضل فی الحاضر والباد ۔ وجمع الحطام ۔ عن ایدی العوام ۔
فانہ قصاری المرام وقصوی المراد ۔ نعقدوا مجلسا وسألوا فلسا ۔

Marfat.com

اور مرتے کھپتے رم کر گئے۔ گونگے لب باندھے۔ نقصان پائے دم سادھے۔ ان کی عقلیں دنگ رہیں اس
لئے منہ پر مہریں ہوئیں۔ اور ان کے بڑے بڑے پہاڑی بکرے مغلوب ہوتے تو بکریاں آپ ہی ٹوک دم
گئیں جیسے بھڑکے ہوئے گدھے، جو شیر کو دیکھ کر بھاگے، گویا ان پر قیامت قائم ہو چکی۔ تو
مجرم جماعت گھڑی بھر سے زائد نہ رُکی۔ اور کہا گیا کہ ظالم لوگوں پہ دھتکار۔ اور سب
خوبیوں والا سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار، حمد و نعت کے بعد یہ کچھ فتوے ہیں
کہ ان شہروں میں جن سے کام پڑے ہیں، یوں کہ فساد عام ہو گیا اور بے دینی نے
ملک گھیر لیا۔ سچا عقیدہ مردود اور سیدھا راستہ مسدود ہوا۔ لوگوں نے کچھ خدا گھڑ لئے
جیسے میخوں والا فرعون، ہاں وہ خدا کون، ہر ظالم کی نفسانی خواہش جسے نہ کوئی حصر
کر سکے نہ شمار کی گنجائش جبکہ گمراہ لوگ گمراہی کی طرف بلانے والے۔ ہر ظالم تباہ برباد گروہ
سے اکٹھے ہوئے۔ نیچریان دین شکن۔ رافضیان رفض فن۔ وہابیان حق دشمن۔ سب آپس میں صلح
کر بیٹھے کہ فتنہ جگائیں۔ اور بلا و آفت کی آگ بھڑکائیں۔ جانتے تھے کہ اگر نرے وہی رہے تو
شاید ہی ان کی بات سنی جائے۔ کچھ یوہیں ساز و راہ نہ آئے، کہ ان کا حال تو رسوا بر ملا ہے۔
ان کا ضلال سب پر کھلا ہے۔ اس لئے انہوں نے حیلے کی ڈھال لی۔ اور شکار کے واسطے گھات
کی۔ کہ اپنے آگے اپنے پیشوا کچھ احمق لوگ بنائے۔ جو مولویوں کے شمار میں آئے۔ حالانکہ خدا کی
قسم نہ ان کے پاس وہ علم جو دین میں نفع پہنچائے۔ نہ وہ دل جو حق کے حضور سر جھکائے۔ نہ وہ دین
جو گمراہوں کیسا ہی چکنی چپڑی کریں مانع آئے۔ نہ کسی ایسے علم میں تمنی اصل نہ جمتی جڑ جو خبیث دواؤں کے
وار سے بچائے۔ نہ کبھی فقہ یا حدیث کی تحصیل میں سخت کوشش کے جوہر دکھائے۔ اور اب چاہا کہ یہ اٹھا کہ محفل میں
صدر بنیں بلندی پائیں۔ شہر و دیہات میں شہرت فضیلت کے ڈنکے بجائیں۔ عوام کے ہاتھ سے ٹکا ملنے کا
بڑا اہتمام۔ کہ یہی حد کی مراد یہی دُھر کا کام۔ لہذا ایک مجلس جوڑی اور جھولیاں پھیلائیں

Marfat.com

ونصبوا كراسى ـ فوق رؤس الاناسى ـ فجلسوا عالين ـ وجاشوا غالين ـ و
اكلوا حنيذا ـ وشربوا لذيذا ـ وحصل الهناء ـ والغنى والغناء ـ فعلى الدين
العفاء ـ وتكلموا بكلام ـ تستحليه العوام ـ بمنطق حلو كسياه عذاب ـ
ظاهرها الرحمة و باطنها العذاب فاظهروا السر
واضمروا الضلالة ـ و أووا السبر و باعوا الحثالة ـ
مدحوا وعظموا جميع اصحاب البدع ـ واتخذوا خطيبا كل لكع بن لكع ـ
وارادوا رفع قيد المذهب ـ وان يحدثوا مشربا بخلط كل مشرب ـ
فزعموا ان كل سنى وبدعى ـ ورافضى ووهابى ـ على الحق والهدى ـ
ومن اهل التقى والنقى ـ وانما الخلاف فى الفروع مع اتحاد الاصول ـ فكل
مرضى وكل مقبول ـ واهانة احدهم اهانة لله وتوهين للرسول ـ
ولايجوز الجزم بحقيقة شيئ من المذاهب ـ وانما قصاراه الظن الغالب ـ
فلاينبغى المساءة فى شيئ من ذلك ـ ولا القدح فى مسلك ولا الرد على سالك فعند
ذلك احبتهم الطوائف حبا جما ـ واكبت عليهم عميانا وصما ـ واطرقتهم
النياشرة ـ والوهابية الفاجرة ـ والرافضة الخاسرة ـ حتى عقدوا مجالس
لحماية ذا المجلس ـ وصرحت كبرا الزنادقة ـ النيشرية الفاسقة ـ انا كنا
فى خطب عظيم ـ منذ تسع سنين ـ لم يسمع المسلمون كلامنا ـ ولم
يقتفوا اثرنا ـ و الآن نرجوا من هذا المجلس ان يحصل مرامنا ـ

له كل ما ذكرنا هنا سيجي منقولا على هامش الاسئلة الا لبعض اشياء زدنا هنا فنذكره الآن ١٢ ـ ٢ه روداد دوم صـ۱۱ ، روداد ل
صـ۲ صـ۱۰۹ ١٢ ـ ٣ه مضامين ربعه صـ۲ ، صـ۲۳ ١٢ ـ

Marfat.com

سروں سے اونچی کرسیاں بچھائیں۔ اب اونچے بیٹھے، اور اُبل کر اُمڈے۔ اور بُھناکھایا۔ اور مزے کا چڑھایا۔ اور بے محنت عطا پائی۔ فائدہ ملا دُنیا ہاتھ آئی۔ تو اب دین پر خاک۔ مٹتا مٹ جائے انہیں کیا باک۔ باتیں وہ بنائیں کہ عوام کو قندسی بھائیں۔ شیریں زبانی جیسے میٹھے پانی۔ مگر ظاہر پیار۔ اور باطن دیکھو تو دکھ کی مار۔ ظاہر صورت نیک بنائی۔ اور تہ کے اندر گمراہی چھپائی۔ بھوسی بیچیں اور گندم نمائی۔ سب گمراہوں کی مدح سرائی۔ سب کو بزرگ و معظم بتایا۔ ہر پاجی کا پاجی خطیب بنایا۔ اور چاہا یہ کہ مذہب کی قید ہی اٹھادیں۔ اس گھاٹ چلیں کہ سب پانی ملادیں۔ لہٰذا ایک چلے کہ ہر سنی و بدعتی۔ ہر رافضی و وہابی، سب اہلِ حق و ہدیٰ ہیں۔ سب اہلِ طہارت و تقویٰ ہیں۔ خلافؔ فقط فروع میں ہے۔ اصول میں سب ایک۔ سب کے مذہب پسندیدہ و نیک۔ ان میں جس کی انتہا کردہ خدا و رسول کی اہانت ہو۔ کسی مذہب کی حقیقت پر یقین ناروا ہے۔ یہاں تو فقط غالب گمان پہ انتہا ہے۔ تو ان میں سے کسی پر رنج نہ چاہیے۔ نہ کسی مذہب پر طعن نہ کسی کا رد کیجیے۔ یہ سن کر وہ سب طائفے اس مجلس والوں کے دوست ہوئے۔ اور اندھے بہرے ہو کر ان پر جُھک گئے۔ نیچریوں اور فاسق وہابیوں اور زیاں کار رافضیوں نے حد سے گزر کر ان کی تعریفیں گائیں یہاں تک کہ اس جلسہ کی حمایت کو مجلسیں جمائیں۔ اور بے دین فاسق نیچریوں کے اکابر نے صاف لکھ دیا کہ ہمیں نو برس سے ایک بڑا کام درپیش تھا۔ مسلمان نہ ہماری بات سنتے تھے۔ نہ ہمارے قدم پر قدم رکھتے۔ اب اس جلسے سے امید ہے کہ ہماری مراد بر لائے گا۔

---

[1] جو کچھ یہاں مذکور ہے عنقریب حواشی سوالات پر منقول ہوتا ہے۔ سو بعض چیزوں کے کہ یہاں زائد کیں۔ انہیں اب بیان کرتے ہیں ۱۲ [2] روداد دوم ص۱۱ و روداد اول ص۶۲ و ص۱۰۹ ۱۲ [3] مضامینِ اربعہ ص۲۱، ۲۴ - ۱۲ [4] روداد دوم ص۳۹، ۱۷ - ۱۲

Marfat.com

ويتمم امرنا. وهم الآخرون اهل ذا المجلس نقلوا كلام[1] النيشرية هذا فى كتبهم. واقتروه مفتخرين به على رؤس الاشهاد فى خطبهم. ثم ترقى بهم الحال. فى الكيد والاضلال. فاشاعوا فى الهند فى جرائد واعلانات وغيرها كذبا وزورا. ولاغرو اذ كانوا قوما بورا. ان علماء[2] الحرمين المكرمين وعظماء البلدين المعظمين. قد مدحوا مجلسنا ذلك. وسلموا حسنه بل وجوب ما هنالك. ولكن[3] اذ جاءوا بفهرس الاسماء. انكشف الغطاء وظهر المبين. فلم يكن فيهم احد من العرب فضلا عن علماء الحرمين المحترمين. انما فيه بعض من كان مجاورا. او فى الموسم للحج حاضرا. لايبلغون عشرين. ثم هم ايضا من المعذورين. فانما كتبوا على ما انهى اليهم. ولم تظهر مفاسد المجلس ومكائده لديهم. ولقد وفق الله خدام السنة السنية. من الاقطار الهندية لدفع هذه الفتنة الصماء. والبلية العمياء. والظلمة الظلماء. فهزموا ولله الحمد الاحزاب. وصبوا عليهم سوط عذاب. وبهتوهم ابهاتا فى كل باب. فما نطقوا بشيء ولم يحيروا الجواب. كما اشرت اليه فى خطبة الكتاب. تحديثا بنعمة الله وشكرا للوهاب. ولكن مع ذلك رعاع العوام. والعنود الطغام. الضعفاء الايمان. يتهافتون عليهم كالفراش فى النيران.

---

[1] روداد دوم ص۳۹ و ص۱۷۱ - ۱۲ [2] مضامين ثلاثة من ص۳۶ الى ص۳۸ - ۱۲ [3] روداد اول ص۳۱ - ۱۲ [4] روداد اول من ص۱۱ الى ص۱۲۲ - ۱۲

Marfat.com

اور ہمارا کام پورا کر دکھائے گا۔ اور وہ کمینے اس جلسے والے نیچریوں کے یہ بیان اپنی کتابوں میں نقل کر لائے۔[1] اور اپنی محفلوں میں فخر کے ساتھ پڑھ سنائے۔ پھر ان کی مکاری و گمراہ گری اور اونچی اڑان پر آئی۔ ہندوستان میں اخباروں اشتہاروں وغیرہا میں یہ جھوٹی فریبی اشاعت کرائی۔ اور جب یہ لوگ تباہ و ہالک ٹھیرے تو اس دروغ بے فروغ کا تعجب کس لئے؟) کہ حرمین[2] محترمین کے علماء۔ اور دونوں شہرِ عظیم کے عظماء نے ہمارے اس جلسے کی مدح کی۔ اور اس کی خوبی بلکہ ضرورت تسلیم کر لی۔ مگر ناموں کی فہرست[3] للئے، پردہ کھل گیا جھوٹ چمک آئے۔ ان میں کوئی شخص عرب کا بھی نہ تھا۔ علمائے حرمین محترمین کجا۔ یہی کچھ ادھر ادھر کے آئے مجاور رہتے۔ کچھ وہ اس سال حج کے لئے حاضر تھے۔ جن کا شمار بیس سے قاصر۔ پھر ان کا عذر بھی واضح و ظاہر کہ ان سے جیسا سوال ہوا ویسا جواب دیا۔ جلسے کے فسادوں فریبوں کو ان سے بیان نہ کیا۔ اور بے شک اللہ عزوجل نے بلادِ ہند میں نورانی سنت کے خادموں کو توفیق دی۔ کہ انہوں نے اس بھرے فتنے اور اندھی بلا اور اندھیری تاریکی کی خبر لی۔ انہوں نے بحمد اللہ ان جمے جتھوں کو بھگا دیا۔ اور ان پر عذاب کا کوڑا نازل کیا۔ اور انہیں ہر امر میں مبہوت و متحیر کر دکھایا۔ نہ لب کھول سکے نہ کچھ جواب بن آیا۔ جیسا کہ اس رسالے کے خطبے میں اس کا اشارہ گزرا جس سے نعمتِ الٰہی کا بیان اور عطائے وہاب کا شکر مقصود تھا۔ مگر بایں ہمہ بازاری ذلیل۔ اور سرکش رذیلِ قوتِ ایمان سے خالی و بر کراں۔ ان پر گرے پڑتے ہیں جیسے آگ پر پنکھیاں

---

[1] مضامین شاذ من صـ۳۶ الی صـ۳۸ ۔۱۲ [2] روداد اول صـ۲۸ ۔۱۲ [3] روداد اول من صـ۱۱۱ الی صـ۱۲۲ ۔۱۲

Marfat.com

لما وجدوا عندهم من خفة الاثقال. برفع قيود الملة وتوسيع المجال
والنفس كما ترى. نزاعة للهوى. وان تترك سدى فحدانى
بحمد الله حمية الاسلام وحماية السنة. ودفاع البدع ونكاية
الفتنة. ان استعين فى ذلك بكم كبراءنا السادة. وعظماءنا القادة
اولى الحسنى وزيادة. علماء الحرمين المعظمين. والبلدين المقدمين
حفظكم الله تعالى وايدكم. وبالفيوض والبركات ابدكم.
فان الخطب قد جل على السنة واهلها وانتم المدخرون بكرم
الله تعالى لدفع الفتنة عن حزن الارض وسهلها. وما نقلت
فى الاسئلة من مقالاتهم الباطلة. فذكرت على هامش
كتابهم الذى ذكروها فيه. مع عدد الصفحة ليسهل له التنبيه
فهذه كتبهم مصحوبة. عليها الخطوط بالحمرة مضروبة
فى مواضع النقول. لتيسير الوصول. فقد وضعتها على طرف التمام.
وما قصدى فى ذلك الاحاطة بالتمام. فقد تركت من اقوالهم
شيئا كثيرا. وما كتبت فى الجواب الاحرفا يسيرا. لان العبد
الضعيف بعد صلوٰة الصبح يوم الاربعاء السادس عشر من
شوال اخذ فيه. وانهاه بحمد الله تسويدا وتبييضا قبل ان يبزغ
الفجر من سابع عشرة يوم الخميس الذى يليه :-

فما هو الاشغل عشرين ساعة — وعنها الى السجدات والاكل يُفرَدُ
فما كان ذا الابتوفيق ربنا — له الحمد حمدا دائما يتابّدُ

Marfat.com

اس لئے کہ ان کے پاس بوجھ ہلکے نظر آئے۔ دین کی پابندی اٹھا دینے سے دوڑنے کے میدان وسیع پلائے۔ اور نفس تو آپ جانیں اسی طرف بہ شدت کھینچتا ہے کہ خواہش ہاتھ آئے۔ اور بے تحاشا بیل بنا کر چھوڑ دیا جائے۔ تو مجھے بحمد اللہ تعالیٰ اسلامی حمیت، اور سنت کی حمایت، اور گمراہوں کی مدافعت، اور فتنے کو زخمی و مقتول کرنے کی عزیمت نے ابھارا، کہ اس کام میں آپ حضرات سے مدد لوں۔ اے ہمارے بزرگ سردار و عظیم پیشوا! جنہیں خوبی عطا ہوئی اور اس سے بھی افزوں، علمائے دو حرم معظم، و دو شہر مکرم، اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو، تم فیوض و برکات کے ساتھ سلامت رہو، اس لئے کہ کام سنت و اہلِ سنت پر سخت ہو گیا، اور زمین کے ہر سخت و نرم سے بفضلِ خدا، دفعِ فتنہ کو، تمہیں ذخیرہ ہو، میں نے سوالوں میں اہلِ ندوہ سے جو اقوالِ باطلہ نقل کئے، آسانی اطلاع کو اس کے حاشیے پر ان کی کتابوں کے نام جن میں یہ اقوال ہیں مع شمار صفحہ تحریر کر دئے۔ تو یہ ہیں ان کی کتابیں، ہمراہی فتوے ہیں، جہاں جہاں سے جو قول نقل کئے۔ سہل مل جانے کو ان پر سرخی سے خطوط دئے۔ تو میں نے اسے باڑھ کے کنارے پر رکھ دیا۔ اور اس میں میرا ارادہ ان کے سب اقوال کا گھیر لینا نہ تھا۔ میں نے ان میں سے بہت چھوڑ دیے۔ اور جوابوں میں بھی گنتی ہی کے حرف تحریر کئے۔ اس لئے کہ بندۂ ضعیف نے بعد نمازِ صبح روز چہار شنبہ شانزدہم شوال کو اس کا لکھنا شروع کیا اور اسی کے متصل جو شب پنجشنبہ ہفدہم شوال آئی اس کی صبح چمکنے سے پہلے بحمد اللہ تعالیٰ مسودہ مبیضہ سب ختم کر دیا۔

تو یہ بس بیس گھنٹے کا عمل تھا ۔۔۔ نماز اور کھانے کے وقت ان سے منہا
یہ توفیقِ خدا تھی صرف بیشک ۔۔۔ اسی کو حمد ہے دائم ابد تک

Marfat.com

وصلى اله الحق دوما على الذى　　اتانا بدين الحق يهدى ويرشد

فالمرجو من عرضه عليكم ان تنظروا هٰذه العجالة بنظرة كريمة وتذبوا عن السنة بخواتيمكم العظيمة - ادامكم الله تعالى بفيوضاتكم - وافاض علينا من بركاتكم آمين - والحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولٰنا محمد وآله وصحبه واهل سنته وحزبه اجمعين ما قولكم دام طولكم فى هٰذه المسائل:-

الاُولٰى

نبغت بالهند نابغة تسمى النياشرة تزعم ان لاجبريل ولاملك ولاجن ولاشيطٰن ولاسماء ولااسراء ولاجنة ولانار ولاحشر اجساد على المعانى التى يعرفها المسلمون وتؤول كل ذٰلك على طريق الباطنية وتتفوه ان ربها لايقدر على خرق العوائد ومن اجل ذٰلك تنكر المعجزات باسرها وتؤولها بما يردها الى وفق العادة وتقول ان استرقاق المشركين حرام فى الجهاد وظلم من صنيع الوحوش وان كل شريعة جاءت به فما هى من الله تعالى وتكذب كتب الاحاديث

Marfat.com

درود حق ہمیشہ مصطفےٰ پر ہمارے دین حق کے رہنما پر

یہ عجالہ آپ کے حضور اس امید پر پیش کیا جاتا ہے کہ اسے بہ نگاہِ کرم ملاحظہ فرمائیں۔ اور اپنی عظمت والی مہروں کے باعث مذہبِ اہلِ سنت سے فتنہ و بلا کو ہٹائیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو ہمیشہ فیض رساں بنائے اور آپ کی برکتوں سے ہم کو حصہ پہنچائے۔ آمین۔ اور ہر حمد کا مستحق اللہ رب العالمین اور درود وسلام تمام انبیاء کے سردار محمد اور ان کے آل واصحاب پر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم اللہ کی حمد کرتے اور اس کے رسولِ کریم پر درود بھیجتے ہیں۔

الٰہی درود وسلام وبرکت نازل فرما ہمارے سردار ہمارے مولیٰ محمد اور ان کے آل واصحاب اور ان کی سنت والوں اور ان کے سارے گروہ پر ان مسائل میں آپ کا کیا ارشاد ہے، آپ کی فضیلت وفزونی ہمیشہ رہے۔

سوالِ اول

ہندوستان میں ایک نیا فرقہ نکلا جسے نیچری کہتے ہیں۔ ان کا زعم ہے کہ نہ جبریل ہے نہ فرشتہ، نہ جن نہ شیطان، نہ آسمان نہ معراج، نہ بہشت نہ دوزخ، نہ بدنوں کا قیامت میں اٹھنا جن معنوں میں ہر مسلمان ان اشیاء کو جانتے ہیں۔ یہ فرقہ ان سب کو باطنیہ کی طرز پر اور معنی کی طرف پھیرتا اور بکتا ہے کہ اس کا رب عادتوں کے خلاف پر قادر نہیں۔ اسی لئے اسے سب معجزوں سے انکار ہے۔ ان میں وہ گڑھت کرتا ہے جو انہیں امورِ عادت کے موافق بنا دے اور کہتا ہے کہ جہاد میں مشرکوں کو غلام بنانا حرام اور وحشیوں کا ظالمانہ کام ہے جو شریعت یہ حکم لائی ہو وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ یہ فرقہ حدیث

Marfat.com

والتفاسیر عن آخرها زعما منها ان کل ذلك مما ابداه العلماء باذهانهم وما انزل الله بها من سلطن وانما الحق هو القرآن علی ما تؤوله هی لا علی ما تواتر الی المسلمین من معانیه۔ الی غیر ذلك من الهذیانات فهل هی تعد من المسلمین واهل القبلة لکونها تدعی بلسانها الاسلام و تقر بالشهادتین و بقبلة المسلمین بل تزعم انها هی المسلمة حقا و ان الاسلام الخالص هو دینها الذی اخترعته۔ ام کافرة باللہ تعالیٰ و لا ینفعها ما ترتکب من تاویلاتها افیدونا یرحمکم اللہ۔

الجواب

کلا واللہ ما هی من الاسلام فی شیئ وانما هی من اخبث الکفرة المرتدین لانکارها ضروریات الدین۔ فلا یکفی تکلمها بالشهادتین ولا اقرارها بقبلة المسلمین۔ لعدها من اهل القبلة والمؤمنین۔ والتاویل فی الضروری غیر مسموع۔ لا یسمن و لا یغنی من جوع۔ کما نص علیه العلماء فی کتب العقائد والفقه وغیرها واللہ الهادی۔

الثانیة

ان قلتم انها کفرة فما حکم من عرف مذهبها ثم حکم علیها بالاسلام و وصفها بانها مشاهیر المسلمین اولی الرأی الرزین ومن مدح کبرائها[1]

---

[1] مضامین ثلاثہ ص۳۶، ۳۷ - ۱۲

Marfat.com

وتفسیر کی سب کتابوں کو جھٹلاتا ہے اس گمان پر کہ یہ سب باتیں عالموں نے اپنے ذہن سے پیدا کی ہیں ، اللہ تعالٰے نے ان پر کوئی دلیل نہ اتاری ۔صرف قرآن سچا ہے ۔ وہ بھی ان معانی پر جن کی طرف یہ پھیرتے ہیں ، نہ ان پر جو مسلمانوں کو تواتر سے پہنچے ، اور اسی قسم کی اور بیہودہ باتیں بکتے ہیں ۔ آیا یہ فرقہ مسلمانوں اور اہلِ قبلہ سے شمار ہوگا ؟ اس لئے کہ وہ زبانی ادعائے اسلام اور کلمۂ شہادت و قبلۂ مسلمانان کا اقرار رکھتا بلکہ یہ دعوٰے کرتا ہے کہ سچے مسلمان وہی ہیں اور خالص اسلام انہی کا یہ ساختہ دین ہے یا کافر اور اللہ عزوجل کا منکر سمجھا جائے گا اور اپنی ان بناوٹوں سے کچھ نفع نہ پائے گا ۔ ہمیں فائدہ دیجئے اللہ تعالٰے آپ پر رحم فرمائے ۔

الجواب

ہیں ہیں خدا کی قسم نیچریہ کو اسلام سے کچھ علاقہ نہیں ۔ وہ تو نہایت گندے کافر مرتد ہیں کہ ضروریاتِ دین کا انکار کرتے ہیں ۔ ان کا کلمۂ شہادت پڑھنا یا قبلۂ مسلماناں کو ماننا انہیں اہلِ قبلہ و مسلمان جاننے کے لئے کافی نہیں ۔ ضروریاتِ دین میں تاویل نہیں سنی جاتی نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کام آئے جیسا کہ علماء نے کتبِ عقائد و فقہ وغیرہا میں تصریح فرمائی اور اللہ ہادی ہے ۔

دوم

اگر آپ فرمائیں کہ نیچری کافر ہیں تو اب اس شخص کا کیا حکم ہوگا جو ان کے مذہب[ع] سے آگاہ ہو کر پھر انہیں مسلمان کہے اور انہیں نامور اہل الرائے مسلمان بتائے[ع] اور جو اکابرِ نیچریہ کی

---

[۱] مضامین ثلاثہ صفحہ ۳۶، صفحہ ۳۔ ۱۲ [ع] واعظ و رکن ندوہ ۱۲

Marfat.com

بمدائح جليلة دينية ان فلانا فرد وحيد لتصانيفه منة على جميع الدنيا وفلانا من اهل الكمال اليه انتهت حلاوة المقال و فلانا مربی الدقائق وحامی الاسلام الی غیر ذلك وما حكم الذين يجيزون تلك المدائح وينشدونها على رؤس الاشهاد ويشيعونها فی المطابع ويعدون قائلها من كبراء الاسلام ونصحاء المسلمين ويمدحون كلامه المتضمن لتلك الكلمات المخالفة للدين۔

الجواب

من انكر شيئا من ضروريات الدين فقد كفر ومن شك فی كفره و عذابه فقد كفر كما نص عليه فی البزازية والدر وغيرهما من الاسفار الغر، ففی شفاء الامام القاضی عياض وروضة الامام النووی والاعلام للامام ابن حجر المكی اجماع على كفر من لم يكفر احدا من النصاری واليهود وكل من فارق دين المسلمين، او وقف فی تكفيرهما وشك اهـ فكيف من حكم عليه بالاسلام مع علمه بعقيدته المكفرة، فكيف من مدحه بمدائح دينية جليلة فاخرة۔ وبه ظهر حكم من عد هذا القائل من كبراء الاسلام ومدح كلامه المشتمل على هذه الكفريات الجسام، واما الاجازة والانشاد والاشاعة

---

[1] مضامین نظم ونثر ص۱۰ - ۱۲ [2] مضامین نظم ونثر ص۱۹ - ۱۲ [3] روداد سال اول ص۴۲ - روداد سال دوم ص۱۲۱ دستور العمل دفعہ ۱۹ - ایضا ص۱۱۶ - ۱۲

بڑی بڑی دینی تعریفوں سے مدح کرے کہ (فلاں[1]) فردِ یکتا تصانیف کی جس کی ممنون دنیا اور اہلِ کمالات (فلاں) ہوئی ختم اب جن پہ شیریں مقالی (فلاں[2]) نکتہ پرور جو لیتے ہیں اسلام کی جانب اکثر وغیرہ وغیرہ۔ اور ان کا کیا حکم ہے جو ان[3] تعریفوں کی اجازت[4] دیتے اور برملا جلسے میں پڑھتے اور چھاپ کر شائع کرتے[5] اور ان کے قائل[6] کو لائق و ہمدرد بزرگان اسلام لکھتے اور اس کے اس کلام کی جو ان کلماتِ مخالفۂ دین پر مشتمل تھا مدح کرتے ہیں۔

الجواب

جو ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہے وہ کافر اور جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر جیسا کہ بزازیہ و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں تصریح فرمائی شفاءِ امام قاضی عیاض و روضۂ امامِ نووی و اعلامِ امام ابن حجر مکی میں ہے اجماع ہے اس کے کفر پر جو کسی نصرانی یا یہودی یا کسی ایسے شخص کو جو مسلمان کے دین سے جدا ہو کافر نہ کہے یا انہیں کافر کہنے میں توقف یا شک کرے تو اس کا کیا پوچھنا۔ جو ایسے شخص کے عقیدۂ کفری پر آگاہ ہو کر اسے مسلمان کہے پھر اس کا تو کیا ذکر جو دینی جلیل و فاخر تعریفوں سے اس کی مدح کرے اور یہیں سے اس کا حکم بھی ظاہر ہو گیا جس نے اس قائل کو بزرگانِ اسلام سے گنا اور اس کے کلام کا جو ایسے بڑے کفریات پر مشتمل تھا ثنا گو ہوا، رہی اجازت اور پڑھنا اور شائع کرنا

---

[1] مضامین نظم و نثر ص۹۰ - ۱۲ [2] مضامین نظم و نثر ص۹۱ - ۱۲ [3] روداد سال اول ص۲۲، روداد سال دوم ص۱۲۱ دستور العمل دفعہ ایضاً ص۱۱۶ - ۱۲ [4] جملہ ارکین انتظامی ندوہ ۱۲ [5] ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

فدلائل الرضا والرضا بالكفر كفر كما صرحوا به- ای بمعنی استحسانه۔
كما هو ظاهر ماهنا لا بمعنى تمنى بقاء عدوه الكافر على كفره ليذوق
وبال امره فانه ناشئ من اشد الاستقباح فلا يرد قوله تعالى فلا يؤمنوا
حتى يروا العذاب الاليم كما لا يخفى۔

الثالثة
ماحكم الرفضة؟

الجواب

الرافضي ان فضل امير المؤمنين عليًّا على الشيخين رضي الله تعالى
عنهم فمبتدع كما في الخلاصة والهندية وغيرهما وان انكر امامتهما
او احدهما فاكفره الفقهاء وبدعه المتكلمون وهو الاحوط وان زعم
بالبداء على الله تعالى او ان القرآن الموجود ناقص حرفه الصحابة
اوغيرهم او ان امير المؤمنين، او غيره من الائمة الطاهرين، افضل
عند الله من الانبياء السابقين- صلى الله تعالى عليهم وسلم اجمعين
كما تفصح به رفضة بلادنا ونص عليه مجتهدهم في عصرنا فهو كافر
قطعا وحكمه حكم المرتدين- كما في الهندية عن الظهيرية- وفي
الحديقة الندية وغيرها من الكتب الفقهية- وقد فصلنا القول
في ذلك في رسالتنا المقالة المفسرة عن احكام البدعة المكفرة۔

الرابعة

ماحكم من[1] مدح كبراء الروافض بانهم نجوم العلم وشموس العلماء ومشرفوا

[1] مضامین نظم ونثر ص۱۹، روداد سال اول ص۶۳ - ۱۲

Marfat.com

یہ سب رضامندی کی دلیل ہیں اور کفر پر رضامندی کفر ہے جیسا کہ ائمۂ دین تصریح فرما چکے یعنی اسے پسند کرنے کے معنٰی پر جو یہاں ظاہر ہے نہ اس معنے پر کہ اپنے دشمن کافر کا کفر پہ رہنا چاہے تاکہ وہ اپنے کام کا عذاب چکھے کہ یہ تو سخت برا جاننے سے پیدا ہوتا ہے تو یہاں یہ آیت وارد نہیں کہ وہ ایمان نہ لائیں یہانتک کہ دردناک مار دیکھیں جیسا کہ مخفی نہیں۔

سوم
رافضیوں کا کیا حکم ہے

الجواب

رافضی اگر امیر المؤمنین علی کو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تفضیل دے تو بدمذہب ہے جیسا کہ خلاصہ و عالمگیری وغیرہما میں ہے۔ اور اگر شیخین یا ان میں ایک کی خلافت کا منکر ہو تو فقہاء اسے کافر کہتے ہیں اور متکلمین صرف بدمذہب بتاتے ہیں اور اسی قول میں احتیاط زیادہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ پر کوئی حکم دیکر پشیمان ہونے کا گمان کرے یا یہ کہ قرآنِ موجود ناقص ہے اس میں صحابہ خواہ کسی اور نے تحریف کر دی یا یہ کہ امیر المؤمنین خواہ ائمۂ طاہرین سے کسی کو اللہ عزوجل کے نزدیک انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتائے جیسا کہ ہمارے ملک کے رافضی صاف صاف کہتے ہیں اور ہمارے زمانے میں ان کے مجتہد نے اس کی تصریح کر دی۔ تو وہ یقیناً کافر ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے جیسا کہ عالمگیری میں فتاوٰے ظہیریہ سے اور حدیقۂ ندیہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل ہم نے اپنے رسالہ المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ میں ذکر کی۔

چہارم

اس کا کیا حکم ہے جو[1] رافضیوں کے اکابر کی یوں تعریف کرے کہ علم کے ستارے[2] ملے عالموں میں

[1] مضامین نظم و نثر ص۱۹ روداد سال اول ص۹۳ ۔ ۱۲ [2] وعظِ ندوہ ۱۲

Marfat.com

الامصار و فخر الاعصار الیٰ غیر ذٰلک من المدائح الکبار وحکم الذین یجیزونها و ینشدونها الیٰ اٰخر ما مرّ۔

الجواب

ان کان اولئک الرفضۃ ممن حکم علیہ بالارتداد و قد علمہ من مدحہم بما مدحہم۔ فقد بینا لک حکمہ انہ اذاً مثلہم والا فلا شک فی کون تلک المدائح، من اشنع الشنائع واقبح القبائح۔ فقد اخرج ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ وابو یعلیٰ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس وابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب واہتز لذلک العرش و فی لفظ للبیہقی عن انس ان اللہ یغضب اذا مدح الفاسق فی الارض واما الاجازۃ وسائر دلائل الرضا فالرضا بکل قبیح مثلہ فی القبح۔

الخامسۃ

ما حکم الوہابیۃ والقائلین منہم بامکان کذب اللہ عزوجل؟

الجواب

الکذب نقص وہو محال علی اللہ تعالیٰ بالاجماع و قد بسطنا القول علی ہٰذہ المسألۃ فی رسالتنا سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ونقلنا فیہا نصوصا کثیرۃ من ائمۃ الکلام والتفسیر وغیرہم ناصۃ باستحالتہ علی اللہ وان ذٰلک مجمع علیہ والوہابیۃ طائفۃ

Marfat.com

جنہیں غور کے درجے شرف جن سے حاصل ہوا شہر کو فخرِ دوران اوران کے سوا اور بڑی تعریفیں اوران کے کا حکم کیا ہے جوان کی اجازت دیں، پڑھیں وغیرہ وغیرہ امور مذکورہ سوالِ دوم۔

الجواب

اگروہ رافضی ان میں سے ہیں جن پر مرتد ہونے کا حکم ہے اور یہ مدح کرنے والا اس سے آگاہ تھا جب تو ہم اس کا حکم بیان کر چکے کہ اس حالت میں یہ بھی انہی کیطرح کافر و مرتد ہے ورنہ اس قدر میں شک نہیں کہ یہ تعریفیں ہر شنیع بات سے بڑھ کر ہر قبیح چیز سے بدتر ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبہ میں اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اور ابن عدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے اور بیہقی کی ایک روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین میں فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔ رہی اجازت اور باقی دلائل رضامندی تو ہر بد بات پر راضی ہونا اسی کی طرح بد ہے۔

پنجم

وہابیہ اور جو ان میں امکانِ کذبِ الٰہی کے قائل ہیں ان کا کیا حکم ہے

الجواب

کذب عیب ہے اور وہ باجماعِ مسلمین اللہ تعالےٰ پر محال ہے۔ اس مسئلے پر کلام مفصل ہم نے رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں ذکر کیا اور اس میں ائمہ علمِ عقائد وغیرہم کے بہت نصوص نقل کیے جن میں صاف تصریح ہے کہ کذبِ الٰہی محال ہے اور اس کے ناممکن ہونے پر اجماع ہے۔ وہابیہ ایک گمراہ طائفہ ہے کہ

Marfat.com

ضالة قد صنفت الزبر عربيا وعجما فى تضليلها منها كتاب شيخنا فى الحديث سيدنا العلامة احمد بن زين بن دحلان المكى قدس سره الملكى المسمى بالدرر السنية . فى الرد على الوهابية . واجمل كلمة قيل فيهم ماقال مفتى المدينة المنورة مولانا ابو السعود رحمهم الله تعالى انهم استحوذ عليهم الشيطن فانسٰهم ذكر الله اولئك حزب الشيطن الا ان حزب الشيطن هم الخسرون ه

السادسة

ماحكم طائفة حائفة فى عصرنا تسمّى غير المقلدين لا تقلد احدا من ائمة الفقه الاربعة رضى الله تعالى عنهم وتنكر التقليد وتسمى نفسها اهل الحديث وتزعم انها لا تعمل الا بالحديث حتى ان هٰذه دعوىٰ كل جهول امى منها لا يعرف الغث من السمين ولا الشمال من اليمين والذين تسموا منها بعلماءها ماعندهم من العلم الا كما عن احد من طلبة العصر بل فى الطلبة من يفضل كثيرا منهم فضلا ان يبلغوا درجة الاجتهاد .

الجواب

نقل السيد العلامة احمد الطحطاوى فى حاشية الدر مانصه ومن شذ عن جمهور اهل الفقه والعلم والسواد الاعظم فقد شذ فيما يدخله فى النار فعليكم معاشر المؤمنين باتباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله وحفظه وتوفيقه فى موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقته فى مخالفتهم وهٰذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم فى مذاهب اربعة وهم الحنفيون والشافعيون والمالكيون والحنبليون رحمهم الله تعالى ومن كان خارجا عن هذه الاربعة فى هٰذه فهو من اهل البدعة والنار اهـ

Marfat.com

عرب وعجم میں جس کی گمراہی ثابت کرنے میں کتابیں تصنیف ہوئیں از انجملہ علم حدیث میں ہمارے استاذ ہمارے سردار علامہ احمد زین دحلان مکّی قدس سرہ المکی کی کتاب درر سنیہ فی الرد علی الوہابیہ اور مختصر وخوب تر بات کہ وہابیہ کے حق میں کہی گئی وہ ہے جو مفتی مدینہ طیبہ مولانا ابوالسعود رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی کہ وہابیہ پر شیطان نے غلبہ کرکے انہیں خدا کی یاد بھلائی وہ شیطان کے گروہ ہیں۔ سن لو شیطان کے گروہ ہی زیاں کار ہیں۔

ششم

ہمارے زمانہ میں اس ظالم گروہ کا کیا حکم ہے جسے غیر مقلدین کہتے ہیں۔ یہ لوگ چاروں اماموں سے کسی کی پیروی نہیں کرتے تقلید کے منکر ہیں اپنا نام اہلِ حدیث رکھتے اور زعم کرتے ہیں کہ ہمارا فقط حدیث پر عمل ہے یہاں تک کہ ان میں ہر جاہل ناخواندے کا یہی دعویٰ ہے۔ جو نہ لاغر وفربہ میں تمیز کرسکے نہ چپ وراست کو پہچانے اور ردہ جوان میں اپنے آپ کو علما کہتے ہیں۔ ان کے پاس بس اسی قدر علم ہے جیسا آج کل ایک طالب علم کے پاس بلکہ بعض طالب العلم ان میں بہت پر فضیلت رکھتے ہیں پھر بھلا درجۂ اجتہاد تک پہنچنا کجا۔

الجواب

سید علامہ احمد طحطاوی حاشیہ درمختار میں نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص جمہور اہلِ فقہ وعلم اور بڑی جماعت سے الگ ہو اوہ ایسی چیز میں الگ ہوا جو اسے جہنم میں لیجائے گی تو اے گروہ مسلماناں تم پر نجات پانے والے گروہ اہلِ سنت وجماعت کی پیروی لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد ونگہبانی وتوفیق اہلِ سنت کی موافقت میں ہے اور اللہ عزوجل کا چھوڑ دینا اور اس کا غضب اس کی ناراضی اہلِ سنت کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات والا گروہ آج چار مذہبوں میں جمع ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی رحمہم اللہ تعالےٰ۔ اب جو ان چار سے باہر ہے وہ بدعتی جہنمی ہے،

Marfat.com

وقد قال الامام الاجل سفین الثوری رضی الله تعالیٰ عنہ ان الحدیث مضلۃ الا الفقہاء کما نقلہ الامام ابن الحاج المکی فی المدخل و قد اقمنا علیٰ ھٰذہ الطائفۃ الطامۃ الکبریٰ فی کثیر من رسائلنا وفتاوانا المنسلکۃ فی مجموعتنا البارقۃ الشارقۃ علیٰ مارقۃ المشارقۃ و باللہ التوفیق ۔

السابعۃ

ما حکم الذین یزعمون فی ھٰؤلاء الغیر المقلدین انھم من اھل[1] السنۃ بل مَنّ[2] اتقیائھم واختلافھم فی غایۃ الخفۃ ان ھو[3] الا کاختلاف الحنفیۃ و الشافعیۃ والمالکیۃ و الحنبلیۃ فیما بینھم و انّ[4] اختلافھم شیئ مفید فی الدین و للاسلام[5] ممد و معین و بہ یقوم بناء الاسلام و تترتب علیہ التحقیقات الدقیقۃ الاسلامیۃ ومعرفۃ اللہ سبحانہ وتعالیٰ و ان الحنفی[6] والشافعی وغیر المقلدین کلھم سواسیۃ عنداللہ و انّ[7] غیر المقلدین اخوتنا الاشقاء[8] ینبغی احترامھم من صمیم القلب فان العمل بالحدیث عند عدم بلوغ درجۃ الاجتہاد صنیع المغلوبین بالمحبۃ

---

[1] روداد سال اول ص۶۲ و مضامین نظم و نثر ص۲۴ - ۱۲ [2] مضامین نظم و نثر ص۲۴ ۔ [3] روداد سال دوم ص۹ و ص۱۰ [4] مضامین نظم و نثر ص۲۳ - ۱۲ [5] مضامین نظم و نثر ص۳۲ - ۱۲ [6] روداد سال اول ص۹۸ - ۱۲ [7] روداد سال اول ص۱۰۹ - ۱۲ [8] روداد سال اول ص۱۱۱ - ۱۲

Marfat.com

امامِ اجل سفیانِ ثوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک حدیث گمراہ کرنے والی ہے مگر مجتہدین کو جیسا کہ امام ابنِ حاج مکی نے مدخل میں نقل فرمایا اور ہم نے اس طائفے پر قیامتِ کبرےٰ قائم کی ہے اپنے بہت رسائل و فتاوےٰ میں جو ہمارے مجموعہ البارقۃ الشارقۃ علےٰ مارقۃ المشارقۃ میں مندرج ہیں۔

اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔

ہفتم

ان کا کیا حکم ہے جو ان غیر مقلدوں کو اہلِ سنت[1] بلکہ پرہیزگارانِ اہلِ سنت[2] سے گنتے اور ان کے اختلاف کو نہایت خفیف اختلاف جانتے ہیں کہ وہ[3] اختلاف[4] ایسا ہے جیسا کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی کے آپس میں یہ[5] اختلافات[6] سراسر مفید ہیں۔ مذہب[7] اسلام کے معین و مددگار ہیں۔ ان سے بنائے اسلام قائم ہے۔ ان سے اسلام کی ادق تحقیقات اور ذوق اور عرفانِ الٰہی مرتب ہے اور کہتے[8] ہیں کہ خداوند کے نزدیک سب یکساں ہیں چاہے شافعی ہو چاہے حنفی چاہے غیر مقلد۔ غیر مقلد[9] ہمارے[10] عینی بھائی ہیں مقلدین[11] دل سے ان کا احترام فرمائیں کیونکہ عمل بالحدیث اس حالت میں کہ درجہ اجتہاد کا حاصل نہ ہو مغلوب المحبۃ لوگوں کا کام ہے۔

[1] روداد سال اول ص۶۲ و مضامین نظم و نثر ص۲۲ ۱۲۔ [2] مضامین نظم و نثر ص۳۲ ۱۲۔ [3] روداد سال دوم ص۱۰۹ [4] مضامین نظم و نثر ص۲۳ ۱۲۔ [5] مضامین نظم و نثر ص۳۲ ۱۲۔ [6] روداد سال ص۶۲ ۱۲۔ [7] روداد سال اول ص۱۰۹ ۱۲۔ [8] روداد سال اول ص۱۱ ۱۲۔ [9] عبدالحق حقانی ندوہ ۱۲ [10] واعظانِ ندوہ ۱۲ [11] ناظم ندوہ ۱۲ [12] خطیبانِ ندوہ ۱۲ [13] محمد شاہ صدر دوم ندوہ ۱۲ [14] انصاری ندوہ ۱۲

Marfat.com

كحال سيدنا ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنہ فی منع الکنز وما حکم الذین قبلوا هٰذه الکلمات واجازوها کما وصف هل یعدون هؤلاء منا۔

الجواب

کلا بل هم منهم واراجیفهم هٰذه کلها اباطیل وکیف یجوز احترام المبتدع مع حدیث الطبرانی وغیره عن عبد الله بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنہ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام وله فی الکبیر ولابی نعیم فی الحلیة عن معاذ رضی الله تعالیٰ عنہ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم من مشی الی صاحب بدعة لیوقره فقد اعان علی هدم الاسلام وغیره من الاحادیث والعمل بالحدیث بترك التقلید عند عدم بلوغ درجة الاجتهاد ضلال فی الدین واتباع غیر سبیل المؤمنین کما قد علمت وقد قال الله تعالیٰ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون وقال صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال رواه ابوداؤد وغیره عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما فتلك الکلمات قائلوها وقابلوها کلهم من انفار غیر المقلدین وشرکائهم فی الضلال المبین۔

الثامنة

نجمت فی الهند منذ سنتین طائفة عقدت مجلسا زعمت انه لاعلاء

Marfat.com

چنانچہ حضرتِ ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک وقت سے دوسرے وقت کے لئے مال رکھنے کو آیۂ یکنزون میں داخل فرماتے اور اِن کا کیا حکم ہے جو ان باتوں کو قبول کرتے اجازت دیتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا کیا یہ لوگ ہم میں سے گنے جائیں گے ؟

الجواب

ہَیں ہَیں بلکہ وہ انہی غیر مقلدوں میں سے ہیں اور ان کی یہ زٹلیں سب جھوٹی ہیں اور بدمذہب کا احترام کیونکر جائز ہو حالانکہ طبرانی وغیرہ کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں۔ اور تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل جب کہ رتبۂ اجتہاد حاصل نہ ہو، دین میں گمراہی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلنا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا۔ اور بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے علم والوں سے پوچھو اگر خود نہ جانتے ہو اور نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہی ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد وغیرہ نے حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی تو ان کلمات کے کہنے والے اور قبول کرنے والے

سب غیر مقلدوں کے گرگے ہیں اور صریح

گمراہی میں ان کے شریک۔

ہشتم

ہندوستان میں دو سال سے ایک گمراہ طائفہ اُچھلا جس نے ایک انجمن اس زعم پر قائم کی کہ اس سے غرض دین کی

Marfat.com

الدين واصلاح المسلمين سمت ندوة العلماء جمعت فيه اخلاطا و اوباشا من كل مذهب رافضي و وهابي و نيشري و غير مقلد وجعلتم جميعا مع بعض اهل السنة اعضاء المجلس ومنتظمي الدين واجلستم على دكان مرتفع صنعت لعلماء الدين خاصة وسمت سرير العلماء فوق سائر المسلمين معظمين موقرين مطاعين معززين فهل يجوز ذلك ؟

الجواب

هٰذا حرام في الشرع وضلال في الدين واضرار مذهب ضعفاء المسلمين فانهم اذا رأوا علماء البدعة مختلطين مع علماء السنة متمكنين معهم فوق المسلمين على سرير علماء الدين اورث ذلك عظمتهم في القلوب ووقعتهم في العيون وهٰذا حرام بنفسه فان الشرع المطهر انما امرنا باهانة المبتدعين وحرم علينا توقيرهم وقد قال العلماء في كتب العقائد كشرح المقاصد وغيره ان حكم المبتدع البغض والاهانة و الرد والطرد ثم اذا امتلأت القلوب من عظمتهم مالت اليهم وسمعت

---

[1] روداد سال اول ص۲، ص۶۲، ص۶۳، ص۴۲ - روداد سال دوم صفحہ ۱۲۵ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۴ و ۱۵۳ وغیرہا مضامین نظم و نثر ص ۱۰ و ۱۲ - ۱۲

[2] روداد سال اول صفحہ ۳ و ۴ و روداد سال دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۵ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۸ و غیرہا ۱۲

[3] روداد سال اول ص۳ و سال دوم ص۱۱ و ص۱۲۶ مع غزدہ لندم ساکالندوہ من ص۱ الی آخر ص۲۲ - روداد سال اول ص۲ و دوم ص۱۱۸ و ۱۲۵ مع مضامین نثر ص۳۲ و ۳۶ و ۳۷ و روداد اول ص۵ و ۶ و دوم ص۱۱۸ و ۱۳۰ وغیرہا و ص۱۵ مع ۱۶ و ۱۷ - ۱۲

[4] روداد اول ص۲ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۳ و ۱۲۵ و ۱۲۸ و ۱۳۰ و ۱۳۳ وغیرہا و ص۱۵ مع قرینیتہا ۱۲

Marfat.com

بلندی اور مسلمانوں کی درستی ہے اس کا نام ندوۃ العلماء رکھا اور اس میں گھال میل علی غول ہر مذہب کے جوڑے۔ رافضی[1] اور وہابی[2] اور نیچری[3] اور غیر مقلد[4] اور ان سب کو مع بعض اہل سنت کے ارکینِ مجلس و منتظمانِ دین قرار دیا اور انھیں اونچے جبوترے پر جو خاص علمائے دین کے لئے بنایا اور تختِ علماء اس کا نام رکھا تھا عام مسلمانوں سے اونچا تعظیم و توقیر وطاعت و تکریم کے ساتھ بٹھایا آیا یہ جائز ہے؟

الجواب

یہ شرع میں حرام اور دین میں گمراہی اور کمزور مسلمانوں کے مذہب کی بدخواہی ہے کہ وہ جب بدعت کے مُتوں کو سنت کے علماء کے ساتھ ملا جُلا مسلمانوں سے بلند تختِ علماءِ دین پر جما ہوا دیکھیں گے اس سے دلوں میں ان کی عظمت اور نگاہوں میں ان کی وقعت پیدا ہوگی اور یہ خود حرام ہے کہ شرعِ مطہر نے ہمیں بدمذہبوں کی توہین کا حکم دیا ہے اور ان کی تعظیم ہم پر حرام فرمائی ہے۔ علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا، اسے ذلت دینا، اس کا رد کرنا، اسے دُھتکارنا، پھر جب دل ان کی عظمت سے بھر جائیں گے ان کی طرف میل کریں گے اور ان کی بات پر کان رکھیں گے

---

[1] روداد سال اول ص ۴۲ و ۶۲ و ۶۳ و ۲۳ و ۴۳ و روداد سال دوم صفحہ ۲۵ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۴ و ۱۵۳ وغیرہا مضامین نظم و نثر صفحہ ۱۰۱ و ۱۲۰-۱۲

[2] روداد سال اول ص ۳۳ و ۳۴ روداد سال دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۵ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۸ وغیرہا ۱۲

[3] روداد سال اول ص ۳ و سال دوم ص ۱۱۸ و ۱۲۶ مع غزوہ لہدم ساک الندوہ از اول ص ۱۸ تا آخر ص ۲۲ و روداد اول ص ۳ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۲۵ مع مضامین ثلثہ صفحہ ۳۴ و ۳۶ و ۳۷ و روداد اول ص ۱۰ و دوم ص ۱۸ و ص ۱۲ وغیرہا و ص ۱۵ مع ص ۱۶ و ۱۷-۱۲

[4] روداد ص ۳ و دوم صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۳ و ۱۲۵ و ۱۲۸ و ۱۳۰ و ۱۳۳ وغیرہا و ص ۱۵ مع ص ۱۶ و ۱۷ - ۱۲

Marfat.com

لقولهم. فتمكنوا من القاء الوساوس وانفاذ الدسائس. فعما قليل يضلون. وما اضلهم الا هٰؤلاء المموهون. ثم يا ليت شعري كيف ينتظم امر الدين بالذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا وان زعموا انهم مصلحون. الا انهم هم المفسدون ولٰكن لا يشعرون. ان هٰذا الا ضلال مبين.

التاسعة

جعلت الندوة من مقاصدها التى قامت لانفاذها رفع[۱] النزاع من بين فرق المسلمين سنيهم و بدعيهم جميعا واكدت[۲] تاكيدا اكيدا ان لا يرد احد على احد قولا ولا عقدا وامرت[۳] بسد المناظرات عن آخرها وان لا يسمح[۴] العلماء فى المسائل النزاعية ببنت شفة ولا برشحة قلم ويسدوا تلامذتهم ايضا عن ذلك ابدا وزعمت[۵] ان هٰذا من الملاحاة الضائعة وانما هو[۶] من ثوران العصبية وان فاعله قاتل نفسه. فهل هٰذا رشد وهداية ام ضلالة وغواية.

الجواب

رد البدع عند شيوعها واشاعة فسادها وابانة قبوحها من اهم الفرائض

---

[۱] مضامين ثلاثہ ص۲۶ روداد اول ص۲۳ و ۸۲ مضامين نظم ونثر ص۱۶ و ۱۰۱ ۱۲ [۲] روداد سال اول ص۳۲ ۔ ۱۲ [۳] مضامين نظم ونثر ص۳۲ مضامين اربعہ ص۳۴ روداد دوم ص۱ ۔ ۱۲ [۴] مضامين اربعہ ص۶۰ ۔ ۱۲ [۵] روداد اول ص۴۲ مضامين ثلاثہ ص۲۶

[۶] روداد سال اول ص۱۰۲ و ۱۰۳ ۔ ۱۲

Marfat.com

اس سے انہیں وسوسے ڈالنے اور اپنے چھپے مکر دلوں میں پیرا دینے کا موقع ہاتھ آئے گا اب کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ عوام گمراہ ہو جائیں گے اور انہیں گمراہ نہ کیا مگر ان بدمذہبوں کی تعریف کرنیوالیوں نے پھر کاش میں کسی طرح جانا کہ دین کا کام ان کے ہاتھوں کیونکر بنا جنھوں نے اپنا دین پارہ پارہ کر ڈالا اور اہلِ حق سے جدا الگ گروہ ہو گئے۔ وہ بکا کریں کہ ہم بنا بنوالے ہیں ہاں ہاں وہی بگاڑنے والے ہیں پر انہیں خبر نہیں۔ یہ کھلی گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

نہم

ندوے نے اپنے ان مقاصد سے جن کے اجراء کو قائم ہوئی ایک مقصد مسلمانوں کے سب فرقوں سُنّی و بدمذہب سے نزاع[۱] اٹھا دینا رکھا ہے اور سخت[۲] تاکید[۳] کی ہے کہ کوئی کسی کی کوئی بات کوئی عقیدہ رد نہ کرے اور حکم دیا ہے کہ مناظرہ[۴] ایک قلمبند ہونا چاہیے۔ علماء[۵] خود پابندی فرمائیں کہ پھر کسی مسئلہ مختلف فیہا میں تحریر تقریر نہ فرمائیں اور اپنے تلامذہ کو ہمیشہ روکیں اور زعم کیا ہے کہ یہ بے کار[۶] تو تو میں میں[ع] اور سر پھٹول اور جوشِ[ع] نفسانیت سے ناشی اور خودکشی ہے۔ آیا یہ حق و ہدایت ہے یا گمراہی و ضلالت؟

الجواب

بدمذہبیاں جب شائع ہوں تو ان کا رد اور ان کے فساد کی تشہیر اور ان کی قباحتوں کا اظہار

---

۱ مضامین ثلاثہ ص۲۹ روداد اول ص۳۳ و ص۳۸ مضامین نظم و نثر ص۱۲ و ۱۰۱ ۱۲۔ ۲ روداد سال اول ص۲۰ ۱۲۔ ۳ مضامین نظم و نثر ص۳۲ مضامین اربعہ ص۳۳ روداد دوم ص۱۰ ۱۲۔ ۴ مضامین اربعہ ص۱۰ ۱۲۔ ۵ روداد اول ص۲۲ مضامین ثلاثہ ص۲۶ ۶ روداد اول ص۲ و ۱۰۳ ۱۲۔ ع ناظم ندوہ ع نظم و نثر و اغلاطِ ندوہ ع حقانی ندوہ لمعہ انصار ندوہ۔

Marfat.com

الدینیۃ باجماع الامۃ وعلیہ مضی السلف و الخلف الی یومنا هٰذا فمن دعا الکل الی ترکہ فالاجماع خرق . و الجماعۃ فارق واحب البدعۃ و اربابہا وکاد بالسوء السنۃ و اصحابہا ونہی عن المعروف وامر بالمنکر . و دعا الی لعنۃ العزیز الاکبر قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ اعلم ان الحامل لداعی لی علی التالیف فی ذلک وان کنت قاصرا عن حقائق ماهنالک ما اخرجہ الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال اذا ظہرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل ذٰلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا اھ واما حکمہا ان هٰذا من ثوران المعصیۃ . وان فاعلہ قاتل نفسہ ففریۃ علی اللہ وطعن فی الائمۃ . وخروج عن السنۃ والجماعۃ . وتحریم لفریضۃ مہمۃ .

العاشرۃ

جعلت الندوۃ اعظم مقاصدها التالیف بین اهل القبلۃ جمیعا سنیہم وبدعیہم ودعتہم[1] طرا خاصیا وعامیا الی ان یأتلفوا ویختلطوا ویتفقوا ویتحدوا ویکونوا[2] اجمیعا ممتزجین کاللبن والسکر ویصیروا[3] کلہم کقلب واحد ویتألم[4] بعضہم لبعض

---

[1] مضامین اربعہ ص۱ - ۱۲ [2] روداد سال دوم ص۱ - ۱۲ [3] روداد سال اول ص۱۸ - ۱۲ [4] روداد سال ا[illegible] ص۱۰۹ - ۱۲

Marfat.com

باجماعِ امتِ دینِ متین کے بہت ضروری فرائض[1] سے ہے۔ سلف و خلف سب آج کے دن تک اسی طریقے پر گزرے تو جو سب کو اس کے ترک کی طرف بلائے اس نے اجماعِ امت توڑا اور جماعت کو چھوڑا اور بدعت و اہلِ بدعت سے پیار بنایا۔ اور سنت و اہلِ سنّت کا بُرا چاہا امر شرعی سے روکا نامشروع بات کا حکم بنایا اور لوگوں کو حضرت عزت جلالہ کی لعنت کی طرف بلایا۔ امام ابن حجر مکی صواعقِ محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث و سبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالےٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ رہا ندوے کا اسے جوشِ نفسانیت سے ناشی اور خودکشی بتانا، یہ اللہ عزوجل پر افترا اٹھانا، اور ائمۂ دین پر منہ آنا، اور سنت و جماعت سے نکل جانا اور ایک فرضِ مہم کو حرام ٹھہرانا ہے۔

دہم

ندوے نے اپنا سب میں بڑا مقصد تمام اہلِ قبلہ سنّی و غیر سنّی میں میل کرانا رکھا ہے اور ان کے خاص[2] و عام سب کو اس طرف بلایا کہ ملے[3] جلے رہیں۔ سب مذہب کے مسلمان ایک ہی بنے رہیں۔ باہم[عہ] شیر[عہ] و شکر ہوں۔ ایک[4] دل ہو جائیں۔ سب[5] کلمہ گو شل[6]

---

۱ مضامین اربعہ ص ۱۱ ۔ ۱۲ ۲ روداد دوم ص ۱۰ ۔ ۱۲ ۳ روداد اول ص ۱۱ ۔ ۱۲ ۴ روداد اول ص ۱۰۹ ۔ ۱۲

عہ آری رکن ندوہ ۱۲ عہ ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

هم ثبات كل على عقائده المتباينة وزعمت ان اقرار احد بكلمة الاسلام طوعا موجب للمواخاة معه كائنا من كان وانه المامور به فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم كونوا عباد الله اخوانا وانه لا ينبغى المساءة والاختلاف فى شئ من الامور وان هذا الاتحاد فريضة من الله تعالى وانه لا يمكن ان تقبل صلوٰة ولا صوم ولا طاعة الا به ولا يمكن ان يستحق احد شيئا من بركات الدين والدنيا بدونه بل لولا هذا التحابب فيما بين اهل القبلة جميعا فلا ايمان ولا دخول جنان وان كل ذنب يمكن ان يغفر لمسلمى لهند الا شقاقهم وتعاديهم فيما بينهم فانه لا يغفر۔

الجواب

هذه كلها مضادة للشرع المتين ومضارة بالمسلمين ودعوة للناس الى ضلال مبين وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون فقد تواترت الاحاديث واقوال ائمة القديم والحديث بالنهى عن مخالطة المبتدعين والامر بالتباعد عنهم اجمعين ففى صحيح مسلم عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم ولابى داؤد عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم

له مضامین اربعہ ص۱۸ ۔ ۱۲ ٢ مضامین اربعہ ص۱۹ ۔ ۱۲ ٣ روداد سال دوم ص۱۰ ۔ ۱۲ ٤ روداد سال اول ص۲۹ ۱۲
٥ مضامین اربعہ ص۲۹ ۱۲ ٦ مضامین اربعہ ص۱۶ و ص۲۷ و ص۳۶ ۱۲ ٧ مضامین اربعہ ص۲۷ و ۲۸ ۔ ۱۲ ٨ روداد سال اول ص۳۰ و روداد سال دوم ص۳ ۔ ۱۲

Marfat.com

اعضائے شخص واحد کے درد مند ہو جائیں۔ اپنے اپنے مذہب پر دیانۃً قائم رہنے کے ساتھ۔ اور کہا کہ ہر وہ شخص جو بلا اکراہ اللہ و رسول کو مانتا ہے وہ بے شک مسلمان بھائی ہے کیسے باشد۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد میں کہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی ہو جاؤ۔ اسی کا حکم ہے کسی امر میں باہم رنج و اختلاف نہ چاہیے۔ اتحاد باہمی کی فرضیت کو پیشِ نظر رکھنا۔ وہ نہ ہو تو اسلام کی دینی اور دنیوی برکات سے آپ کسی حصے کے مستحق نہیں ہو سکتے نہ نماز روزہ نہ کوئی طاعت قبول ہو سکے۔ آپس میں محبت نہیں تو ایمان ندارد اور جنت سے کیا سروکار۔ اہلِ اسلام ہند سے سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں لیکن یہ نا اتفاقی اور عداوتِ باہمی کا گناہ معاف نہ ہو گا۔

الجواب

یہ تمام و کمال شرعِ مطہر سے ضد باندھنا، اور مسلمانوں کو ضرر پہنچانا، اور لوگوں کو صریح ضلالت کی طرف بلانا ہے اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔ متواتر حدیثیں اور ائمۂ سلف و خلف کے اقوال آئے ہیں کہ بد مذہبوں سے میل جول منع ہے اور ان سے دور رہنا واجب۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ ابو داؤد کی حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

---

۱ مضامین اربعہ ص۱۸ ۲ مضامین اربعہ ص۱۹ ۳ روداد دوم ص۱ ۴ روداد اول ص۶۹ ۵ مضامین اربعہ ص۲۹ ۶ مضامین اربعہ ص۲۶، ۲۷، ۳۶ ۷ مضامین ص۲۸، ۳۲ ۸ روداد اول ص۳ و روداد سال دوم ص۸ ۱۲ سہ انصاری ندوہ ۱۲ للعہ آری ندوہ ۱۲ سہ ناظم ندوہ ۱۲ سہ محمد شاہ صدر دوم ندوہ ۱۲ معہ آری ندوہ ۱۲ لسہ ناظم ندوہ ۱۲

وان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم زاد ابن
ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم وان لقیتموهم فلا تسلموا علیهم وعند العقیلی عن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجالسوهم
ولا تشاربوهم ولا تواکلوهم ولا تناکحوهم زاد ابن حبان عنہ لا تصلوا
علیهم ولا تصلوا معهم وللدیلمی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی بریٔ منهم وهم براء منی
جهادهم کجهاد الترک والدیلم وللسلفی فی انتخاب حدیث القراء
عن الامام جعفر الصادق ثنی ابی محمد عن ابیہ علی عن ابیہ
الحسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنهم انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لابی امامۃ الباهلی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تجالس قدریا ولا مرجئا ولا خارجیا انهم
یکفؤن الدین کما یکفؤ الاناء ویغلون کما غلت الیهود و
النصاریٰ الحدیث ولابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم صاحب بدعۃ
فاکفهروا فی وجهہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز
احد منهم علی الصراط لکن یتهافتون فی النار مثل الجراد و
الذباب ولابی داؤد والحاکم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجالسوا اهل القدر

Marfat.com

وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ۔ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ ابنِ ماجہ نے بروایت
جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس قدر اور بڑھایا کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب
انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔ عقیلی نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس نہ بیٹھو ساتھ پانی نہ پیو، ساتھ کھانا نہ کھاؤ، شادی بیاہ
نہ کرو۔ ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو، ان
کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے
جیسا کافران ترک و دیلم پر۔ سلفی نے انتخاب حدیث القرا میں امام جعفر صادق سے
روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ امام باقر نے اپنے باپ امام زین العابدین انہوں نے
اپنے والد امام حسین انہوں نے اپنے والد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان
کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ارشاد فرماتے سنا کہ کسی قدری یا مرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھو یہ لوگ دین کو
اوندھا کرتے ہیں جیسے برتن اوندھایا جاتا ہے اور اُبل کر حد سے گزر جاتے ہیں
جیسے یہود و نصاریٰ گزر گئے۔ ابنِ عساکر انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
راوی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بد مذہب کو دیکھو تو
اس کے برُو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ ہر بد مذہب کو
دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پُل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ
میں گر پڑیں گے جیسے ٹیری اور مکھیاں گرتی ہیں۔ امام احمد و ابو داؤد و حاکم حضرتِ عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے پاس نہ بیٹھو،

Marfat.com

ولا تفاتحوهم و لاحمد و ابی داؤد و الترمذی و ابن ماجۃ
عن ابن مسعود و الطبرانی عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہما
عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنہتہم
علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم و اکلوہم وشاربوہم
فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ولعنہم علی لسان داؤد
وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون لا والذی
نفسی بیدہ حتی تأطروہم علی الحق اطرا و للترمذی و
ابی داؤد وابن ماجۃ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
انہ جاءہ رجل فقال ان فلانا یقرؤ علیک السلام فقال بلغنی
انہ قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرء علیہ السلام و
روی الدارمی عن ابی قلابۃ وعن الحسن البصری ومحمد
ابن سیرین انہم قالوا لا تجالسوا اہل الاہواء وعن ایوب
قال رانی سعید بن جبیر جلست الی طلق بن حبیب فقال لی الم
ارک جلست الی طلق بن حبیب لا تجالسہ وعن اسماء بن
عبید قال دخل رجلان من اصحاب الاہواء علی ابن سیرین
فقالا یا ابابکر نحدثک بحدیث فقال لا قالا فنقرؤ علیک آیۃ
من کتاب اللہ قال لا لتقومان عنی او لاقومن قال فخرجا فقال
بعض القوم یا ابابکر وما کان علیک ان یقرء اعلیک آیۃ من
کتاب اللہ قال انی خشیت ان یقرء اعلیّ آیۃ فیحرفانہا فیقر

Marfat.com

اور ان سے ابتدا ر بسلام نہ کرو یا انہیں کسی معاملے میں پنچ نہ بناؤ ۔ نیز احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ابن مسعود اور طبرانی حضرتِ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے علماء نے انہیں منع کیا وہ باز نہ آئے اب یہ علماء ان کے جلسوں میں شریک ہوئے ان کے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ رہے تو اللہ عزوجل نے ان کے دل ایک دوسرے پر مارے (یعنی پاس بیٹھنے سے بدی کا اثر ان عالموں کے دلوں پر بھی دوڑ گیا) اللہ عزوجل نے داؤد و عیسیٰ بن مریم کی زبانی ان سب پر لعنت فرمائی ۔ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جبتک انہیں حق کی طرف خوب نہ جھکا لاؤ ۔ ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ بروایتِ نافع حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر کہا فلاں آپکو سلام کہتا ہے فرمایا مجھے خبر پہنچی کہ اس نے کچھ بد مذہبی ایجاد کی ہے ایسا ہو تو میرا سلام اسے نہ کہنا ۔ دارمی نے ابوقلابہ اور حسن بصری و محمد بن سیرین سے روایت کی ان سب نے فرمایا بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھو ۔ ایوب سختیانی سے روایت کی مجھے سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے پاس بیٹھا دیکھا فرمایا کیا میں نے تمہیں طلق کے پاس بیٹھے نہ دیکھا اس کے پاس نہ بیٹھنا ۔ اسماء بن عبید سے روایت کی دو بد مذہب امام ابن سیرین کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی اے ابوبکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں فرمایا نہ ۔ عرض کی کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھیں فرمایا نہ ، یا تو تم اٹھ جاؤ یا میں چلا جاؤں گا ۔ آخر وہ دونوں نکل گئے ۔ کسی نے کہا اے ابوبکر آپکا کیا حرج تھا اگر وہ کوئی آیت قرآنِ مجید کی پڑھ دیتے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر اس کے معنی میں کچھ تحریف کریں

Marfat.com

ذلك فی قلبی وعن سلام بن ابی مطیع
ان رجلا من اهل الاهواء قال لایوب یا ابا بکر
اسألك عن کلمة قال فولی وهو یشیر باصبعه
ولا نصف کلمة واشار لنا سعید بخنصره الیمنی وعن
کلثوم بن جبیر ان رجلا سأل سعید بن جبیر عن شیئ
فلم یجب فقیل له فقال له ازا یشان وعن ابی جعفر
محمد بن علی قال لا تجالسوا اصحاب الخصومات فانهم
الذین یخوضون فی اٰیات اللّٰه قال الامام ابن حجر
المکی فی شرح المشکوٰة تحت حدیث ابن عمر لا تقرئه منی السلام
لانا امرنا بمهاجرة اهل البدع اھ وفی المرقاة تحت حدیث لا تجالسوا اهل
القدر اذ مجالسة الاغیار تجر الی غایة البوار ونهایة الخسار اھ وفی غنیة
الطالبین لا یکاثر اهل البدع ولا یدانیهم ولا یسلم علیهم لان امامنا احمد بن
حنبل قال من سلم علی صاحب بدعة فقد احبه لقول النبی صلی اللّٰه تعالٰی
علیه وسلم افشوا السلام بینکم تحابوا ولا یجالسهم ولا یقرب
منهم ولا یهنیهم فی الاعیاد واوقات السرور ولا یصلی
علیهم اذا ماتوا ولا یترحم علیهم اذا
ذکروا بل یباینهم ویعادیهم فی اللّٰه
عزوجل معتقدا ببطلان مذهب اهل البدعة

Marfat.com

اور میرے دل میں جگہ کرے۔ سلام بن ابی مطیع سے روایت کی ایک بدمذہب نے ایوب سختیانی سے کہا اے ابوبکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں۔ امام نے فوراً اس سے روگردانی فرمائی اور یہ فرماتے ہوئے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں ؎[1] چھنگلیا سے اشارہ کر کے بتایا۔ کلثوم بن جبر سے روایت کی کسی نے سعید بن جبیر سے کچھ پوچھا امام نے جواب نہ دیا اس کا سبب پوچھا گیا فرمایا منہم ہے (یعنی بدمذہبوں میں کا ہے) امام محمد باقر سے روایت کی کہ فرمایا ان جھگڑالوؤں کے پاس نہ بیٹھو یہی وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن میں فرمایا کہ خدا کی آیتوں میں بیجا خوض کرتے ہیں۔ امام ابن حجر مکی نے شرح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث مذکور کی شرح میں کہ اسے میرا سلام نہ کہنا بیان فرمایا یہ اس لئے کہ ہمیں بدمذہبوں سے قطع کر دینے کا حکم ہے۔ مرقاۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو تحریر فرمایا اس لئے کہ غیر مذہب والوں کے پاس بیٹھنا انتہا درجے کی بلا کی اور کمال زیاں کاری کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ غنیۃ الطالبین شریف میں ہے بدمذہبوں کے پاس جا کر ان کی گنتی نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے ان پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بدمذہب کو سلام کرنا اسے دوست بنانا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہو جاؤ گے بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے۔ عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے۔ مر جائیں تو ان پر نماز نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے اس اعتقاد کیساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے

---

[1] یعنی آدھے پورے سے اشارہ کر کے کہا کہ ایک لفظ کیسا میں آدھا لفظ بھی تجھ سے سننا نہیں چاہتا ۱۲ مترجم

Marfat.com

محتسبا بذلك الثواب الجزيل والاجر الكثير قال وقال فضيل
بن عياض من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج
نور الايمان من قلبه واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض
لصاحب بدعة رجوت الله تعالیٰ ان يغفر ذنوبه وان قيل
عمله واذا رأيت مبتدعا فی طريق فخذ طريقا اخراه وفی شرعة
الاسلام من سنة السلف الصالح مجانبة اهل البدع فان النبی
صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال لاتجالسوا اهل الاهواء والبدع
فان لهم عُرّة كعرّة الجرب وقد نهی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم
عن مفاتحة القدرية بالسلام وعن عيادة مرضاهم وشهود
موتاهم وعن الاستماع لكلام اهل البدعة فان استطاع انتهارهم
باشد القول واهانتهم بابلغ الهوان فعل ففی الحديث من انتهر
صاحب بدعة ملأ الله تعالیٰ قلبه امنا وايمانا ومن اهان صاحب
بدعة امنه الله تعالیٰ يوم القيمة من الفزع الاكبر وفی ارشاد
الساری شرح صحيح البخاری ان هجرة اهل الاهواء والبدع
دائمة علی ممر الاوقات مالم تظهر التوبة والرجوع الی الحق ام
والعبد الضعيف الأن فی تاليف رسالة فی خصوص هذه المسألة
وسترٰی فيها ان شاء الله تعالیٰ من دلائل قرانية وحديثية و
نصوص العلماء ما فيه قرة الاعين وشفاء الصدور فاذا كان هذا
حكم مجالستهم فكيف بصحبتهم وقد قال صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی الحديث

Marfat.com

اور اس جدائی اور عداوت میں ثواب عظیم و اجرِ کثیر کی امید رکھے۔ فضیل بن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جاتے۔ اور جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ و تعالےٰ اس کے گناہ بخشدے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو لو۔ شرعۃ الاسلام میں ہے سلف صالح کا طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہوں، بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ ان کی بلا کھجلی کی طرح اُڑ کر لگتی ہے۔ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے قدریہ کو ابتدار بہ سلام اور ان کی بیمار پرسی اور جنازے پر جانا، اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا۔ جہاں تک سخت بات سے ہو سکے انہیں جھڑکے اور جس قدر ذلیل کر سکے انہیں ذلیل کرے کہ حدیث میں ہے جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالےٰ اس کا دل امن ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اسے روز قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے امان بخشے۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے گمراہوں بدمذہبوں سے ترکِ سلام و کلام ہمیشہ ہے کتنی ہی مدت گزر جائے جبتک ان کی توبہ اور حق کی طرف پھرنا ظاہر نہ ہو بندہ ضعیف خاص اس مسئلے میں آج کل ایک رسالہ جمع کرنے میں ہے۔ خدا نے چاہا تو عنقریب اس میں قرآن و حدیث وارشاداتِ ائمہ سے وہ دلائل دیکھو گے جن میں آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی شفاء ہے۔ جب بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا یہ حکم ہوا تو ان کی محبت کا کیا حال ہوگا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم متواتر حدیث

Marfat.com

المتواتر المرء مع من احب و للنسائی وغیرہ فی احادیث عدیدۃ
عن علی وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حلف صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم انہ لایحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معہم وللضیاء و
الطبرانی فی الکبیر عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب قوما حشرہ اللہ فی
زمرتہم ولابی داؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیلہ
فلینظر احدکم من یخالل وقد بسطنا تخریجات ھذہ الاحادیث
وما فی بابہا فی رسالتنا فیح النسرین بجواب الاسئلۃ العشرین و
بالجملۃ فہذا المقصد مقصد الشیطان اللعین لیضل بہ ضعفاء
المسلمین اما الحکم علیہ بانہ فرض من اللہ تعالیٰ فتشریع جدید
من عند قائلہ والحکم باستحالۃ قبول طاعۃ و او حصول برکۃ بدونہ
ففریۃ وتقول علی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ثم الشقاق مع المبتدعۃ
ومعاداتہم ان فرض کونہ ذنبا فالجزم بانہ لایغفر بل
الحکم بانہ لایمکن ان یغفر لانہ استثناء من الامکان
خروج واضح عن دائرۃ السنۃ والجماعۃ وولوج
فاضح فی الخروج والاعتزال وانکار صریح للعقائد الحقۃ
والآیات القرآنیۃ قال اللہ تعالیٰ ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء وقال اللہ تعالیٰ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا

Marfat.com

میں فرماتے ہیں آدمی جس سے محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہو گا۔ نسائی وغیرہ نے متعدد حدیثوں میں مولٰے علی وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰے عنہم سے روایت کی حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالٰے اسے ان کے ساتھ کر دے گا۔ ضیا مختارہ اور طبرانی کبیر میں ابو قرصافہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالٰے اسے انہی کے گروہ میں اٹھائے گا۔ ابو داؤد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو کسی سے دیکھ بھال کر دوستی کرو۔ ہم نے ان حدیثوں اور اس مضمون کی اور احادیث کی روایات بہ تفصیل اپنے رسالہ فیح النسرین بجواب الاسئلۃ العشرین میں ذکر کیں۔ الحاصل یہ مقصد ندوہ شیطان لعین کا مقصد ہے کہ اس کے سبب کمزور مسلمانوں کو گمراہ کر دے۔ رہا اسے خدا کی طرف سے فرض ٹھہرانا یہ اس کہنے والے کا اپنے دل سے نئی شریعت نکالنا ہے اور اس کے بغیر کسی طاعت کے قبول کسی برکت کے حصول کو محال بتانا اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھنا بہتان اٹھانا ہے۔ پھر بد مذہبوں سے مخالفت وعداوت اگر بالفرض گناہ بھی ہوتی تو یہ یقین کرنا کہ اس کی بخشش نہ ہو گی بلکہ یہ کہنا کہ اس کی بخشش ممکن نہیں کہ قائل نے اسے امکان ہی سے استثنا کیا تھا یہ احاطہ سنت وجماعت سے صریح نکل جانا اور خارجیوں اور معتزلیوں کے گروہ میں کھلی فضیحت کے ساتھ در آنا۔ سچے عقیدوں اور قرآن مجید کی آیتوں کو صاف جھٹلایا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اللہ تعالٰی کفر سے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخشدیتا ہے اور فرماتا ہے بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے

Marfat.com

واما حدیث کونوا عباد اللہ اخوانا فمعناہ کما فی عمدۃ القاری وغیرہ اکتسبوا ما تصیرون بہ اخوانا فیرجع الی امر المبتدعۃ بترک البدعۃ وقبول السنۃ لیصیروا بہ اخوان اھل الحق لا ان یبقوا علی بدعاتہم ویومر اھل الحق بموٰاخاتہم ان ھٰذا الاضلال مبین۔

الحادیۃ عشر

قائل ھٰذہ المقولۃ ان کل ذنب یمکن ان یغفر الا ھٰذا کان رجلا صنف رسالۃ فی تجدید[1] معنی ختم النبوۃ ابطل فیہا معنی کون الخاتم اٰخر الانبیاء و زعم[2] انہ من مخیلات العوام وان لیست فیہ فضیلۃ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان التقدم والتاخر الزمانی لیس من الفضل فی شیٔ فکیف یصح المدح بہ فی قولہ تعالیٰ ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین وانما[3] معناہ ان نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذات وسائر الانبیاء بالعرض[4] وسلسلۃ ما بالعرض انما تنتہی علی ما بالذات قال فعلی ھٰذا[5] المعنی لا تختص خاتمیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالنسبۃ الی الانبیاء السابقین بل ان کان فرضا فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی اٰخر فی موضع ما لکانت خاتمیتہ بحالہا قال[6] بل ان ولد بعدہ صلی اللہ

---

[1] سماہا تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس طبعہا اخوہ فی مطبعۃ الصدیقیۃ ببریلی ۱۲ [2] الرسالۃ المذکورۃ ص ۳ [3] ایضا ص ۴ [4] ایضا ص ۳ [5] ایضا ص ۱۶ [6] ایضا ص ۳۳ - ۱۲

Marfat.com

رہی وہ حدیث کہ اللہ کے بندو سب آپس میں بھائی ہو جاؤ، اس کا مطلب جیسا کہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ارشاد فرمایا یہ ہے کہ وہ بات حاصل کرو جس سے آپس میں بھائی ہو جاؤ، تو حاصل اس کا بدمذہبوں کو حکم فرمانا ہے کہ بدمذہبی چھوڑ کر عقیدۂ اہلِ سنت قبول کریں جس کے سبب اہلِ حق کے بھائی ہو جائیں نہ یہ کہ وہ اپنی بدمذہبیوں پر قائم رہیں اور اہلِ حق کو حکم ہو کہ ان سے بھائی چارہ کر دیں یہ تو نری کھلی گمراہی ہے۔

یازدھم

اس مقولے کا قائل کہ نا اتفاقی کے سوا ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے ایک شخص تھا جس نے ختمِ نبوت کے نئے معنے تراشنے میں ایک رسالہ[1] لکھا اس میں خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ہونے کو باطل کیا اور کہا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا[2] بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے اسی طور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم[3] کی خاتمیت کو تصور فرمایئے۔ آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض[4] بایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہو گا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی

---

[1] جس کا نام تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس رکھا کہ اس کے بھائی نے اپنے مطبع صدیقی بریلی میں چھاپا ۱۲ [2] رسالہ مذکورہ ص۳ [3] اقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ [4] ایضاً ص۴ [5] ایضاً ص۳ [6] ایضاً ص۱۶ [7] ایضاً ص۳۴ - ۱۲

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نبی فرضا لم یخل ذلک بالخاتمیۃ المحمدیۃ
اصلا فکیف اذا جوزنا فی عصرہ نبی آخر فی طبقۃ اخری
من الارض وحداہ علیٰ ذٰلک تصحیح مازعم فی الرسالۃ
المذکورۃ من ان اثر ابن عباس فی کل ارض نبی کنبیکم[1]
صحیح مقبول وعلیٰ ظاہرہ محمول والتاویلات التی
ذکرھا الائمۃ کالسخاوی والسیوطی والقسطلانی وغیرھم
کلہا مردود ومخذول وھو قد طبع رسالۃ ھذہ واشاعہا
وردھلیہ علماء اھل السنۃ والجماعۃ من کل قطر حتی
شاع الامر وذاع وملأ الارض والبقاع ثم ان ناظم الندوۃ
اثر مقولتہ المنقولۃ سابقا واحتج بہا المقصدا لندوۃ من الاتحاد و
اتفاق المذکور[2] وقال فی اٰخرہ لا شک ان مولانا فلانا کان فی ھذا
الزمان حکیم الامۃ المحمدیۃ ومقولتہ ھذہ فی اقصی مدارج الاستحسان
فما حکم ھذا المادح وذلک الممدوح۔

الجواب

اما الممدوح فقد اتی بما لا تغسلہ البحار فان کونہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی اٰخرھم من ضروریات الدین فتجویز
نبي جدید بعدہ او معہ کفر بواح وضلال فی الدین قال فی الاشباہ و

---

[2] روداد دوم صفحہ ۱۲۔

خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین
میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے اور اسے اس پر باعث اپنی اس بات کا بنانا
ہوا جو اس نے اسی رسالے میں زعم کی کہ اثر ابنِ عباس فی کل
ارض نبی کنبیکم صحیح و مقبول ہے اور اس سے یہی معنے مراد ہیں جو
ظاہر لفظ سے مفہوم ہیں اور تاویلیں جو ائمۂ کرام مثلاً سخاوی و سیوطی و قسطلانی
وغیرہم نے ذکر کیں سب مردود و نامقبول ہیں اور اس نے اپنا یہ رسالہ
چھاپا اور شائع کیا اور اس پر علمائے اہلِ سنت وجماعت نے ہر طرف
سے رد کئے یہاں تک کہ یہ معاملہ طشت از بام اور شہر بشہر شہرۂ عام ہوا
اب ناظمِ ندوہ نے اس کا وہ پہلا مقولہ نقل کر کے مقصد ندوہ اتحاد
اتفاق مذکور کے لئے حجت بنایا اور اس کے آخر میں کہا[1] اس میں کوئی
شبہ نہیں کہ مولانا اس وقت میں حکیم امتِ محمدیہ تھے۔ یہ مقولہ
نہایت قابلِ قدر ہے۔ اس صورت میں اس مداح اور اس
ممدوح کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب

ممدوح تو ایسی شناعت کا مرتکب ہوا جو سمندروں کے دھوئے نہ دھلے اس لئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنے آخر الانبیاء ہونا ضروریاتِ دین سے ہے تو کسی نئی نبوت
کے حضور کے بعد یا حضور کے زمانے میں جائز ماننا کھلا کفر اور دین میں گمراہی ہے۔ اشباہ

[1] روداد دوم صفحہ ۱۲

Marfat.com

والنظائر اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات اھ واما المادح فقد کان یکفی لخسارہ استحسانہ تلک المقولۃ الزائغۃ الخارجیۃ المعتزلیۃ فان انضم الیہ معرفۃ ماصدر من الرجل فی رسالتہ کما ھو الظاھر مما شرح فی السوال فوصفہ بحکیم الامۃ المرحومۃ مستلزم للکفر واشد النکال کما مر مرارا۔

الثانیۃ عشر

زعمت الندوۃ انھا ترید ان تبنی[۱] دار الافتاء یفتی منھا کل من سأل عن عقد او عمل مسلما کان السائل او کافرا وقالت[۲] فان من المستبشع ان یکون المجلس مجلس العلماء وتستھدیہ الناس فی امر فلا یھدون ومع ذٰلک فیہ خوف المؤاخذۃ الاخرویۃ فاذا لم یھد العلماء فمن یھدی و[۳] فی ترک الجواب او تاخیرہ اطلاق اعنۃ العوام لیعملوا بما ھوتہ انفسھم ویترکوا سوال العلماء ومع ذٰلک قالت[۴] لکن من سأل عن المسائل المتنازع فیھا الآن بین الفرق الاسلامیۃ فیجاب بمحض السکوت فھل فیہ نصح للسنۃ او اضرار شدید بھا او باھلھا۔

الجواب

نعم فیہ اضرار شدید بالسنۃ واھلھا وقد اعترفت الندوۃ

---

۱ روداد سال دوم ص۱۰ ۲ ایضا ص۱۲ ۳ ایضا ص۱۳ ۴ ایضا ص۱۰ - ۱۲

Marfat.com

والنظائر میں فرمایا جب محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو آخر الانبیاء نہ ماننا مسلمان نہیں کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔ رہا وہ مداح اس کی ہلاکی و گمراہی کو یہی بہت ہے کہ اس نے اس گمراہ مقولے خارجی معتزلی کے مذہب کی تحسین کی۔ پھر اس کے ساتھ اگر شخص مذکور کے ان اقوال سے بھی آگاہ تھا جو اس سے رسالہ مذکور میں صادر ہوئے جیسا کہ بیان مشرح سوال سے ظاہر ہے۔ جب تو اسے حکیمِ امت مرحوم کہنا کفر و سخت تر عذاب کا مستلزم ہے جیسا کہ بارہا گزرا۔

دوازدھم

ندوے نے زعم کیا کہ ایک محکمۂ[1] افتا[2] قائم کیا جائے۔ جو شخص کسی قسم کا سوال ندوے سے کرے اس کا جواب دیا جائے خواہ وہ سوال متعلقہ احکامِ فقہیہ سے ہو یا عقائد سے سائل مسلمان ہو یا غیر مذہب والا اور کہا بہت[3] غیر مناسب ہے کہ نائبانِ پیغمبر کی مجلس ہو اور لوگ اس سے کسی امر کی ہدایت چاہیں اور وہاں سے ہدایت نہ کی جائے اور قطع نظر ایک بدنمائی اور بددلی کے مؤاخذۂ اخروی کا بھی خوف ہے جب مجمع علما[4] ہدایت نہ ہوئی تو اور کون ہدایت کرے انہیں[5] جواب ملے یا دیر ہو جائے تو ان کی طبائع کے لئے دریافت نہ کرنے اور جو جی میں آئے اس پر عمل کرنے کا بہت بڑا حیلہ ہے یہ حالت عوام کو کس قدر مطلق العنانی کا باعث ہو سکتی ہے اور باوصف ان سب باتوں کے کہا مگر جو[6] مسائل اس وقت باعثِ نزاع ہو رہے ہیں ان کے جواب سے سکوت رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس میں مذہب اہلِ سنت کی خیرخواہی ہے یا سنت و اہلِ سنت کو ضرر پہنچانا۔

الجواب

ہاں اس میں سنت و اہلِ سنت کو سخت ضرر پہنچانا ہے۔ ندوہ خود مان رہی ہے کہ

[1] روداد سال دوم ص۔ [2] ایضاً ص۔ [3] ایضاً ص۶۲۔ [4] ایضاً ص۶۳۔ [5] ایضاً ص۔ [6] ناظمِ ندوہ ۱۲

Marfat.com

بان ترك الجواب بل تاخيره مستبشع ومطلق لعنان العوام وفيه خوف المؤاخذة الاخروية وقد استفاضت الاحاديث المتوعدة بالوعيد الشديد على كتمان العلم وقد قال تعالىٰ

واذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولا تكتمونه فمع ذلك الامر بالسكوت عن جواب ماخالفت فيه المبتدعة ليس الالان عقائد اهل السنة ليست عند الندوة من العلم ولا الارشاد اليها هداية. اوانها مخصوصة بزعمها من الاحاديث والآية. اوانها لاتبالى بما اعتقد العوام فى تلك المعارك. ولاتكترث باطلاق اعنتهم فيما هنالك. وعلىٰ كل فلا شك انها قد استخفت بمذهب اهل السنة و الجماعة فى قصدها ذلك.

الثالثة عشر

حيث ان الندوة حشرة الاوباش وعظمت شانها. ورفعت مكانها. لم تلبث ان اجازت خطباءها ليخطوا على رؤس الحضار. و يكتبوا رسائل تطبع و تشاع فى الاسفار. فهل كان يجوز لها ذلك مع علم ماهم فيه من سوء المسالك. مع ما قررت فى ضوابطها ان لا ينكر احد على احد قولا.

سلہ روداد سال اول ص۲۳ - ۱۲

Marfat.com

جواب نہ دینا بلکہ دیر لگانا ناپسند و ناگوار اور مطلق العنانی عوام کا باعث اور اس میں خوفِ مواخذۂ آخرت ہے اور بلاشبہ وہ حدیثیں حدِ شہرت کو پہنچ چکیں جن میں علم چھپانے پر سخت وعید سے تہدید ہے اور خود حضرت عزت جلالہ فرماتا ہے. جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب دی گئی کہ ضرور ضرور اسے صاف بیان کروگے لوگوں سے اور نہ چھپاؤ گے۔ تو باوجود اس کے ان باتوں کے جواب سے خاموشی کا حکم دینا جن میں بدمذہبوں کی نزاع ہے صرف اسی بنا پر ہے کہ اہلِ سنت کے عقیدے ندوے کے نزدیک علم میں داخل نہیں نہ ان کا بتانا ہدایت اور انہیں نہ وہ حدیثیں شامل نہ یہ آیت اور ندوے کو کچھ پرواہ نہیں۔ عوام ان معرکوں میں جو چاہیں عقیدہ رکھیں ان مواقع میں وہ مطلق العنان ہو جائیں تو ندوے کی بلا سے بہرحال اس میں شک نہیں کہ ندوے نے اپنے اس قرارداد میں مذہبِ اہلِ سنت کو خفیف ٹھہرایا۔

سیزدہم

جب ندوے نے ہر گونہ اوباش جوڑے اور ان کی شان بڑھائی۔ اور ان کی جگہ بلند ٹھہرائی تو چھوٹتے ہی ان کے لیکچراروں کو اجازت دی کہ جلسے میں برملا لیکچر سنائیں اور رسالے لکھیں کہ چھاپ کر کتابوں میں شائع کئے جائیں تو کیا یہ بات اسے روا تھی۔ حالانکہ ندوے پر ان کی بدراہی آشکارا تھی۔ باآنکہ قواعدِ ندوہ میں یہ بات قرار پا چکی کہ مجلس میں کسی قسم کی رد و قدح نہ ہو۔

لہ روداد سال اول صفحہ ۶۴۔ ۱۲ عہ ناظم و جملہ اراکین انتظامی ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

لاولا کرامۃ ما اصابت الندوۃ فی ما فعلت ۔ ولا نصحت الغنم اذ الذئب ولت ۔ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی حدیث عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استعمل رجلا من عصابۃ و فیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین اخرجہ الحاکم وابن عدی والعقیلی والطبرانی والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاذا کان ھذا فی استعمال من کان غیرہ ارضی فکیف بمن لیس للہ فی استعمالہ رضی ۔ وروی الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر الدجال اخوف علی امتی من الدجال الائمۃ المضلون ولابن عدی والدیلمی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب عابد جاھل عالم فاجر فاحذروا الجھال من العباد الفجار من العلماء و لابی نعیم فی الحلیۃ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیکون فی اٰخر الزمان دیدان القراء فمن ادرک ذٰلک الزمان فلیتعوذ باللہ منہم وللحاکم فی تاریخہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویل لامتی من علماء السوء

Marfat.com

نہ اس امر کی اجازت ، نہ ندوے کے لئے آؤ بھگت ، نہ وہ اس کام میں حق پر چلے ، نہ اس نے بھیڑوں کی خیر خواہی کی ، جب کہ بھیڑوں کو سرداری دی - اور بلاشبہ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کام نااہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت آنے کی راہ دیکھ - یہ حدیث بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ایک اور حدیث میں ہے جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسندیدہ ہے ، بے شک اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی - یہ حدیث حاکم و ابن عدی و عقیلی و طبرانی و خطیب نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی - تو جب یہ حکم اس کے باب میں ہے کہ دوسرا اس سے زیادہ پسندیدہ و گزیں - تو اس کا کیا پوچھنا جسے کام پر مقرر کرنے میں اللہ عزوجل کی رضا اصلاً نہیں - امام احمد ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر دجّال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنیوالے پیشوا - ابن عدی و دیلمی ابوامامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہت عابد جاہل ہوں گے اور بہت عالم تباہ کار - تو جاہل عابدوں اور تباہ کار عالموں سے بچو - ابونعیم حلیہ میں انہی سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ ملّانے ہونگے جیسے کیڑے[1] جو وہ زمانہ پائے ان سے اللہ کی پناہ مانگے - حاکم تاریخ میں انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بُرے عالموں سے امت کی خرابی ہے -

[1] یہاں خدا کے یہاں ذلیل بے عزت یا تباہ کار مفسد کہ جس چیز میں پڑیں تباہ کر دیں - ۱۲ مترجم

Marfat.com

ولاحمد وابن عدی عن عمرو للطبرانی فی الکبیر والبزار عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی کل منافق علیم اللسان واما ما قررت فی ضوابطہا فامر بتقریر المنکر ونہی عن انکارہ المفترض المقرر ففیہ مضادۃ بینۃ لاحکام العزیز الاکبر۔ فیا عجبا لہا تسترعی الذباب وتمنع الدفاع ما انصحہا للغنم۔

الرّابعۃ عشر

وقعت من الندوۃ فی الکتب والخطب اشیاء کثیرۃ نعرض بعضہا علی وجہ الانموذج۔ استفادۃ لاحکامہا عند الشرع الابلج۔ قال الولید[1] من کبراء اعضاء الندوۃ ان الحنفی والشافعی والمالکی وغیرہم علی کل منہم یلزم الکفر عند الاخرین فان شیئا یحلہ فریق ویحرمہ اخر وتحریم الحلال وعکسہ کلاہما کفر وقال بکر[2] منہم ان ہذہ المذاہب الاربعۃ مختلفۃ اختلافا شدیدا عقیدۃ وعملا فان نظر الی ان معتقد منع الفرض اوحلۃ الحرام ما حکمہ بالنظر الی اعتقادنا یظہر حکم شدید لایبقی بہ بین المذاہب الاربعۃ مشارکۃ فی الاسلام ایضًا ؟

---

[1] مضامین اربعۃ ص۱۷ و ۱۸ - ۱۲ [2] روداد سال دوم ص۸ - ۱۲

احمد وابن عدی امیر المؤمنین عمر اور طبرانی کبیر میں اور بزار حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی ہو اور وہ جو ندوے نے اپنے قواعد میں قرار دیا وہ گناہ کے برقرار رکھنے کا حکم دینا، اور اس کے انکار سے جس کی فرضیت شرع میں قرار پا چکی روکنا ہے تو اس میں حضرت عزت عزوجل کے احکام سے صریح ضد باندھنا ہے۔ واہ ری انوکھی ندوہ بھیڑیوں کو چوپانی دے اور انہیں دفع کرنے سے منع کرے۔ بھلی خیر خواہ ہے بکریوں کی۔

چہاردہم

ندوے سے اس کی کتابوں اور لکچروں میں بہت باتیں واقع ہوئیں جن کا بعض بطور نمونہ گزارش ہے کہ شرع روشن کے نزدیک ان کا حکم جاننے کی خواہش ہے۔ ندوے کے بڑے ارکین میں سے ولیئد[1] کہتا ہے[2] کہ حنفی شافعی مالکی وغیرہم میں ہر ایک پر دوسرے فرق کے مذہب سے کفر لازم کیونکہ ایک چیز جو ایک فریق کے نزدیک حلال ہے اسی کو دوسرا فریق حرام کہتا ہے اور حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنا دونوں باتیں کفر ہیں۔ اور انہی میں سے بکر[3] کہتا ہے[4] کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں فریق میں بہت کچھ اختلاف ہے بلحاظ عمل اور اعتقاد دونوں کے کس قدر فرق ہے۔ اگر اس پر خیال کیا جائے کہ فرض کو ممنوع اعتقاد کرنے والا اور حرام کو حلال جاننے والا ہمارے عقائد کی رو سے کیسا ہے تو ایسا سخت حکم نکلے گا کہ ان چاروں گروہ میں اسلامی شرکت بھی نہ رہیگی۔

---

[1] مضامین ارابعہ صفحہ ۱۷ وصفحہ ۱۲ [2] روداد سال دوم صفحہ ۱۰۔ ۱۲ [3] آری ندوہ ۱۲ [4] ناظم ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

لقد کذبا و اهانا ائمۃ الدین حقا معاذ اللہ لیس فیہم اختلاف عقائد ولا علی احد منہم بقول اخر لزوم الکفر عائد. ما ھذا الا وسوسۃ شیطانیۃ فان الخلاف فی التحلیل و التحریم انما یجیئ بلزوم الکفر اذا کانت الحلۃ والحرمۃ قطعیتین یقینیتین اما مجتہدات ائمۃ الدین فلا طعن فیہا علی احد منہم بل کل مثاب ماجور للمصیب اجران وللمخطئ اجر اما دریا ان الخلاف الاجتہادی کان بین الخلفاء الاربعۃ ایضا رضی اللہ تعالی عنہم فعلیہم ایضا یلزم عند بکر و الولید. ذلک الحکم الرجس النجس الخبیث الطرید. نعوذ باللہ من کلمات الضلالۃ۔

الخامسۃ عشر

قال الولید[1] ایضا المسلمون و ان کانوا علی مائۃ فرق من کان منہم اتقی للہ فہو الاکرم عند اللہ من ای فرق الاسلام کان۔

الجواب

کذب الولید. وافتری علی للہ الملک المجید. الفرق الاسلامیۃ ما خلا اھل السنۃ والجماعۃ کلہم اھل البدع والھوی، وما للمبتدع وللتقوی. فانہ ان صلی وصام واجتنب الزنا والربا فلا یصیر بذلک

[1] مضامین اربعہ ص۱۹ - ۱۲

Marfat.com

الجواب

ولید وبکر بے شک جھوٹے ہیں۔ ان دونوں نے ائمہ دین کی کامل توہین کی معاذاللہ نہ چاروں مذاہب میں اختلافِ عقائد ہے نہ ایک پر دوسرے کے قول وعقیدے سے لزومِ کفر عائد ہے۔ یہ نرا شیطانی وسوسہ ہے۔ حلال وحرام میں خلاف پر لزومِ کفر اس وقت آتا ہے جب وہ حلت وحرمت قطعی یقینی ہوں۔ ائمہ دین کے اجتہادیات میں کسی امام پر طعن بھی نہیں بلکہ سب کے لیے ثواب واجر ہے۔

جس نے ٹھیک حکم پا لیا اسے دوہرا اجر اور جس کی نظر چوک گئی اسے اکہرا کیا ان دونوں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ اجتہادی اختلاف تو خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم میں بھی تھا۔ تو بکر و ولید کے نزدیک ان پر بھی وہی نجس ناپاک گندا مردود حکم لازم آئے گا! گمراہی کی باتوں سے خدا کی پناہ۔

پانزدہم

نیز[۱] ولید کہتا ہے کہ ہر فرقے کے مسلمان ان میں مذہب چاہے ایک نہیں سو ہوں ان میں جو زیادہ تقوے رکھتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ رتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہو۔

الجواب

ولید جھوٹا ہے۔ اللہ عزوجل پر افترا کرتا ہے۔ اسلامی فرقوں میں اہل سنت وجماعت کے سوا سب بدمذہب وگمراہ ہیں۔ بدمذہب کو تقوے سے کیا علاقہ؟ وہ اگر نماز روزہ کیے گئے زنا و ربا سے بچتے رہے تو اتنی بات سے متقی ستھرے نہیں ہوسکتے کہ

---

[۱] مضامین اربعہ ص۱۹۔ ۱۲ عـــہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

من اهل التقی والنقی. فان فسق عقیدته اشد واخبث من الوف مؤلفة من الربا والزنا۔ اخرج ابونعیم فی الحلیة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اهل البدع شر الخلق والخلیقة واخرج الدارقطنی وابوحاتم الخزاعی فی جزئه عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اهل البدع کلاب اهل النار وابن ماجة والبیهقی عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقبل اللہ لصاحب بدعة صلاة ولاصوما ولاصدقة ولاحجا ولا عمرة ولاجهاد اولاصرفا ولاعدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین واخرج ابن الجوزی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوان صاحب بدعة مکذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن والمقام لم ینظر اللہ فی شیئ من امرہ حتی یدخله جهنم وفی غنیة المستملی شرح منیة المصلی المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وهو اشد من الفسق من حیث العمل اماعلم الولید البلید ان من الفرق الاسلامیة مزیدین بسبب ابی بکر وعمر وعثمان ولعنهم ومنهم من یتدین بتفسیق علی وحسن وحسین واکفارهم افهؤلاء الضالون لوصاموا وصلوا واجتنبوا الزنا والربا یکونوا اکرم عنداللہ تعالیٰ افتفضل اعمالهم

Marfat.com

کہ ان کے عقیدے کا فسق ہزاراں ہزار زنا و رباسے سخت تر و نجس تر ہے۔ ابو نعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بدمذہب سارے جہان سے بدتر ہیں بہائم سے بدتر ہیں۔ دار قطنی اور ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں ابو امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں۔ ابن ماجہ و بیہقی حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ کسی بدمذہب کی نہ نماز قبول کرے نہ روزہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض، بدمذہب اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔ ابن جوزی انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی بدمذہب مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے والا حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالبِ ثوابِ خدا رہے اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈالے۔

غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں ہے بدمذہب عقیدے کا فاسق ہے اور وہ عمل کے فسق سے بدتر ہے۔ کیا ولید احمق یہ نہیں جانتا کہ اسلامی فرقوں میں وہ بھی ہیں جن کا مذہب ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں دینا لعنتیں کرنا ہے وہ بھی ہیں جن کا دین علی مرتضیٰ و حسنِ مجتبیٰ و حسین شہیدِ کربلا کو فاسق و کافر کہنا ہے کیا یہ گمراہ لوگ نماز روزہ کریں اور زنا و رباسے بچیں تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑی عزت و مرتبت والے ہو جائیں گے

کیا ان کے اعمال ان کے عقیدوں کی نجاستیں دھو جائیں گے؟

Marfat.com

خبث عقائدهم کلا واللہ ثم کلا بالجملہ فلا ریب ان الولید منحل العقیدۃ فاسد الدین۔

السادسة عشر

ایضا یقول الولید[1] معاملات اللہ لا تباین معاملات الدنیا فان الدنیا انموذج الاخرٰی فبمقایسۃ المعاملات الدینیۃ بالدنیویۃ یتیسر فہم ان الفرق الاسلامیۃ التی بلغت مئین ایہا علی الحق وایہا علی الباطل ایہا مہتدیۃ وایہا ضالۃ لا ایہا رضی للہ ولا ایہا سخطہ لیتامل ان السلطنۃ البرطانیۃ النصرانیۃ کم من خلف فی ملل رعایاھا ومذاہبہم ثم ہم جمیعا للسلطنۃ رعایا مطیعون غیر باغین والسلطنۃ ایضا ما عدتہم من الباغین ولا لاحکامہا من المنکرین بل علمت انہم کلہم مطیعون لہا فہی تنظر الیہم جمیعا بنظر سواء۔

الجواب

ہنالک ہتک الولید حجابہ۔ والقی عن وجہ الالحاد جلبابہ۔ فقد اثبت ان الفرق الاسلامیۃ الثلاثۃ والسبعین کلہا عند اللہ علی الحق والہدی واللہ تعالیٰ ینظر الیہم جمیعا بنظر سواء۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا یا سبحان اللہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی و الحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم من اعتقد انہم اولیاء الرحمٰن

---

[1] مضامین اربعہ ص۲۳۵ ۔ ۱۳۰

Marfat.com

یوں نہیں خدا کی قسم یوں نہیں۔ الحاصل اصلا شبہ نہیں کہ ولید کے دل سے عقیدہ حق کی گرہ کھلی ہوئی ہے۔ ولید کا دین تباہ ہے۔

شانزدہم

نیز ولید کہتا ہے اللہ کے معاملات کوئی نرالے معاملات نہیں ہیں۔ دنیا آخرت کا نمونہ ہے۔ دنیاوی معاملات سے مذہبی معاملات کو مقابلہ کرکے بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے سینکڑوں فرقوں میں سے حق پر کون ہے ناحق پر کون گمراہ کون ہے۔ راہِ راست پر کون۔ خدا کس سے راضی ہے کس سے ناراض مقامِ غور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے ملت و مذہب میں کس قدر اختلافات ہیں۔ ان میں سب کے سب گورنمنٹ کے مطیع رعایا ہیں باغی ہرگز نہیں گورنمنٹ نے بھی ان میں کسی کو اپنا باغی قرار نہیں دیا نہ اپنے احکام کا منکر سمجھا بلکہ سب کو اپنا مطیع خیال کرکے سب کو ایک نظر سے دیکھتی ہے۔

الجوا

یہاں ولید نے اپنا پردہ چاک کیا اور اپنے الحاد کے منہ سے نقاب اٹھا دیا وہ جتاتا ہے کہ اسلام کے تہتر فرقے سب اللہ تعالٰے کے نزدیک حق و ہدایت پر ہیں۔ اللہ تعالٰے سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے کیا بڑا بول نکلتا ہے ان کے منہ سے۔ یہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں۔ اللہ کے لئے پاکی ہے۔ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حسن و حسین رضے اللہ تعالٰے عنہم کو جو محبوب خدا

سلہ مضامین ارلبہ ص۲۱ و ۱۲ - ۱۲   عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

وتيجان روس الصفوة والعرفان ومن زعم انهم معاذ الله ظلمة كفرة فجرة من اهل النيران . كانا جميعا عند الله على الحق والهدى ـ والله عنهما راض على السواء ـ هذه كلمة ملعونة لا يتفوه بها احد من المسلمين ـ ما اطرف اثبات الوليد ـ هو امه الطريد ـ اذ سوى سلطنة كافرة برب العالمين ـ لاريب ان الوليد البليد ملحد زنديق عديم الدين ـ

السابعة عشر

بناء على هفواته هذه يستهجن الوليد نسبة شئ من الفرق الى ضلال او نارية ويقول من الظلم المظلم ههنا ان المسلمين ان فرضوا على مائة فرق ففرقة منهم ان لم يكفرها تسعة وتسعون فلابد من ان يفسقوها او يضللوها ـ

الجوا[ب]

الوليد بنفسه فى ظلمات ضلال مبين حيث يجعل تفسيق المبتدعين وتضليلهم من الظلم المظلم لاريب ان كل فرقة ماعدا اهل السنة والجماعة فهى ضالة فاسقة مبتدعة نارية على هذا امضى اهل الحق طرا من لدن الصحابة العظام والائمة الكرام والعلماء الاعلام الى يومنا هذا وقد نص سيدنا رسول الله المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم فى احاديث عديدة مستفيضة ان تفترق

له مضامین اربعہ صنہ ۳ ـ ۱۲۰

Marfat.com

و سرتاج اولیاء و اصفیا مانے۔ اور جو معاذ اللہ انہیں ظالم کافر دوزخی فاجر جانے اللہ کے نزدیک دونوں حق و ہدایت پر اللہ کی رضا دونوں کے لئے یکساں برابر ایسا ملعون کلمہ کسی مسلمان کے کہنے کا نہیں ولید نے اپنے مردود مقصود کا کیا نادر ثبوت دیا کہ ایک کافر گورنمنٹ کو رب العالمین سے برابر کیا۔ بیشک ولید بلید ملحد دہریہ بے دین ہے۔

ہفدہم

اپنی انہیں خرافات کی بنا[1] پر ولید ان میں کسی فرقے کو گمراہ یا دوزخی کہنا بُرا جانتا اور کہتا ہے یہاں تو یہ اندھیر ہو رہا ہے کہ اگر اسلام کے سَو فرقے فرض کرو۔ ایک فرقے کو ننانوے فرقے تکفیر نہیں تو تفسیق یا تضلیل ضرور کرتے ہیں۔

الجواب

ولید خود کھلی گمراہی کے اندھیر میں ہے کہ بدمذہبوں کو فاسق و گمراہ کہنا اندھیر جانتا ہے۔ بے شک اہلِ سنت کے سوا جتنے فرقے ہیں سب گمراہ فاسق بدمذہب ناری ہیں۔ تمام اہلِ حق صحابۂ عظام و ائمۂ کرام و علمائے اعلام سے آج تک اسی عقیدے پر گزرے اور ہمارے آقا اللہ عزوجل کے چنے ہوتے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ میری امت

[1] مضامین اربعہ صنۃ ۔ ۱۲

Marfat.com

امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ ما انا علیہ واصحابی ولابن ماجۃ عن انس واحمد والطبرانی عن معٰویۃ وعبدبن حمید عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کلہا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ۔

الثامنۃ عشر

وایضا بناء علیہا یزعم الولیدؔ ان نسبۃ مؤمن ما الی شرک وبدعۃ من کبار الذنوب عندنا۔

الجواب

اما الشرک فلا یجوز نسبتہ الی مؤمن واما البدعۃ فمن الفرض القطعی الیقینی الاجماعی ان نعتقد کل فرقۃ سوی اھل السنۃ والجماعۃ مبتدعۃ والولید حرم الفرض القطعی فبقولہ لزمہ الکفر الذی کان یرید الزامہ اباحنیفۃ والشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وبالجملۃ سلب الابتداع من جمیع اھل القبلۃ لیس من عقائد اھل السنۃ فقائلہ وقابلہ والمرتضی لہ کلھم خارجون عن اھل السنۃ والجماعۃ۔

التاسعۃ عشر

وایضا یقول الولیدؔ ان کل من یعتقد باللہ ورسولہ فینبغی لنا ان نعظمہ وکل من تکلمؔ بکلمۃ الاسلام طوعا فای قدر اھنتموہ فانما

۱؎ ندوے کی پہلی برکت ص۱۳ ۔ ۱۲ ۲؎ مضامین اربعہ ص۲۸ ۔ ۱۲ ۳؎ ایضا ص۱۶ ۔ ۱۲

Marfat.com

بہتر فرقے ہو جائے گی وہ سب دوزخی ہیں سوا ایک کے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ابنِ ماجہ حضرتِ انس اور احمد و طبرانی حضرت امیر معٰویہ اور عبد بن حمید حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سب فرقے جہنمی ہیں سوا ایک کے کہ وہ جماعت ہے۔

ہیجدہم

نیز اسی بنا[1] پر ولید[2] کہتا ہے ہم کسی مومن کو مشرک اور بدعتی کہنا سخت گناہ جانتے ہیں۔

الجواب

شرک کی نسبت تو کسی مسلمان کی طرف جائز نہیں۔ رہی بدعت اس کا حال یہ کہ ہم پر یہ اعتقاد بالاجماع فرض یقینی قطعی کہ اہلِ سنت وجماعت کے سوا ہر فرقہ بدعتی ہے ولید نے فرض قطعی کو حرام بنایا تو اسی کے منہ اس پر وہ کفر لازم آیا جسے ابو حنیفہ و شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہما پر لازم کرنا چاہتا تھا۔ الحاصل تمام اہلِ قبلہ سے بدعتی ہونے کی نفی اہلِ سنت کا عقیدہ نہیں تو اس کے کہنے والے ماننے والے پسند کرنے والے سب اہلِ سنت وجماعت سے خارج ہیں۔

نوزدہم

نیز[عہ] ولید کہتا[3] ہے ہمیں یہ چاہئے کہ جو اللہ ورسول کے ماننے والے ہوں انکی عظمت کرنا اور جو[عہ] بلا اکراہ اللہ کو الٰہ[عہ] اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ کہتا ہے تو جس قدر[عہ] اسکی اہانت کیجاتی ہے

[1] ندوے کی پہلی برکت ص۳ ۱۲ [2] مضامینِ اربعہ ص۳ ۱۲ [3] ایضاً ص۱۶ ۱۲

عہ آری ندوہ ۱۲ عہ آری وامانت اللہ صدر سوم وناظم وغیرہ ارکین ندوہ ۱۲ عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

اهنتم الله ورسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

الجواب

کذب البلید البعید اهانة المبتدع واجبة شرعا وقد تقدم من الاحادیث ما فیه کفایة وسمعت کلام شرح المقاصد ان حکم المبتدع البغض والاهانة وقد نص علماؤنا فی باب الامامة معللین لکراهة امامة الفاسق ولو عالما انه تجب اهانته شرعا فلا یعظم بتقدیمه للامامة کما فی مراقی الفلاح للعلامة الشرنبلالی وفی حاشیة الکنز للعلامة السید ابی السعود الازهری وفی حاشیة الدر للعلامة السید الطحطاوی اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمه تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعا۔

العشرون

وایضا یزعم الولید[1] ان کل احد مکلف بفهمه ومحال ان یعلم حقیقة الحال فی کل شیئ الا الله تعالیٰ فاذا کان الرجل یظن طاعة الله تعالیٰ ورسوله دیانة نظنه خلاف الحق فماذا یضره ظننا۔

الجواب

کذب السحیق کل احد مکلف باتباع العقائد الحقة الصادقة السنیة ولا یعذر احد بخطأ فکره فیها والله علیم بحقیقة الامر

---

[1] مضامین اربعہ ص٢١ ١٢

Marfat.com

وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت ہے۔

الجواب

احمق مردود جھوٹا ہے بد مذہب کی اہانت شرعاً واجب ہے وہ حدیثیں اوپر گزریں جن میں کفایت ہے۔ شرح مقاصد کا کلام سن چکے کہ بد مذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اور اسکی اہانت کرنا ہے ہمارے علماء باب امامت میں اس مسئلے کی دلیل میں کہ فاسق کی امامت مکروہ ہے اگرچہ عالم ہو تصریح فرماتے ہیں کہ اس کی اہانت شرعاً واجب ہے تو امام بنا کر اسکی تعظیم نہ کی جائیگی جیسا کہ مراقی الفلاح علامہ شرنبلانی وحاشیۂ کنز تصنیف علامہ سید ابو السعود ازہری وحاشیۂ درمختار تالیف علامہ سید طحطاوی میں ہے کہ فاسق اگرچہ سب حاضرین سے علم میں زائد ہو آگے نہ کیا جائے کہ اسے آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔

بستم

نیز ولید کہتا ہے[1] ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے اور ہر امر میں حقیقۃ الحال خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا اور وہ شخص خدا و رسول کی اطاعت دیانۃً اس میں سمجھتا ہے جس کو ہم خلاف حق خیال کرتے ہیں تو ہمارا خلاف حق سمجھنا دوسرے کے حق میں کیا ضرر پہنچا سکتا ہے۔

الجواب

مردود جھوٹا ہے ہر شخص اس پر مکلف ہے کہ ٹھیک سچے روشن عقائد اہل سنت کی پیروی کرے کوئی ان میں اپنی خطائے فکر پر معذور نہ ٹھہرے گا۔ اللہ ہر باب میں حقیقت حال جانتا ہے۔

---

[1] مضامین اربعہ صلا ۱۲ عـــہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

فی کل باب ونحن علمنا باعلامہ تعالیٰ وتوفیقہ علما لاتحوم حومہ اوھام والظنون ان الحق الناصع ھو ما نحن علیہ والباطل الصریح ما علیہ المبتدعون علی ھذا اجماع الامۃ من لدن ساداتنا الصحابۃ العظام ومن فارق الجماعۃ فقد خلع من عنقہ ربقۃ الاسلام ۔ نعم ھذا انما ھو فی الفقہیات المجتہد فیھا بین ائمۃ الاجتہاد الکرام ۔ ثم ایضا لا یصح اطلاق ان کل احد مکلف بفھمہ وانما ذلک للمجتہد واما المقلد فمکلف من اللہ باتباع امام ۔

الحادیۃ والعشرون

یقول عمرو[1] ومنہم ان کل امر قطعی الثبوت عن المرشد الکامل یعنی بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عقدا کان او عملا فان اھل السنۃ و الشیعۃ یعنی الرفضۃ کلہم متفقون علیہ محبۃ الآل والصحابۃ دیدن الکل واتباعہم دعوی الکل فعلام ھذا النزاع والتلاحی الام او صلوا الخطب بجعل امور خفیفۃ جبلا ثقیلا لاحاجۃ الی فصل شئ من ھذہ النزاعات

الجواب

عمرو رد فی قولہ ھذا علی عقائد اھل السنۃ صریحا فان کل صبی سنی یعلم ان الرفضۃ لا یحبون الاصحاب ولا یدعون اتباعہم بل ھم اعداء لہم ومخالفوھم وشاتموھم فھذان کذبان جلیان لا یخفیان علی الصبیان

---

[1] روداد سال اول ص ۶۳ ۱۲

Marfat.com

اور اللہ کے بتانے اور اس کی توفیق سے ہم نے جا مادہ جانا جس کے گرد وہم و گمان کو بار نہیں کہ خالص حق وہی ہے جس پر ہم ہیں اور صریح باطل وہ ہے جس پر بدمذہب ہیں۔ اسی پر ہمارے سرداروں صحابہ کرام کے وقت سے برابر اجماع امت رہا ہے۔ اور جو جماعت سے جدا چلے اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔ ہاں یہ بات فقہی مسائلِ اجتہادیہ میں ہے جن میں حضرات ائمہ مجتہدین کا باہم اختلاف ہے اور وہاں بھی مطلقاً یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے۔ یہ تو خاص مجتہد کے لئے ہے۔ رہا مقلد اسے اللہ کی طرف سے یہی حکم ہے کہ کسی امام کی پیروی کرے۔

بست ویکم

ارا کین ندوہ میں سے عمر[1] کہتا ہے کہ سنی شیعہ (یعنی رافضی) وہ امور جو مرشدِ کامل (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے قطعی الثبوت ہیں عقائد سے لے کر عملیات تک ان سب میں سب کا اتفاق محبت آل و اصحاب سب کا شیوہ ان کی پیروی کا سب کو دعوے پھر یہ جھگڑا اور تو تو میں میں کیسی؟ ذرا ذرا باتوں کو پہاڑ بنا کر کہاں تک نوبت پہنچائی ہے نہ ان کے فیصلے کی کوئی ضرورت۔

الجواب

عمرو نے اس قول میں عقائدِ اہلِ سنت کا صریح رد کر دیا۔ اہلِ سنت کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ رافضی محبتِ صحابہ نہیں نہ ان کی پیروی کا دعوے رکھیں بلکہ ان کے دشمن ان کے مخالف انہیں گالیاں دینے والے ہیں تو یہ دو جھوٹ تو ایسے ہیں کہ بچوں پر بھی مخفی نہیں

---

[1] روداد سال اول صـ۳۲ ۔ ۱۲ ؏ حقانی ندوہ ۱۲

Marfat.com

ثم اذا زعم ان کل قطعی فالفریقان متفقان علیه فقد اتضح ان کل ما اختلف فیہ اهل السنة والروافض فلیس بقطعی الثبوت فلم یکن امامة الصدیق ولا الفاروق ولا ذی النورین ولا کونہم مبشرین بالجنة بل ولا نفس اسلامهم قطعی الثبوت ولا کون القدر خیره وشره من اللّٰه تعالٰی ولا عدم وجوب شیئ علیه جل وعلا ولا فوز المسلمین یوم القیمة برؤیته سبحٰنہ و تعالٰی قطعی الثبوت فان الرفضة تخالف فی کل ذٰلک دع عنک هٰذه لم یبق کون القراٰن العظیم تامّا کاملا محفوظا قطعی الثبوت فان الشیعة تخالف فیہ ایضا وتزعم انه ناقص وتسمیہ البیاض العثمانی فلم یبق شیئ من الدین والایمان والمذهب والملة قطعی الثبوت انا للّٰه وانا الیه راجعون ثم جعل امثال هذه المسائل العظام التی علیها مدار المذهب والایمان جمیعا امورًا خفیفة وفصل القول فیها لغوا وعبثا ورد الضلال فیها خصاما و تلاحیا استخفاف صریح بالمذهب والدین یبلغ امره الی لزوم الکفر والعیاذ باللّٰه رب العٰلمین۔

الثانیة والعشرون

زعم[1] مخلد منهم لاحداث الاتحاد والوداد ورفع النزاع بین اهل السنة والاهواء جمیعا الذی هو اعظم مقاصد الندوة انه یلزم الاٰن علی جمیع اهل القبلة وکلمتنا لاسلام ان یسترد و ادعاویهم۔

---

[1] روداد سال اول صفحہ ۱۰۹ ۱۲

Marfat.com

پھر جب یہ بک دیا کہ جتنی باتیں قطعی الثبوت ہیں ان میں دونوں فریق کا اتفاق ہے تو صاف واضح ہوا کہ جن باتوں میں سنّیوں رافضیوں کا اختلاف ہے ان کا ثبوت قطعی نہیں تو ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا خلیفۂ برحق ہونا جنتی ہونا بلکہ مسلمان ہی ہونا کچھ قطعی الثبوت نہ رہا۔ تقدیر کی بھلائی برائی سب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونا اللہ تعالےٰ پر کوئی چیز واجب نہ ہونا، قیامت میں مسلمانوں کو خدا کا دیدار ملنا کچھ قطعی الثبوت نہ رہا کہ رافضی ان سب باتوں میں خلاف کرتے ہیں یہ سب درکنار خود قرآنِ عظیم کا تام و کامل و محفوظ ہونا قطعی الثبوت نہ رہا کہ شیعہ اس میں بھی خلاف کرتے اور اسے ناقص بتاتے اور بیاضِ عثمانی نام رکھتے ہیں اب دین، ایمان، مذہب، ملت کچھ قطعی الثبوت نہ رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر ایسے بھاری خلافوں کو جن پر مذہب و ایمان سب کا دار و مدار ہے ذرا ذرا سی بات کہنا اور ان کا فیصلہ فضول و عبث جاننا اور ان میں رد گمراہاں کو جھگڑا اور تُو تُو مَیں مَیں ٹھہرانا دین اور مذہب کی کھلی توہین ہے جس کی حد لزومِ کفر تک پہنچتی ہے اللہ رب العالمین کی پناہ۔

بست و دوم

سنّیوں اور بدمذہب سب میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے اور نزاع اُٹھا دینے کے لئے جو ندوے کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ ارکینِ ندوہ میں سے مخلد[۱] کہتا ہے اس وقت لازم ہے کہ جملہ کلمہ گو اہلِ قبلہ اپنے اپنے دعووں کو واپس لیں۔[۲]

---

[۱] روداد سالِ اول صفحہ ۱۔ ۱۲ [۲] انصاری ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجواب

قد افصح مخلد ان يترك اهل المذاهب جميعا دعوى المذهب فيا سبحان الله اوجبت الاحاديث رد اهل الضلال بما قد سمعت فالداعی الی سکوت الکل عن ابطال الضلال. ورد الضلال. عند فشو البدع داع الی لعنة الله تعالیٰ والعیاذ بوجهه عز وعلا. ومخلد الضال یطلب البراءة من نفس دعوی المذهب واحقاقها. فضلا عن رد البدعة وازهاقها اللّٰهم احفظنا اللّٰهم احفظنا آمین۔

الثالثة والعشرون

زعم عمرو ایضا فیما خطب به المسلمین وطبعت خطبته الندوة و وصف هو فیها الندوة بالامام فتارة یعبر عنها به واخری بهٰذا المجلس واخری بجماعة العلماء انه لا بد لکم من الامام قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة قال[1] فهٰذا الامام یرفع خلافاتکم[2] المذهبیة وکل امر ذی بال یمکن لکم ان تسألوه عنه هٰذا[3] المجلس یهدی الوعاظ ویرسلهم الی مواضع الحاجة ویعطیهم رسائل الاحکام فان مسلمی القری عن کثیر من هدایات الاسلام الضروریة غافلون هٰذه[4]

---

[1] روداد سال اول ص۴ ۱۲ [2] ایضا ص۵ ۱۲ [3] ایضا ص۵ ۱۲ [4] ایضا ص۱۱ ۱۲

Marfat.com

الجواب

مخلد نے صاف کہہ دیا کہ سب اہلِ مذاہب دعویٰ مذہب چھوڑ دیں۔ واہ سبحان اللہ حدیثیں تو ردِ گمراہاں کو اس درجہ کا واجب ٹھہرائیں جس کا حال اوپر سن چکے تو زمانہ ظہورِ بد مذہبی میں سب کو ابطال گمراہی و ردِ گمراہاں سے سکوت کی طرف بلانے والا معاذ اللہ اللہ عزوجل کی لعنت کی طرف بلانا ہے یہاں مخلد گمراہ خود اصل دعوے مذہب و اثباتِ مذہب سے لادعوے مانگتا ہے بدعت کا رد و ابطال تو دوسرا درجہ ہے۔ الٰہی ہمیں محفوظ رکھ، الٰہی ہمیں محفوظ رکھ۔ آمین۔

بست وسوم

نیز عمروؑ نے مسلمانوں کو ایک لکچر دیا جسے ندوے نے چھاپ کر شائع کیا۔ اس میں عمرو نے ندوے کو امام کا لقب دیا ہے تو کبھی تو اسے امام کہتا ہے کبھی یہ مجلس کبھی جماعتِ علماء۔ اس لکچر میں عمرو نے کہا سردار جس کو امام کہنا چاہئے تمہارے لئے ضروری ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے امامِ زمانہ کو نہ پہچانا تو اس نے جاہلیت کی موت پائی۔ اسؑ سردار سے تمہارے مذہبی اختلافات دور ہو جائیں گے جو مہتم بالشان بات دریافت کرتے ہو اس سردار سے دریافت کر سکو گے واعظوںؑ کو ہدایت کرنا بھی اس مجلس کا کام ہو گا اور ان کو ہر موقع ضروری پر روانہ کرنا اور احکام کے رسالے دینا بھی اسی کے ذمہ ہو گا کہ دیہات کے مسلمان اسلام کی بہت سی ضروری ہدایتوں سے بے خبر ہیں۔ حیاتؑ ابدی کے

---

۱ روداد سالِ اول ص۵ ۱۲ ۲ ایضاً ص۵ ۱۲ ۳ ایضاً ص۵۹ ۱۲ ۴ ایضاً ص۶۱ ۱۲ ع حقانی ندوہ ۱۲

Marfat.com

الجماعة تخدمکم بتعلیم دستور عمل للحیاۃ الابدیۃ ثم فصّل مسلمی الھند الی رافضی وسنّی والسنی الی مقلد وغیر مقلد وقال[1] ان ھذا المجلس مجلس علمائھم کافۃ فھل یجوز ان یرجع فی امور الدین الی الروافض وغیرھم من الضلال ویتعلم دستور عمل الحیاۃ الابدیۃ منھم ویکون المجلس المرکب منھم اماما من مات ولم یعرفہ مات میتۃ جاھلیۃ۔

الجواب

انما مرجع اقوالھم جمیعا الی رفع قید المذھب ومزج الحق بالباطل والتسویۃ بین السنۃ والبدعۃ والھدی والھوی واھالیھما فاللہ اکبر علی کل من عدا علی الحق وعتا وتکبر۔ ثم لولا ضیق المقام لتکلمنا علی ھذا الحدیث الذی اخطأ الخطیب فی نقل لفظہ ایضًا وما عدہ عدی التقلید. من اھل السنۃ فجھل شدید۔ بل ضلال بعید کما تقدم ثم اذ قد جعل الجمیع من ائمۃ الحق وھداۃ الدین فما بال الغوی. یبین الرافضی من السنی۔ وانما السنی ھو المحق المھدی. فکیف بامام ھاد الی الصراط السوی اعوذ باللہ من ذھاب النور۔ انھا لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔

---

[1] ایضا ص۱ ۱۲ [2] ایضا ص۱۲ ۱۲

دستورالعمل کی تعلیم کے لئے بھی یہ جماعت تمہارے لئے خادم ہے۔ ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں سنّی شیعہ، پھر سنیوں میں مقلد غیر مقلد، یہ مجلس کافۂ اسلام کے علماء کی ہے سنّی شیعہ، مقلد غیر مقلد سب تو کیا روا ہے کہ امور دین میں رافضیوں وغیرہم گمراہوں کی طرف رجوع کی جائے اور ان سے حیات ابدی کا دستور العمل سیکھا جائے اور یہ مجلس جو ان سب کی کھچڑی ہے وہ امام ہو کہ جو اسے بے پہچانے مرے وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرے۔

الجواب

ندویوں کی سب باتوں کا مآل یہ نکلتا ہے کہ قید مذہب اٹھا دیں۔ حق و باطل مٹا دیں سنّت و بدعت، ہدایت و ضلالت اہل سنت و اہل بدعت سب کو یکساں بنا دیں تو اللہ اکبر کا نعرہ ہے ہر سرکش متکبر پر جس نے حق پر ظلم کیا ہے۔ پھر اگر مقام کوتاہ نہ ہوتا تو ہم اس حدیث پر کلام کرتے جس کے لفظ بھی اس پکچرار نے ٹھیک نقل نہ کئے۔ رہا اس کا دشمنان تقلید کو اہل سنت سے گننا یہ جہل شدید بلکہ ضلال بعید ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔ پھر جب اس نے سب کو حق کے پیشوا اور دین کے رہنما ٹھہرا لیا تو اب اس گمراہ کو کیا ہوا کہ رافضی کو سنّی سے جدا گنا۔ سنّی وہی تو ہے جو حق و ہدایت پر ہو پھر اس کا کیا کہنا جو امام و ہادی راہ راست ہو غرض زوال نور سے خدا کی پناہ۔ ہے یوں کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

ل‍ہ روداد سال دوم ص ۱۴

Marfat.com

الرابعة والعشرون

خطب خطیب[1] اخر فیهم سوی الصوفیہ الکرام بالزنادقة والملاحدة الدھریة وجعلھم شرا ممن لا یتقید باحکام الشریعة وقال ان الرجل[2] ان فھم مباحث الحدوث والقدم فماذا وان لم یفھم فماذا انما ھی کبحث النسبة المثناة بالتکریر۔

الجواب

معناہ ان ھٰذا من لغو الکلام وفضول القول وھو اجتراء قبیح علی العقائد الاسلامیة فان اعتقاد قدم الخالق عزوجل وحدوث المخلوق ماجل منہ وقل کلاھما من ضروریات الدین واعتقاد قدم صفات الکمال للہ ذی الجلال من ضروریات مذھب السنة والجماعة کما لا یخفی واما تسویة الصوفیة الکرام بالدھریة الطغام فکفی لاقامة الطامة الکبریٰ علی قائلہ و قابلہ قولہ عزوجل فیما یرویہ عن نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری من عادیٰ لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب اعاذنا اللہ من وساوس الشیطان اٰمین۔

الخامسة والعشرون

انشد[3] منشد منھم ان اٰیة قل رب زدنی علما و اٰیة قل ھل یستوی

---

[1] مضامین نظم و نثر ص۲۴ ۱۲ [2] ایضاً ص۲۶، ۲۷ ۱۲ [3] مضامین نظم و نثر ص۹۲، ۹۳ ۱۲

Marfat.com

بست وچہارم

ندویوں کے ایک اور لکچرار[1] نے لکچر دیا جس میں صوفیائے کرام کو زندیقوں ملحدوں دہریوں کے برابر کیا اور انہیں اس سے بدتر ٹھہرایا جو احکامِ شریعت کا پابند نہ ہوا اور[2] کہا آدمی حدوث وقدم کے مباحث کو سمجھا تو کیا اور نہ سمجھا تو کیا جیسے نسبت مثناۃ بالتکریر کی بحث۔

الجواب

اس کے یہ معنٰی ہیں کہ وہ لغو کلام اور فضول بات ہے۔ یہ عقائد اسلام کے ساتھ بڑی گستاخی ہے۔ اللہ عزوجل کو قدیم اور مخلوق کے ہر بیش وکم کو حادث جاننا دونوں ضروریاتِ دین سے ہیں اور اللہ عزوجل کی صفاتِ کمال کو قدیم جاننا مذہبِ اہلِ سنت وجماعت کے ضروریات سے ہے جیسا کہ مخفی نہیں۔ رہا صوفیائے کرام کو کمینے دہریوں کے برابر ٹھہرانا، اس کے قائل اور اس کی بات قبول کرنے والے سب پر قیامتِ کبریٰ قائم کرنے کو اللہ عزوجل کا وہ ارشاد کافی ہے جو اس سے اس کے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے روایت فرمایا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ جو میرے کسی ولی سے عداوت کرے میں نے اس سے لڑائی کا اعلان فرما دیا۔ اللہ تعالٰی ہمیں وساوسِ شیاطین سے پناہ بخشے۔ آمین

بست وپنجم

ندویوں کے ایک شاعر[3] نے شعر خوانی کی جس کا حاصل یہ کہ یہ آیت تو کہ اے رب میرے مجھے

---

[1] مضامین نظم ونثر ص۴۲ ۱۲ [2] ایضاً ص۴۶ و ۴۷ ۱۲ [3] مضامین نظم ونثر ص۹۲ و ۹۳ ۱۲

Marfat.com

الذین یعلمون والذین لا یعلمون وحدیث اطلبوا العلم ولو کان بالصین لاتختص بعلوم الدین بل یعم علوم المسلمین والنصاری والمشرکین وتعلم اللسان الانکلیزی وغیرہ والالما کان لذکر الصین معنی فان العربیتلم تکن ثمہ وانما عنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعلم لسان الصین۔

الجواب

ھذا تفسیر للقرآن العظیم۔ بالرأی السقیم وافتراء علی النبی العظیم۔ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ وما ھی الا نزغۃ خبیثۃ نیشریۃ وقد بسطنا القول علیٰ ما ھو المراد بالعلم فی الآیت والحدیث المذکور علیٰ تقدیر ثبوتہ فانہ موضوع عند قوم وضعیف بالوفاق فی کتاب الحض والاباحۃ من فتاوانا العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ۔

السادسۃ والعشرون

جماھیر علماء الھند تبعا لعلماء العرب کتبوا فتاوی بان الطائفۃ المنکرۃ للتقیید خارجۃ من اھل السنۃ والجماعۃ والصلوٰۃ خلفہا ممنوعۃ و تبعتم علیٰ ذلک کبراء الندوۃ قبل حدوث خیالہا فی اذھانہم ثم لما احدثوھا ودعوا الناس الی الوفاق والخلاط مع جمیع اھل الزیغ الناکبین عن الصراط کتبوا محضرا بکون اولئک الوھابیۃ الضلال من اھل السنۃ وجوّاز الصلوٰۃ خلفہم من دون کراھۃ وحثوا علیٰ ذلک فی کتبہم وخطبہم

---

[1] براہین فتاوی السنۃ جواب السوال الاول ۱۲ [2] ندوی کی پہلی برکت ۱۲ [3] ایضاً ۱۲ [4] مضامین اربعہ ط [5] مضامین نظم ونثر ص ۳۲ و ۳۳ ۱۲

Marfat.com

علم زیادہ دے اور یہ آیت تو فرما کیا برابر ہو جائیں گے عالم و جاہل۔ اور یہ حدیث کہ علم تلاش کرو اگرچہ چین میں ہو۔ کچھ علومِ دین سے خاص نہیں بلکہ مسلمانوں اور نصرانیوں اور مشرکوں کے علوم اور زبان انگریزی وغیرہ کے سیکھنے سب کو عام ہیں ورنہ ذکرِ چین کے کیا معنیٰ تھے کہ وہاں عربی نہ تھی ضرور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چینی زبان سیکھنی مراد لی۔

الجواب

یہ اپنی رائے سقیم سے قرآنِ عظیم کے معنے بنانا اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر افترا اٹھانا ہے۔ یہ نرا ناپاک نیچری مفسدہ ہے۔ ہم نے اس کی تفصیل کہ آیتوں اور اس حدیث میں اگر صحیح مان لی جائے (کہ وہ ایک جماعتِ علماء کے نزدیک موضوع ہے اور ضعیف تو بالاتفاق ہے) علم سے کیا مراد ہے اپنے فتاوے العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی کتاب الحظر والاباحۃ میں ذکر کی۔

بست و ششم

جمہور علمائے ہند نے بہ پیروی علمائے عرب فتاویٰ لکھے کہ طائفہ غیر مقلدین اہلِ سنت و جماعت سے خارج ہیں اور نماز ان کے پیچھے ممنوع۔ اکابرِ ندوہ نے بھی جب تک ندوے کا خیال ان کے دماغ میں نہ اچھلتا تھا ان فتاوے میں علماء کی پیروی کی۔ پھر جب ندوہ جمایا اور لوگوں کو تمام کجرووں برگشتہ راہوں سے اتفاق اور میل جول کی طرف بلایا۔ اب اُسی[1] مضمون کا ایک محضر بنایا کہ وہ وہابیان گمراہ اہلِ سنت ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت جائز[2] ہے۔ اور اس کی طرف اپنے رسالوں[3] اور لکچروں[4] میں ترغیب دی

---

[1] دیکھو فتاوی السنہ جواب سوال اول ۱۲ [2] ندوہ کی پہلی برکت ۱۲ [3] ایضاً ۱۲ [4] مضامین اربعہ ص۳ مضامین نظم و نثر ص۲۲و۳۲ ۱۲
[5] ناظم غازی پوری صدر ندوہ وغیرہما ارکین ۱۲

Marfat.com

وقام قائمان احدھما من المقلدین والاخر من المنکرین فاعتنقا و اظھرا البکا وقال المقلد الندوی منھما الیوم توافقنا نحن الفریقان بل لایصح ان یقال فریقان فقد اتحدنا نحن الآن فھل کانوا اولا علی الحق ام الآن ظھر لھم فرجعوا الیہ۔

الجواب

کلا بل ضلوا واضلوا وانما الحق ما کان کتبہ علماء العرب والعجم من اھل السنۃ والدین الاقوم۔ وللعبد الضعیف رسالۃ بسیطۃ فی المسألۃ سماھا النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید۔ اثبت فیھا عرش التحقیق علی ان الصلاۃ خلفھم ممنوعۃ بالمنع الشدید۔ فحضرھم ھذا الذی زعموا انہ اول برکات الندوۃ۔ انما ھو اول نحوسات الندوۃ۔ ومن اعجب الاشیاء الزعم المذکور من الندوی المقلد ویالیت شعری ان لم یصر المقلد منھما منکر التقلید۔ ولا المنکر مقیدا بھذا التقیید۔ فکیف اتحدا نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

السابعۃ والعشرون

لما شدد التنکیر علماء السنۃ۔ علی کبراء الندوۃ۔ فی ھذا الخلاط۔ والتفریط والافراط۔ رجعوا الی انفسھم فقالوا انکم انتم الظلمون۔ ثم نکسوا علی رؤسھم فجاءوا یعتذرون فاعترفوا بذنوبھم لانادمین۔ بل اقروا

لہ روداد سال دوم صفحہ ۹۰ ۱۲

Marfat.com

اور دو شخص ایک مقلد اور دوسرا منکر کھڑے ہو کر گلے ملے اور یہ رونی صورت بنائی اور ان دونوں میں سے ندوی مقلد بولا کہ آج ہم دونوں فریق میں اتفاق ہو گیا اب دو فریق کہنا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اب تو ایک ہی ہو گئے تو آیا یہ اہلِ ندوہ پہلے حق پر تھے یا اب انہیں حق ظاہر ہوا کہ اس کی طرف پھر گئے۔

الجواب

ہشت بلکہ خود گمراہ ہوئے اور اور لوگ گمراہ کئے حق تو وہی تھا جو علمائے عرب و عجم اہل سنت و دین راست تر نے تحریر فرمایا تھا بندۂ ضعیف کا اس مسئلے میں ایک مبسوط رسالہ ہے مسمّٰی بہ النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید اس میں عرش تحقیق اس امر پر قائم کیا کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز سخت ناروا ہے تو ندویوں کا یہ محضر جسے انہوں نے ندوے کی پہلی برکت کہا ہے حقیقت میں ندوے کی پہلی نحوست ہے اور سخت اچنبے کی بات، اس ندوی مقلد کا وہ زعم مذکور ہے کاش میں جانتا کہ جب نہ ان میں مقلد منکرِ تقلید ہو گیا نہ منکرِ تقلید اس قید کا پابند ہوا تو دونوں ایک کیسے ہو گئے ہم اللہ عزوجل سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔

بست و ہفتم

جب علمائے اہلسنت نے اکابرِ ندوہ پر اس گھال میل اور افراط و تفریط کے سبب سخت دار و گیر کی اب وہ اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر اپنی جانوں سے بولے کہ ہاں ہاں تمہیں نے ظلم ڈھائے پھر سر کے بل اوندھائے گئے (یعنی اسی اگلی شقاوت پر پلٹے) تو بہانے بنانے آئے اب گناہوں کے مُقر

ملہ روداد سال دوم صفحہ ۹ ۱۲ عہ غازی پوری صدر ندوہ ۱۲ عہ آری ندوہ ۱۲

Marfat.com

واصروا مستکبرین. قال کبیرهم انما اخترنا هٰذه المحظورات لاجل الضرورات.
فتارة یقول نرید بهٰذا الوفاق دفاع دعاة النصاریٰ اذ لایمکن ان یبقی
المسلمون بینهم النزاع. ثم یستطیعون مع اعداء دینهم الدفاع. واخریٰ یزعم
ان التشاجر یجر الیٰ امور یصیر به المسلمون ضحکة للکافرین. ویکون
فیها اهانة العلماء واعزة المسلمین. افهجوع عالم بحضرة مخالفی الدین
الذین عندهم کل عالم بلا تفریق فرقة مقتدی الاسلام او ترافع
المسائل الدینیة الیٰ حکام النصاریٰ والهنود دون علماء الدین
ووضع کلام اللّٰه وکلام الرسول عند اقدام الکفار من الدین نعوذ
باللّٰه منه فهل هٰذه الاعذار صحیحة. ام باطلة قبیحة.

الجواب

هٰذا کله تلبیس کاسد. وتدلیس فاسد. فان دفاع دُعاة النصاریٰ
لایتوقف علیٰ ترک رد المبتدعین. ولا باهل السنة بحمد اللّٰه تعالیٰ
حاجة الیٰ اعانة هٰؤلاء الضُلّال فی رد الکافرین. بل فی علماء السنة بعد
للّٰه الحمد کثرة وافیة. لرد الکفر والبدعة جمیعا کافیة. ولاتزال طائفة
من هٰذه الامة ظاهرین علی الحق لایضرهم من خذلهم ولا من خالفهم
حتی یأتی امر اللّٰه وهم علیٰ ذٰلک کما اخبر به الصادق المصدوق
صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فرد الکفار ورد المبتدعین. کلاهما من

---

[۱] مراسلات سنت وندوه ص۱۲ ۱۲ [۲] روداد سال دوم ص۵ وغیره ۱۲ [۳] روداد سال دوم ص۴ ۱۲ [۴] ایضا ص۹ ۱۲

Marfat.com

ہوئے مگر نہ راہِ ندامت سے بلکہ اقرار کیا اور متکبر ہو کر اصرار کیا۔ ان کا بڑا[1] گولا ہم نے یہ حرام باتیں بسبب ضرورت اختیار کی ہیں۔ اب کبھی تو کہتا[2] ہے اس اتفاق سے ہماری مراد یادریوں کے منادیوں کا دفع کرنا ہے غیر ممکن ہے کہ آپ باہمی نزاعات کو قائم رکھ کر دشمنانِ دین کے حملوں کو روک سکیں اور کبھی[3] کہتا ہے اس قسم کے نزاعات سے مخالفینِ دین کو مضحکے کا موقع ملتا ہے۔ ہمارے علماء اور معززین اہلِ اسلام کی ہتک ہوتی ہے کیا کسی[4] عالم کی مخالفین دین کے روبرو ہجو کرنا جن کے نزدیک ہر ایک عالم بلا تفریق مقتدائے اسلام ہے یا علمائے دین کو چھوڑ کر نصاریٰ اور ہنود کے اجلاس میں دینی مسائل کو پیش کرنا اور خدائے پاک اور رسولِ برحق کے کلام کو کفار کے پیروں میں رکھنا دین ہے نعوذ باللہ! تو کیا یہ عذر صحیح ہے یا باطل و قبیح؟

الجواب

یہ سب کھوٹی دھوکا بازی ہے، اور خراب و تباہ فریب سازی۔ نصاریٰ کے منادیوں کو دفع کرنا نہ رد بد مذہباں کے ترک پر موقوف و محصور، نہ بحمداللہ تعالےٰ اہلِ سنت کو ردِ کفار میں ان گمراہوں کی مدد لینی ضرور، بلکہ ہنوز بعنایتِ الٰہی علمائے سنت میں کثرتِ وافی ہے۔ جو کفر و بدعت دونوں کے رد کو کافی ہے۔ اور ہمیشہ اس امت سے ایک گروہ حق کے ساتھ غالب رہے گا۔ انہیں کچھ نقصان نہ دے گا جو انہیں چھوڑے یا ان کا خلاف کریگا یہاں تک کہ حکمِ الٰہی آئے گا اور وہ اسی غلبہ و شوکت پر ہوں گے جیسا کہ سچے نبی سچے مانے ہوئے نے خبر دی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ تو ردِ کفار و ردِ مبتدعین دونوں

---

[1] مراسلات سنت و ندوہ ص۱۲ ۱۲ [2] روداد سال دوم ص۲۴ وغیرہ ۱۲ [3] روداد سال دوم ص۳ ۱۲ [4] ایضاً ص۹ ۱۲

عہ ناظمِ ندوہ ۱۲

فرائض الدين۔ ولاتعارض بينهما۔ حتى لايمكن جمعهما۔ فقد مضت القرون المتطاولة على اهل السنة وفقهم الله تعالى فيهما لردكليهما۔ وكذلك يوفق بوعده الحق حتى لاتكون فتنة و يكون الدين كله لله فكيف يحل لاحد ترك فريضة لفريضة اخرى لاتضاد بينهما وهل هو الاكمن رفض الصلاة لاجل الصيام او ترك الزكوة بعذر القيام۔ على ان الاهم الاكد هو الرد على دعاة المبتدعين المسترشدين بالاسلام۔ المدلسين بعرض الأيات و الاحاديث۔ على وجه التبديل والتاويل الخبيث۔ لاضلال العوام۔ فهم اضر على المسلمين۔ من الكافرين۔ فان المسلم وان كان ماكان فى غاية الجهل يعرف ان الكافر على الباطل الصريح فلايصغى اليه۔ ولا يلقى بالا لما يتفوه لديه۔ اما المبتدع فله عرة كعرة الجرب كما فى الحديث فانظره اذا جاء يتخشع۔ و يرائى ويتصنع۔ وسرح لحيته۔ ووسع جبته۔ وكبر عمامته۔ فاوهم امامته۔ وتزيا لهم بزى العلماء۔ وتلا الأيات وروى الروايات عند الجهلاء۔ ثم وسوس فى صدورهم ان الذى يقول هو الثابت بكلام الله وكلام الرسول۔ جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وسلم فهذا هو الداء العضال۔ والمكر الذى تزول منه الجبال۔ فاهم الاشياء افساد امره۔ و رد كيده باذن الله فى نحره۔ و تغيير منكره۔ وتشهير عجره

Marfat.com

ضرور ہیں دونوں فرضِ دین۔ اور ان میں ایک دوسرے کی ضد نہیں۔ کہ باہم جمع نہ ہو سکیں
اہلِ سنت پر زمانہ دراز میں جگ گزرے کہ ان میں من جانب اللہ دونوں فریق کفر و بدعت
کے رد پر موافق رہے اور اللہ تعالیٰ اپنے سچے وعدے سے انہیں یونہیں توفیق دینا رہیگا
یہاں تک کہ فتنہ نام کو نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ تو کیونکر کسی کو
حلال ہو سکتا ہے کہ ایک فرض کے لئے دوسرا فرض چھوڑے جو آپس میں ضد نہیں آخر
یہ ایسا ہی ہوگا کہ کوئی روزوں کے لئے نماز چھوڑے۔ یا بعذرِ قیام زکوٰۃ دینے سے منہ
موڑے۔ علاوہ بریں جو زیادہ مہم اور زیادہ مؤکد ہے۔ وہ ان بد مذہبوں ہی کے
مکلّبوں کا رد ہے۔ جو اسلام کے پردے میں آیتیں حدیثیں سناتے ہیں اور معنی بدل کر
اپنی خبیث تاویلوں سے چھل کر، عوام کو بہکاتے ہیں۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر،
کافروں سے کہیں بڑھ کر، کہ مسلمان اگرچہ کتنا ہی حد بھر کا جاہل ہے۔ اتنا پہچانتا ہے کہ کافر
کا دین صریح باطل ہے تو اس کی بات پر کان نہ دھرے گا اور اس کے بکنے کی پرواہ نہ کریگا
اور بد مذہب کا فساد تو گھلی کی طرح اڑ کر لگتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ اس
وقت اسے دیکھو جب وہ بڑا خدا ترس بن کر آئے۔ اور دکھاوے بناوٹ کے رنگ
جمائے اور داڑھی پھٹکارے، اور ڈھیلا جبہ سنوارے، اور عمامے کا گھیر بڑا
کرے، کہ لوگوں کو امامت کا وہم گزرے۔ عوام کے آگے علماء کا روپ بھرے
اور آیتیں روایتیں ذکر کرے۔ پھر ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالے کہ جو اس نے کہا
ہے وہی قرآن و حدیث سے ثابت ہوا ہے۔ تو یہ وہ مرض ہے کہ جس کے علاج میں عاجز
آئیں۔ اور وہ مکر ہے جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ پس ہر مہم سے بڑھ کر مہم یہی ہے کہ اس کا کام بگاڑا
جائے۔ بعنایتِ الٰہی اسکا مکر اسی کے گلے پڑ الٹا جائے۔ اس کی بری باتوں کی تغیر کریں، اسکی

Marfat.com

وبجره۔ ھذا ماروی ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و الحکیم
الترمذی والحاکم فی الکنی و الشیرازی فی الالقاب وابن
عدی و الطبرانی فی الکبیر والبیہقی و الخطیب عن بہز
بن حکیم عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس
اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس واما ماذکر من جر
التشاجر الی ما اخبر۔ فانما منشؤہ ما قد یقع من بعض العوام
من حمایۃ المذھب بالتشاتم والتضارب وسوء الخصام۔ فیحتاج
الی ترافع الامر الی الکفار وقاضیہم۔ لان بلادنا الیوم بایدیہم۔ فدفعہ
انما ھو بتسکین العوام۔ واظہار سوء ما یرتکبون بطیش الاحلام۔
فان اطاعوا فبہا۔ والا فلا تزر وازرۃ وزرۃ اخریٰ۔ ومعاذ اللہ
ان تأتی الشریعۃ الغراء بسد شیٔ مستبشع۔ بارتکاب ما ھو اشنع
واخنع۔ فان الضرب والشتم والقید والحبس والمصادرۃ لایذھب
بدینہم بخلاف ما تدعون الیہ من الوداد۔ والاتفاق والاتحاد۔
فانظر یامن یرید حمایۃ اخیہ من رشح سحاب۔ فیقف بنفسہ
ویوقف اخاہ تحت المیزاب۔ ولئن فرضنا ان شناعۃ الامرین
علی حد سواء۔ فمن اباح لک ان ترتکب حراما لتغییر حراما
اھذا شرع ام حکم ھوی۔ بل لو استویا ما استویا۔ فانک غیرت حراما
صنعہ بعض من اخاک۔ بان ارتکبت حراما انت بنفسک ودعوت

Marfat.com

کھلی ڈھکی خرابیاں تشہیر کریں۔ یہ وہ بات ہے جو ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبہ میں اور حکیم ترمذی اور حاکم نے کتاب الکنی اور شیرازی نے القاب میں اور ابن عدی اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی وخطیب نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے باپ انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے ڈریں۔ اور وہ جو ناظم عذر کناں، کہ نزاع کا انجام جنبین وچناں، اس کا منشا تو وہی ہے جو بعض عوام سے وقوع میں آتا ہے کہ حمایتِ مذہب میں گالی گلوج مار پیٹ بُرا جھگڑا دخل پاتا ہے جس کے سبب مقدمہ نصاریٰ اور ان کے حاکموں کے یہاں جاتا ہے۔ کہ آج ہمارے شہروں پر انہی کا قبضہ ہے۔ اسکا علاج یہ تھا کہ عوام کی یورش گھٹائی جائے۔ اور غصے میں خفتِ عقل سے جو وہ کر بیٹھتے ہیں اس کی برائی بتائی جائے۔ اگر وہ مان لیتے تو بہت اچھا، ورنہ خدا ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں رکھتا۔ اور خدا کی پناہ کہ شریعت روشن کسی ناگوار بات کے بند کرنے کو اس کا حکم فرمائے جو اس سے بھی زیادہ بُری اور بیہودہ ہو، کہ مار گالی بیڑیاں جیل خانہ جرمانہ ان کا دین نہ جائے گا۔ بخلاف اس محبت اتفاق اتحاد کے جس کی طرف تم بلاتے ہو کہ یہ انہیں بددین بنائے گا تو اب غور کرا ے وہ جس نے اپنے بھائی کو بادل کے چھینٹے سے بچانے کا ارادہ کیا اور خود بھی پرنالے کے نیچے کھڑا ہوا۔ اور اس بھائی کو بھی وہیں کھڑا کر لیا اور اگر ہم مان بھی لیں کہ دونوں کی برائی یکساں ہے تو یہ تیرے لئے کس نے جائز کیا کہ ایک حرام مٹانے کو دوسرا حرام کرے۔ کیا یہ شریعت ہے یا حکمِ نفس و شیطان ہے۔ بلکہ اگر برابر ہوتے تو نہ برابر ہوتے کہ تو نے وہ حرام جو تیرے بعض بھائیوں نے کیا یوں مٹایا کہ دوسرے حرام کا خود بھی مرتکب ہوا اور اس بھائی

Marfat.com

اليه ذاك اخاك. فكان اولا وهو الذى زل. و اذن انت و
هو كلاكما ضال. نزلنا لك عن هذا كله فكان ناهيك
الدعاء الى ترك النزاع المنجر الى الفساد. فما كان حاديك
ان دعوت القوم الى الوداد والاتحاد. اما خالفت بهذا الشرع
المبين. اما خنت بهذا عوام المسلمين. وانت الآخر
نزاك. ما اقتصرت ايضا على ذاك. بل بطرت خطرت وعلى
اقصى محادة المذهب صرت. اما ترى فى كلماتك وكلمات
خطباء ناديك ودعاتك. للسنة توهينا. وللبدعة تهوينا. و
للحق تهجينا. وللباطل تحسينا. وفى ائمة الاسلام قدحا
مهينا. وللضالين الطغام مدحا مبينا. بل كلمات كفر و
الحادا يقينا. افهذا دين افهذا شرع افهذا اسلام. ولا حول
ولا قوة الا بالله العزيز العلام. فانظر الى اعذارك الابرد
من جرائمك الكبر. اين ذهبت شذر مذر. فهل يذهبن
كيدك ما يغيظ. والله لدينه ناصر وحفيظ. والحمد لله رب العلمين.

الثامنة والعشرون

اذا كان ما ذكر من اقوال الوليد وبكر وعمرو ومخلد وغيرهم
من خطباء الندوة بذلك الحد من الشناعة كما افدتم فهل
الاحكام اللاحقة لقائليها تلحق بعينها لقابليها والذين اجازوها
وطبعوها واشاعوها وماذا يامر الشرع والحال هذه فى شركة الندوة

Marfat.com

کو بھی اس کی طرف بلایا۔ تو پہلے فقط اسی کا پاؤں پھسلا۔ اور اب تو اور وہ دونوں گمراہی میں مبتلا، جانے دے، ہم تیرے لئے ان سب سے درگزرے۔ تجھے اتنا بس تھا کہ نزاع فساد خیز چھوڑنے کی طرف بلاتا، قوم کو اس محبت و اتحاد کی دعوت دینے پر تجھے کس نے ابھارا۔ کیا تو نے اس سے شرع مبین کی مخالفت نہ کی۔ کیا تو نے اس سے عام مسلمین کی خیانت نہ کی، اور تجھے اے کیسے ہم دیکھتے ہیں کہ اس پر بھی تو نہ رُکا۔ بلکہ اترا کر اڑ چلا۔ اور مذہب سے انتہا درجے کی ضد باندھنے پر تُلا۔ کیا ہم نہیں دیکھتے جو تیری تحریروں میں ہے۔ تیرے لکچراروں مناد یوں کی تقریروں میں ہے، سنت کی توہین منانا۔ بدعت کو آسان بتانا۔ حق کی مذمت۔ باطل کی مدحت۔ ائمۂ اسلام کی سخت اہانت۔ کمینے گمراہوں کی تعریف کے نغمے۔ بلکہ یقیناً کفر و الحاد کے کلمے۔ کیا یہ دین ہے؟ کیا یہ شرع ہے؟ کیا یہ اسلام۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز العلام۔ اب اپنے عذروں کو سوچھ جو تیرے کبیرہ جرموں سے بھی زیادہ بے لطف تھے۔ کدھر تتر بتر گئے۔ کیا تیرے مکر سے تیرے دل کی گھٹن جانے والی ہے؟ اور اللہ اپنے دین کا نگہبان و والی ہے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جس نے ساری مخلوق پالی ہے۔

بست و ہشتم

جب کہ ولید و بکر و عمرو و مخلد وغیرہم لکچریاں ندوے کے اقوال اس درجہ شناعت پر تھے جیسا کہ آپ نے افادہ فرمایا تو کیا جو حکم ان قائلوں پر لگے بعینہٖ ان پر بھی لگیں گے جنہوں نے وہ اقوال قبول کیے۔ ان کی اجازت دی انہیں چھاپا شائع کرایا اور ایسی حالت میں شرع ندوے کی شرکت

Marfat.com

واعانتها بمال او اعمال افيدونا يرحمكم الله تعالیٰ۔

الجواب

كل حكم مر على الاقوال المسطورة۔ للاشخاص المذكورة۔ من الالحاد والضلال والافتراء على الله والافتراء على الرسول و عداوة الحق ومعونة الباطل وغير ذلك فانها تلحق القابلين كمثل القائلين عليهم اوزار من اقوالهم لاتنقص شيئا من اثقالهم فان الاجازة والاشاعة لاعلى وجه الانكار رضى وتسليم و رضا سيئة سيئة مثلها بل قد يفوق عليها فى الوبال الوخيم ۔ فالرضا بالكفر كفر وبالالحاد الحاد وبالبدعة بدعة وبالاثم اثم بل كفر بواح ان كانت حرمته من ضروريات الدين۔ والعياذ بالله ارحم الراحمين ۔ فالواجب عليهم جميعا وعلى كل من وافقهم المبادرة الى التوبة النصوح من تلك العقائد الضالة۔ والخيالات الباطلة۔ فان تابوا واصلحوا فاخوانكم فى الدين، والا فيجب على المسلمين ان يهجروهم ويجانبوهم ويفروا عنهم من فورهم فرارا و يحسبوا شركتهم نارا كبارا۔ ولا يحملوا باعانتهم بمال او اعمال اثقالا واوزارا فان نبيكم الرؤف الرحيم الحريص عليكم الارأف بكم منكم بانفسكم قد امركم فقال وقوله الحق اياكم واياهم لايضلونكم ولا يفتنونكم فمن احب دينه فهذا السبيل۔ والهداية والتوفيق بيد الله الجليل نسأل الله العفو والعافية والحمد لله رب العالمين وصلى الله

Marfat.com

اور مال و بدن سے اس کی اعانت پر کیا حکم فرماتی ہے ہمیں فائدہ بخشے اللہ تعالیٰ آپ رحم کرے۔

الجواب

اشخاص مذکورہ کے اقوال مسطورہ پر جو احکام الحاد وضلال وافترا علی اللہ وعلی الرسول ودشمنی حق و مددگاری باطل وغیرہا کے جڑے۔ وہ سب قائلوں کی طرح قبول کرنے والوں پر بھی پڑے۔ ان کے بوجھ میں ان کی گردنیں بھی دبیں، اور ان پر سے کچھ بار کی کمی نہیں۔ کہ اجازت اور بے ردو انکار اشاعت قبول وپسند ہے۔ اور ہر گناہ کی پسند اس کی مثل گناہ بلکہ کبھی وبال گراں میں اس سے بھی بلند ہے۔ مثلاً کفر کی پسند کفر، الحاد کی الحاد، بدعت کی بدعت اور گناہ کی گناہ بلکہ صریح کفر ہے جبکہ اس کی حرمت منجملہ ضروریات ایمان اور خدا کی پناہ جو ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان۔ تو ارکین ندوہ اور جتنے ان کی موافقت کا دم بھریں۔ سب پر فرض کہ ان گمراہ عقیدوں باطل خیالوں سے فوراً توبہ نصوح کریں۔ پس اگر وہ تائب ہوں اور اپنے حال کی اصلاح کرلیں جب تو تمہارے دینی بھائی ہیں ورنہ مسلمانوں پر واجب کہ انہیں چھوڑ دیں ان کے پاس نہ جائیں۔ ان کی نزدیکی سے فوراً فرار کی ٹھہرائیں انکی شرارت کو بڑی آگ تصور فرمائیں۔ مال یا بدن سے ان کی کوئی اعانت کرکے اپنی گردن پر بارِ گناہ نہ اٹھائیں کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نرم دل مہربان۔ تمہاری بھلائی کے کمال خواہاں۔ تم پر تمہاری جانوں سے بڑھ کر مہربان نے تمہیں حکم دیا اور فرمایا اور انہی کا ارشاد سچا ہے کہ ان لوگوں سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں یہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں یہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں جسے اپنا دین عزیز ہو تو راہ یہ ہے اور ہدایت و توفیق اللہ ذوالجلال کے اختیار۔ ہم اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔ سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار۔ اللہ درود بھیجے

Marfat.com

تعالیٰ علیٰ خلقہ وسراج افقہ سیدنا ومولانا **محمد** وآلہ و
صحبہ اجمعین۔ وکان ذٰلک للیلتین مضتا من النصف الاخیر
من الشہر شوال العاشر من العام الثالث من العشر الثانیۃ من
المائۃ الثالثۃ من الالف الثانی من ہجرۃ من ہو دینی وایمانی۔
وامنی وامانی۔ ومعطی الامانی۔ ومولی التہانی۔ ومولی الخلائق
الاقاصی والادانی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وعلیٰ آلہ وصحبہ
وبارک وکرم ـــ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ عبدہ المذنب **احمد رضا** البریلوی
عفی عنہ **بمحمد** ن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

Marfat.com

مخلوقِ الٰہی کے انتخاب ۔ الٰہی آسمان کے آفتاب ۔ ہمارے مولیٰ و سردار محمد اور ان کے آل و اصحاب سب پر ۔ یہ فتوے لکھا گیا جب دو راتیں گزری تھیں ہزار دوم کے تیسری صدی کے دوسرے عشرے کی تیسرے سال کے دسویں مہینے کے پچھلے نصف سے ان کی ہجرت سے جو میرے دین و ایمان ہیں ۔ میرے امن و ایمان ہیں ۔ آرزوئیں عطا فرمانے والے ۔ مبارکبادوں کی عطائیں برسانے والے ۔ تمام مخلوق پروردگار ۔ دور و نزدیک سب کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ و بارک وکرم ۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ۔ وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

Marfat.com

تصدیقات الحرام
سنة ١٣١٧

(١)

بسم الله الرحمن الرحيم

اما بعد فقد نظرت فی ھذه العجالة من اولها الی آخرها ونظرت فی الاجوبة الثمانیة والعشرین فعلمت انها مع الاجوبة المذکورة من افضل المصنفات والمؤلفات لاسیما وهی لداعی نه [illegible] مذهب اهل السنة والجماعة وهتك مذهب اهل الزیغ والکفر والضلالة فقد اجاد مؤلفها فیما سطر وافاد فجزاه الله عن الاسلام والمسلمین افضل الجزاء وشکر مسعاه وادام عزه وجماله وکماله فی دنیاه واخراه آمین

امر برقمه المرتجی من ربه کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیة ورئیس العلماء بمکة المحمیة غفر الله له ولوالدیه ومشائخه ومحبیه والمسلمین اجمعین.

محمد سعید بابصیل ١٣٠٠

Marfat.com

کشف تصحیحات
۱۳۱۷ھ

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زاں بعد میں نے اس عجالے کو اول تا آخر دیکھا اور اس کے اٹھائیس جوابوں پر نظر کی تو میں نے جانا کہ وہ افضلِ تصنیفات و تالیفات ہے خصوصًا وہ اس کی تصنیف ہے جو اہلِ سنت وجماعت کی یاوری اور مشربِ اہلِ زیغ و کفر و ضلالت کی پردہ دری کی طرف بلانے والا ہے۔ مصنف نے خوب لکھا اور فائدہ بخشا۔ اللہ تعالیٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے اور اس کی عزت، اس کا جمال، اس کا کمال دنیا و آخرت میں ہمیشہ رکھے۔ آمین

اس تصدیق کے لکھنے کا حکم دیا اپنے رب سے کمال کامیابی کے امیدوار محمد سعید بن بابصیل شافعیہ کے مفتی مکہ معظمہ کے رئیس العلماء نے اللہ اس کے اور اس کے والدین و اساتذہ و دوستاں و جملہ مسلمانان کے لئے مغفرت فرمائے۔

محمد سعید بابصیل ۱۳۰۰

Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(٢) الحمد لله رب العٰلمين. والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين
سيدنا محمد وعلىٰ اٰله وصحبه اجمعين. اما بعد فانى لما
طالعت هٰذه الاجوبة السديدة. رأيتها فى بابها فريدة. لايشك
فى ذٰلك الامنافق مرتاب. اوعدوحاد عن الحق والصواب.
مشيدة بالكتاب والسنة. لها فى قلوب الملحدين طعن
الاسنة. والحمد لله الذى وفق هٰذا الفاضل لمثل هٰذا التاليف
الشريف. الدال علىٰ رفعة قدره ورسوخ قدمه المنيف كثر
الله امثاله. واحسن ماٰله. وختم لنا وله بالحسنى وزيادة. فلقد
اجاد فيما قاله وافاده. نصرة للحق وازهاقا للباطل ونبرأ اللّٰهم
اليك مما تفوه به طوائف المارقين من الدين. من النيشرية
والرافضة والوهابيين وغيرهم من الملحدين. وامتنا اللّٰهم
علىٰ مذهب اهل السنة والجماعة لاضالين ولامضلين.
ولامغيرين ولامبدلين. وانت حسبنا ونعم الوكيل. كتبه
بقلمه الراجى عفو ربه ذى الجلال محمد صالح ابن المرحوم العلامة
صديق كمال. الحنفى المفتى مكة المكرمة كان الله له

ولوالديه. واحسن اليهما واليه. اٰمين.

بسم الله الرحمٰن الرحيم

(٣) الحمد لله الذى حمى شريعة سيد المرسلين. من انتحال الغالين.

Marfat.com

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ پروردگارِ عالم کو۔ اور درود و سلام اشرفِ پیغمبراں پر نازل ہو محمد ہمارے آقا و سردار۔ اور ان کے سب آل و اصحاب پر۔ پس ازاں جب یہ صحیح جواب میرے مطالعہ میں آئے۔ میں نے اس باب میں لاجواب پائے۔ ان میں شک نہ لائے گا مگر منافق بے یقین۔ یا کوئی دشمن حق و صواب سے کنارہ گزیں۔ قرآن و حدیث سے مستحکم کئے ہوئے ہیں۔ ملحدوں کے دلوں پر نیزوں کا کام کر رہے ہیں۔ شکر اس خدا کا جس نے اس فاضل کو ایسی تالیف شریف کی توفیق دی۔ جس نے اس کی بلندی قدر و رسوخ قدم فائق پر دلالت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام اچھا بنائے۔ اور ہمارا اور اس کا خاتمہ جنت و دیدارِ الٰہی پر فرمائے کہ خدا کی قسم اس نے نصرتِ حق و اہلاکِ باطل کے لئے بے شک خوب کہا اور فائدے دیئے۔ الٰہی ہم تیری طرف التجا لاکر ان باتوں سے بیزار ہوتے ہیں جو طوائفِ بے دین۔ نیچری و رافضی و وہابی وغیرہم ملحدوں نے بکیں۔ الٰہی ہمیں مذہب اہلِ سنت و جماعت پر مرنا نصیب کر۔ نہ بہکے ہوئے نہ بہکانے والے۔ نہ دین بدل کر نیا رنگ لانے والے۔ تو ہمیں کافی ہے اور اچھا کارساز۔ بقلمِ خود لکھا اپنے رب جلیل کی مغفرت کے امیدوار محمد صالح بن علامہ مرحوم صدیق کمال حنفی مفتی مکہ مکرمہ نے اللہ تعالیٰ اس کا اور اس کے والدین کا والی رہے اور ان سب کے ساتھ احسان۔

---

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے حد سے گزرنے والوں کے جھوٹے ادعائے دیں،

Marfat.com

وابداع الملحدين. بالدلائل القاطعة والحجج والبراهين.
وايدها بعلمآء السنة اهل الحق واليقين. والصلوٰة والسلام
علیٰ سیدنا محمد الذی جاء بالملة السمحة فکان من
اهلها من عمل بها وخالفها. القائل لاتزال طائفة من امتی
قوامة علیٰ امر الله لایضرها من خالفها وعلیٰ اله الذین
مازالوا علیٰ لحق ظاهرین. واصحابه حملة الشریعة
الذین بذلوا ارواحهم فی نصرة هٰذا الدین. امتثالا
لامره وغیرة لدینه وحمیة. الذین من تنقصهم مرق من
الدین کما یمرق السهم من الرمیة. وعلی التابعین
لهم الذین قصموا شبه الطغاة اهل الالحاد. ومن
یضلل الله فماله من هاد. وبعد فانی نظرت اجوبة الشیخ
الفاضل. والعلامة الکامل. الاخ فی الله الشیخ احمد رضا
حفظه الله وحشرنا جمیعا فی زمرة النبی المرتضی. فوجدتها موافقة
للصواب. مطابقة للسنة والکتاب. وقد ابدی فیها من الدلائل
والبراهین ما یغنی المستفید من العباد. ویقمع الضالین الباغین
من اهل الکفر والرفض والعناد. وقد بذل فیها وسعه وجهده
مع السداد. ولایلام المرء بعد الاجتهاد. فلقد قام بفرض الکفایة
عن علماء المسلمین. فجزاه الله بصنیعه خیرا واقر بفعله
عین سید المرسلین. فنسأل الله سبحٰنه وتعالیٰ ان یحمینا من

Marfat.com

اور ایجاداتِ شنیعہ ملحدین سے۔ شریعتِ سیدالمرسلین کی حمایت فرمائی۔ اس پر یقینی قطعی دلیلو حجتوں کی اقامت فرمائی۔ علمائے سنت اہلِ حق ویقین سے اس کی تقویت فرمائی۔ اور درود وسلام ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو نرم وآسان دین لے کر تشریف لائے۔ اس کے اہل سے ہو جو اس پر عمل کرے اور اس کا عہد نباہے۔ وہ فرماتے ہیں ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حکمِ الٰہی پہ خوب قائم رہیگا اسے ضرر نہ دے گا جو اسکا خلاف چاہے۔ اور ان کی آل پر جو ہمیشہ حق کیساتھ غالب ہے۔ اور اصحاب پر کہ انکی شریعت کے حامل ہوئے جنہوں نے بقصد مددگاریٔ دین۔ انکا حکم ماننے اور ان کے دین کی غیرت وحمیت میں اپنی جانیں دیں۔ جو ان کی شان گھٹائے دین سے باہر آئے۔ جیسے تیر شکار سے نکل جائے۔ اور ان کے تابعین پر جنہوں نے سرکش ملحدوں کے شبہات کے ٹکڑے اڑائے۔ اور جسے خدا گمراہ کرے اسے کون راہ دکھائے۔ زاں بعد میں نے سردار فاضل۔ علامۂ کامل۔ برادرِ دینی مولانا احمد رضا کے جواب دیکھے۔ اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔ اور ہم سب کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پسندیدہ کے گروہ میں اٹھائے میں نے وہ جواب موافق صواب ومطابق سنت وکتاب پائے مصنف نے ان میں وہ دلائل وبراہین ظاہر فرمائے، کہ بندگانِ خدا میں جو فائدہ لینا چاہے اسے کافی ہیں۔ اور گمراہوں باغیوں اہلِ کفر ورفض وعناد کی جڑ بنیاد کے نافی ہیں مصنف نے ان میں اپنی قدر نیں کوششیں راست کرداری وراست گفتاری کے ساتھ خرچ کیں۔ اور انسان پر حق میں کوشش کے بعد (کسی کے نہ ماننے کا) الزام نہیں۔ واللہ کہ مصنف نے تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کام پر نیک جزا دے۔ اور اس کے فعل سے سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ ٹھنڈی کرے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ہمیں یہ سوال۔ کہ ہم سے دور رہے کجی د

Marfat.com

الضلال. بجاه محمد والآل. وصلى الله على سيدنا محمد
وعلى آله واصحابه وسلم. قاله بفمه وكتبه بقلمه
المفتقر الى رب الناس. السيد عمر بن سالم بن
عمر العطاس المدرس بالحرم الشريف المكي غفر الله له
ولمشائخه والمسلمين آمين.

بسم الله الرحمن الرحيم ٢

حمد المن تفرد بالايجاد. ونور قلوب اوليائه بصحيح الاعتقاد. وصلاة وسلاما على افضل العباد. سيدنا محمد الهادى الى سبيل الرشاد. الماحى بواضح براهين شريعته سفسطة اهل الزيغ والعناد. وعلى آله واصحابه واتباعه واحبابه الطاهرين الامجاد. اما بعد فانى لما سرحت جواد النظر واطلقت عنان الفكر. فى ميادين هذا السفر المبتكر. الفيته قد جمع من ساطع ادلة الشريعة الجليلة. ويقينياتها القاطعة المنيعة. ما ازاح به شبه الملحدين. ودحض اباطيل المعاندين المتمردين. الخارجين عن الملة الحنيفة المؤيدة بالبراهين. فلله در مؤلفه ما اتقنه وما ابهاه امتع المولى بطول حياته وجزاه عن الامة افضل الجزاء انه ارحم الراحمين. قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام

Marfat.com

ضلال۔ بجاہِ محمد وحرمتِ آل۔ اور اللہ کے درود وسلام محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل و صحابہ پر۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا محتاجِ بارگاہِ ربّ الناس۔ سید سالم بن عمر عطاس علوی مدرس حرم شریف مکی نے اللہ تعالےٰ اسے اور اس کے استاذوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔ آمین

عمر ابن سالم العطاس

---

(۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سراہنا اسے کہ پیدا فرمانا خاص ہے اسی کے لئے۔ اس نے سچے عقیدوں سے اپنے دوستوں کے دل نورانی کئے۔ اور درود وسلام بہترین عباد۔ ہمارے سردار محمد ہادیٔ راہِ رشاد پر۔ جنہوں نے اپنی شریعت کی روشن دلیلوں سے ٹیڑھے ہٹ دھرموں کے جھوٹے چٹکلے مٹائے۔ اور ان کے آل واصحاب و پیروان واحباب پر کہ طیب و جلالت سے متصف آئے۔ بعد ازاں میں نے رہوارِ خوش رفتار نظر کو اذنِ جولان دیا اور اس تازہ نو آئین کتاب کے میدانوں میں عنانِ فکر کو نرم کیا۔ تو اسے پایا کہ اس نے جلیل شریعت کی بلند حجتیں۔ اور اس کی معزز قطعی یقینی ہدایتیں۔ وہ جمع کیں جن سے ملحدوں کے شک ہٹا دئے۔ اور معاندوں سرکشوں یقینی مدلل دینِ اسلام سے نکل جانے والوں کے باطل مذہب مٹا دئے۔ مصنف کی خوبی اللہ کے لئے ہے کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی درازیٔ عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے۔ اور اسے امتِ مرحومہ کی طرف سے فضل جزا دے۔ وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہر والا ہے۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا مسجد حرام میں طلبۂ علم کے خدمتگار

Marfat.com

راجی عفو ذی العرش المجید عمر بن ابی بکر باجنید عفی
الله تعالیٰ عنه واحبابه والمسلمین آمین۔

عمر بن ابی بکر باجنید ١٢٩٦

بسم الله الرحمن الرحیم

(٥) حمد لمن جعل الحق قویا عالیا۔ وجعل الباطل سافلا واهیا۔ والصلوٰة
والسلام علیٰ سیدنا محمد المبعوث بالدین القویم۔ والصراط المستقیم و
علیٰ آله الطاهرین۔ من زیغ کل مبتدع لئیم۔ واصحابه الذین بذلوا
مهجهم واجسامهم فی نصرة هٰذا النبی الکریم۔ فتأسست
بذلك القواعد۔ وحصلت لکل مستفید جمیل الفوائد۔ وعلیٰ
من تبعهم فی نهجهم من کل ذاب عن الدین۔ بالدلیل القوی
المتین۔ فجزاهم المولیٰ افضل الجزاء۔ واخزی من مال عن سبیلهم
اشد الخزاء۔ وبعد فقد وقفت علیٰ هٰذه الاجوبة القویة۔ علیٰ
الاسئلة السنیة۔ وما کتبه علماؤنا وسادتنا مؤید لذلك۔ ومقرر
لما هنالك۔ لازالوا للدین ناصرین۔ وللسنة حامین۔ کثر المولیٰ
امثالهم۔ وایدا قوالهم وشید احوالهم۔ بجاه خاتم النبیین۔ علیه
وعلیٰ آله وصحبه افضل صلاة المصلین وسلام المسلمین۔ فی کل
وقت وحین۔ قال ذلك الحقیر الفقیر الیٰ مولاه الغنی حسین بن
محمد الحبشی امتثالا لامر سادتنا والا فلست فی العیر ولا فی النفیر۔

بسم الله الرحمن الرحیم

(٦) الحمد لله وحده۔ لاضد له ولا ندله۔ والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا

Marfat.com

مالک عرشِ عظیم کے امیدوار۔ عمر بن ابی بکر باجنید نے اللہ تعالےٰ اسے اور سب دوستوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔ آمین

عمر ابن ابی بکر باجنید ۱۲۹۶

(۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اُسے جس نے حق کو بلند و جنبت کیا۔ اور باطل کو زیر دست کیا۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر کہ دین درست و راہِ راست لیکر مبعوث ہوئے اور ان کی آل پر کہ ہر بد مذہب کینے کی کجی سے پاک رہے۔ اور ان کے اصحاب پر جنہوں نے اس نبی کریم کی مدد کے لئے اپنی جان و بدن تج دئے۔ کہ اس سے قواعدِ دین نے استحکام پائے۔ اور ہر فائدہ لینے والے کو نفیس فائدے ہاتھ آئے۔ اور ان کے پیروانِ راہ پر کہ شبہات ہٹکتے ہیں دین سے۔ دلیل پر زور متین سے۔ مولیٰ تعالیٰ انہیں بدلے میں سب سے بہتر بھلائی دے۔ اور ان کی راہ سے الگ چلنے والے کو سب سے سخت تر رسوائی دے۔ پس ازاں میں نے یہ پُر زور جواب دیکھے۔ جو ناکس لوگوں کے باب میں لکھے گئے۔ اور جو کچھ ہمارے علماء ہمارے سرداروں نے لکھا ہے اسکی تائید و تصویب کرتا ہوں۔ وہ ہمیشہ ناصرِ ملت و حامیٔ سنت رہیں۔ مولا تعالیٰ ان کے امثال بڑھائے۔ اور انکے اقوال کی تائید فرمائے۔ ان کے احوال میں مضبوطی لائے۔ صدقہ خاتم النبیین کا ان پر اور ان کے آل واصحاب پر ہر وقت ہر آن۔ بہتر درود درود خاناں۔ وخوشتر سلام سلام گزاراں اسے کہا حقیر۔ اپنے مولائے غنی کے فقیر حسین بن محمد حبشی نے اپنے سرداروں کے حکم سے ورنہ میں نہ شمار میں نہ قطار میں۔

(۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو حمد و ثنا جس کا نہ کوئی ضد نہ کوئی ہمتا۔ اور درود و سلام ہمارے آقا

Marfat.com

محمد لانبي بعده. وعلى آله واصحابه المنتصبين لازالة شبه
اهل الزيغ والخلاعة. والقائمين بابطال سفسطة اولى الضلال و
الملاحدة. اما بعد فيقول العبد الفقير الراجي الى رحمة ربه القوي تفضل
الحق عفا الله عنه وعن والديه بلطفه الخفي. لما طالعت هذه
الاجوبة السديدة بامعان نظر وتدقيق فكر. رأيتها. احسن اجوبة
الفت في بابها. الدالة على رسوخ علوم المؤلف العالم العلامة. و
الفهامة. الذي هو في الاعيان. بمنزلة العين في الانسان. جزاه
الله تعالى عنا وعن المسلمين خير الجزاء. في دار الاولى والاخرة. و
نفعنا الله تعالى والمسلمين بعلومه مادام الشموس طالعة.
والنجوم ساطعة. بحرمة سيد الاولين والآخرين. صلى
الله تعالى عليه وسلم وآله واصحابه اجمعين.

الحق تفضل

---

(٧) الحمد لله الذي حمى حوزة الاسلام بصيانة علماء الدين. وصما واصما
من سعى في اطفاء نوره بقهره المتين. واعز من اعز دينه الشامخ.
الاصول السامي العماد الراسخ. والصلوة والسلام الاتمان الاكملان
على سيدنا محمد سيد ولد عدنان. وعلى آله واصحابه وتابعيهم
باحسان. الى يوم الدين. خصوصا علمائه العاملين. وبعد فقد اطلعت
على ما كتبه العلامة الاوحد. الهمام الامجد. مولانا الشيخ احمد رضا
بلغه الله تعالى كل مقام احمد. فهذه رسالة عجيبة ملتقطة

Marfat.com

محمد پر۔ جن کے بعد کوئی نبی نہ پیمبر۔ اور ان کے آل واصحاب پر۔ کہ ٹیڑھے نافرمانوں کے شبہے دور فرمانے پر قائم رہے۔ اور گمراہوں ملحدوں کے خرافات باطل کرنے پر دائم۔ بعد ازاں کہتا ہے بندۂ حقیر۔ امیدوارِ رحمتِ ربِ قدیر۔ تفضل الحق، اللہ اپنے لطفِ خفی سے اسے۔ اور اس کے ماں باپ کو بخشے۔ یہ جواب، صحیح وصواب، نظرِ عمیق و فکرِ دقیق سے۔ میرے مطالعہ میں آئے۔ جس قدر فتوے ایسے مسائل میں لکھے گئے سب سے بہتر پائے۔ یہ بتا رہے ہیں کہ مؤلف عالم علامہ۔ فاضل فہامہ۔ کہ عمائد میں ایسے ہیں جیسے آدمی کے بدن میں آنکھ ان کے علوم بہت پکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا کرے۔ اور ہمیں اور سب اہلِ اسلام کو ان کے علوم سے نفع بخشے۔ جب تک سورج چمکیں۔ اور ستارے طلوع کریں۔ صدقہ اپنے سب اگلوں پچھلوں کے سردار کا ان پر اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلامِ خدا۔ آمین۔

تفضل الحق

---

۷ سب خوبیاں اللہ کو جس نے علمائے دین کی حفاظت سے بیضۂ اسلام کی حفاظت کی۔ اور جو اس کے نور بجھانے میں ہوا اپنے قوی قہر کے تیر سے اس کی جان لی۔ اور جس نے اس کے رفیع اصول بلند ستون والے محکم دین کا اعزاز کیا اسے عزت دی۔ اور نہایت کامل و تمام۔ درود وسلام۔ ہمارے آقا سردار اولادِ عدنان پر۔ اور ان کے آل واصحاب و تابعین باحسان پر۔ تا روزِ محشر خصوصاً علمائے باعمل پر۔ پس ازاں میں مطلع ہوا۔ اس پر جو لکھا علامۂ یکتا۔ صاحبِ ہمت بلند و عزت مولٰنا احمد رضا نے۔ اللہ عزّ و جل اسے مقامِ کمال ستائش کو پہنچائے۔ یہ تو عجیب رسالہ ہے جس کے مسائل

Marfat.com

مسائلها من الاحاديث النبوية ومن نصوص العلماء فلا مجال فيها
لانكار الجهلاء المعاندين للدين۔ فلله در مؤلفها حيث بذل همته فى
بيان الرد على هؤلاء الفرق الضالة المبتدعة فجزاه الله احسن جزاءه
وجعله ذخيرة لهذا الدين۔ وكثر الله من امثاله على ممر السنين آمين
يارب العلمين۔ وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم۔ رقمه راجى عفو ربه المنان محمد سعيد بن محمد
بن سليمان المدرس بالحرم الشريف۔

محمد سعيد ١٣٠٩

---

(٨) الحمد لله الذى جعل العلماء وسيلة للارشاد۔ وسيفا قاطعا
لمن اراد العناد والفساد۔ والصلاة والسلام على شرف الخلق والعباد۔ سيدنا
محمد وآله وصحبه الكمل العباد۔ وبعد فقد اطلعت على اجوبة العلامة الفهامة
الشيخ احمد رضا۔ وتحريراته المؤيدة بالكتاب والسنة المرضاة
للرب خالق الفضا۔ فوجدتها تامة المعانى والالفاظ۔ التى لا يقدر على
مثلها اكثر الحفاظ۔ اعلى الله مناله فى اعلى عليين۔ مع احباب الانبياء
والمرسلين۔ آمين يارب العلمين۔ اقول وبالله اعول۔ ان فعل
هؤلاء ليس هو الا هوى نفس واتباع للشيطان اما يخشون عقوبة
الله تعالى غيرة منه على الاسلام اما يعتقدون
الموقف غدا والفضيحة بين يديه وما احسن
ماقيل شعر

Marfat.com

احادیثِ نبویہ وارشاداتِ علماء سے چن کر آئے۔ تو جاہلوں دین کے دشمنوں کو اس میں انکار
کی گنجائش نہیں۔ مؤلف کی خوبیاں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ان گمراہ بدمذہب گروہوں
پر رد کے اظہار میں اپنی ہمتیں صرف کیں۔ اللہ تعالےٰ اسے اپنی جزاؤں میں سب سے بہتر
جزا عطا فرمائے۔ اور دینِ متین کی حاجتوں کے وقت کام آنے کے لئے اسے ذخیرہ بنائے۔
اور مدتہا مدت تک اسکے سے لوگ اہلسنت میں بکثرت لائے۔ آمین یارب العالمین۔ اور درود وسلام رب اکبر
بہترین عالم محمد ہمارے سردر۔ اور انکے آل واصحاب سب پر۔ راقم اپنے کمال محسن پروردگار
کے عفو کا امیدوار، محمد سعید بن محمد سلیمان مدرس حرم شریف۔

محمد سعید
١٣٠٩

---

(٨) سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے علماء کو وسیلۂ رہنمائی ٹھہرایا۔ اور جو عناد و فساد چاہے اس
کے لئے انہیں شمشیر براں بنایا۔ اور درود وسلام تمام مخلوقِ الٰہی و بندگانِ خدا سے بہتر ہمارے
مولےٰ محمد اور ان کے آل و اصحاب کاملین خدا پرست پر۔ بعد ازاں علامہ فہامہ مولٰنا احمد رضا
کے جواب۔ اور ان کے نوشتے مؤید بہ سنت و کتاب۔ وجہ رضائے خالق فضا رب الارباب
میری نظر میں آئے۔ میں نے معانی میں کامل اور الفاظ میں تام پائے۔ ایسی تصنیف پر اکثر وہ
لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے۔ اللہ عزوجل سب سے بلند تر فردوس کے غرفوں میں اپنے
پیارے انبیاء و مرسلین کے ساتھ اسے بلند رسائی دے ایسا ہی کر اے پروردگار سارے
جہان کے۔ میں کہتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسا رکھتا ہوں۔ کہ ان ندویوں کا یہ کام نہیں
مگر ہوائے نفس و پیروی شیاطین۔ کیا ڈرتے نہیں کہ اللہ عزوجل اسلام پر غیرت فرما کر انہیں
عذاب کے شکنجے میں لے۔ کیا اعتقاد نہیں رکھتے کہ روزِ قیامت اللہ کے سامنے کھڑا
ہونا ہے اس کے حضور فضیحت ہوں گے۔ کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے ؎

Marfat.com

تذکر یوم تاتی اللہ فردًا　　وقد نصبت موازین القضاء
وهتکت الستور عن المعاصی　　وجاء الذنب مکشوف الغطاء

ومنه ابلغ واسرع رشقا فی النحور. قول من یجمع الناس لیوم لاریب فیه یوم النشور. یعلم ما فی السمٰوات والارض ویعلم ما تسرون وما تعلنون واللہ علیم بذات الصدور. اما یخافون من یوم تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها وتری الناس سکاریٰ وما هم بسکاریٰ ولٰکن عذاب اللہ شدید اقول هٰذا لمن طلب الحق والبیان. فقد کشف له الغشاء وبان. واما من مراده بالجدال اطفاء نور اللہ فاللہ متم نوره ولو کره الکٰفرون واوصی اخواننا المسلمین ان یقوموا علیٰ هٰؤلاء اعداء الدین وینصروا دینهم القویم فقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قد اجارکم اللہ من ثلث خلال ان لایدعو علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لایظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لاتجتمعوا علیٰ ضلالة رواه ابوداؤد واخرج الطبرانی فی الکبیر من حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه وفی الصغیر والاوسط بسند جید عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

Marfat.com

وہ دن کریا د جب پیشِ خدا تو اکیلا آئے اور میزان لائیں
گناہوں کے حجاب ایک ایک ہوں چاک جرائم برملا بے پردہ آئیں

اور اس سے بھی بلاغت میں بڑھ کر۔ اور سینوں میں تیر برسانے میں جلد تر۔ اس کا ارشاد ہے جو لوگوں کو جمع فرمائے گا اس دن جس میں شک ناممکن۔ وہ کونسا دن ہے حشر کا دن۔ کہ فرماتا ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ خبردار ہے دلوں کی بات سے کیا اس دن سے نہیں ڈرتے جب ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھن گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو خیال کرے کہ نشے میں ہیں اور وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ یہ میں اُس کے لئے کہتا ہوں جو حق دبیان کا طلب گار ہے۔ کہ اس کے لئے پردہ اٹھ گیا اور حق آشکار ہے۔ رہا وہ جو جھگڑ کر خدا کا نور بجھانا چاہے۔ تو اللہ اپنا نور ضرور پورا کرے گا اگرچہ کافروں کو برا لگے۔ اور میں اپنے مسلمان بھائیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ ان دشمنانِ دین کے دفع کو کھڑے ہو جائیں اور اپنے دینِ راست کی مدد فرمائیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک تمہیں اللہ عزوجل نے تین باتوں سے پناہ بخشی تمہارے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمہارے ضرر کی دعا نہ فرمائیں گے کہ سب ہلاک ہو جاؤ۔ اور باطل والے اہلِ حق پر غلبہ نہ پائیں گے۔ اور تم گمراہی پر جمع نہ ہو گے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی اور طبرانی نے کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور صغیر و اوسط میں بسند جید حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ثلث هن حق لا يجعل الله من له سهم فى الاسلام كمن
لا سهم له ولا يتولى الله عبدا فيوليه غيره ولا يحب
الرجل قوما الا حشر معهم واحمد باسناد جيد ثلث
احلف عليهن لا يجعل الله من له سهم فى الاسلام كمن لا سهم
له واسهم الاسلام ثلث الصلوٰة والصوم والزكوٰة ولا يتولى
الله عبدا فى الدنيا فيوليه الله غيره يوم القيمة ولا يحب
الرجل قوما الا جعله الله معهم والحاكم وصححه الشرك اخفى من
دبيب النمل على الصفا فى الليلة الظلماء وادناه ان تحب على شئ من
الجور و تبغض على شيئ من العدل وهل الدين الا الحب والبغض
قال الله تعالىٰ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله وابن حبان
فى صحيحه لا تصاحب الا مؤمنا ولا ياكل طعامك الا تقى وروى
ابوداؤد وابن حبان فى صحيحه مثل الذى يعين قومه على
غير الحق كمثل بعير تردى فى بئر فهو ينزع منها بذنبه ومعناه
انه وقع فى الاثم وهلك كالبعير اذا تردى فى بئر مهلكة وينزع بذنبه
ولا يقدر على الخلاص والطبرانى من مشى مع ظالم ليعينه
وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام واجتماع
هؤلاء على هذه الاحوال هو اعانتكما لا يخفى على من
نور الله بصيرته والواجب ان لا يجالسوهم ولا يماشوهم
فقد قيل من حام حول الحمى يوشك ان يقع فيه

Marfat.com

فرماتے ہیں تین باتیں بے شک ہیں جو اسلام میں خوبی کا کوئی حصہ رکھتا ہے اللہ اسے اس کی برابر نہ کر دے گا جو حصہ نہیں رکھتا اور اللہ جسے دوست رکھے اسے کسی دوسرے کی سپردگی میں نہ دے گا اور جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے انہی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا اور امام احمد بسند صحیح روایت کرتے ہیں تین باتوں پر قسم یاد فرماتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اسلام میں نصیبے والے کو بے نصیب کے برابر نہ کر دے گا اور اسلام میں خوبی کے بڑے حصے تین ہیں نماز روزہ زکوٰۃ اور جس بندے کو اللہ عزوجل دنیا میں دوست رکھے ہر گز نہ ہوگا کہ اسے روزِ قیامت دوسرے پر چھوڑ دے اور جو شخص جن لوگوں سے محبت رکھے گا اللہ تعالےٰ اسے انہی کے ساتھ کر دے گا۔ اور حاکم نے بافادۂ تصحیح روایت کیا شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے جیسے چکنی چٹان پر اندھیری رات میں چیونٹی کی چال اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو کسی قدر ظلم و خلاف حق پر محبت اور کسی قدر عدل پر عداوت رکھے اور دین ہے کیا اسی حب و بغض کا تو نام ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے اے نبی تو فرما اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ صحیح ابن حبان کی حدیث ہے صحبت میں نہ رہ مگر صاحبِ ایمان کی اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار۔ اور سنن ابی داؤد و صحیح ابنِ حبان میں ہے اس کی کہاوت جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں میں گر گیا اور اب وہ اس میں سے دم پکڑ کر کھینچا جا رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ میں پڑا اور ہلاک ہوا جیسے اونٹ کہ چاہِ ہلاکت میں گرا اور دم پکڑ کر کھینچا جائے تو کیونکر خلاص پر قدرت پائے۔ طبرانی کی حدیث ہے جو کسی ظالم کے ساتھ چلے کہ اس کی اعانت کرے اور جانتا ہو کہ یہ ظالم ہے وہ اسلام سے نکل گیا۔

Marfat.com

واما موضعهم المسمّی بالندوة فیجب علی کل شخص ان
لایدخل فیها کما یعلم من الادلة المتقدمة والظاهر ان
هٰذا من دسائس الکفرة ویدل علیه تسمیتهم له بهٰذا
الاسم وما اظن الا ان مرادهم احیاء سنن اولیاءهم
والعجب من هٰذه الدیار اعنی الدیار الهندیة
کانت سابقا مجمع کثرة الفضلاء والعلماء والآن
صارت ماوی کثرة الجهلاء والاغبیاء وما ذاك
الا لان فی کل وقت یستحسنون اعتقادات ظاهرة
البطلان لم تسمع بها فی زمنه صلی الله علیه
وسلم ولا زمن اصحابه والتابعین ومن تبعهم
باحسان الا فی هٰذا القرن والذی قبله واعتقد
اعتقاداتهم الباطلة جماعة کثیرة من الجهلة
نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا
من یهده الله فلا مضل له. ومن یضلل فلا هادی له
اللّٰهم اجعلنا من الهادین المهتدین. بجاه
نبیك سید المرسلین. صلی الله علیه وعلیٰ آله و
صحبه وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین. اقول
قولی هٰذا واستغفر الله العظیم لی و لوالدی و
للمسلمین والمسلمات الاحیاء منهم والاموات

Marfat.com

اور ان ندویوں کا ان حالتوں پر جمگھٹ صاف اعانت ہے جیسا کہ اس پر مخفی نہیں جس کے
دل کی آنکھ اللہ تعالیٰ نے روشن کی اور واجب یہ ہے کہ ان کے پاس نہ بیٹھیں ان
کے ساتھ نہ چلیں کہ ارشاد ہوا ہے جو رُمنے کے آس پاس پھرے گا نزدیک ہے کہ
اس میں گر پڑے گا۔ رہی ان کی جائے مخصوص جس کا نام ندوہ ہے ہر شخص پر اس میں دخول
سے بچنا واجب ہے جیسا کہ دلائلِ گزشتہ سے معلوم ہے۔ ظاہراً یہ مجلس کافروں کے
مکرِ بنانی سے ہے جس پر اس کا نام ندوہ رکھنا ہی دلیل ہے۔ مجھے تو یہی گمان ہے
کہ اس مجلس سے ان کی مراد اپنے انہی دوستوں کی سنتیں جگانا ہے (جنہوں نے
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا) ہندوستان کے شہروں
سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ کثرت فضلا و علماء کے مجمع تھے اور اب
کثرتِ جہلا و اغبیا کے ٹھکانے ہو گئے۔ اور اس کا سبب کچھ نہیں کہ یہ لوگ آئے
دن صریح باطل عقیدے پسند کرتے ہیں جو نہ زمانۂ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سُنے
گئے نہ صحابہ و تابعین اور ان کے اچھے پیرؤں کے وقت میں سوا اس صدی یا اس
سے پچھلی کے اور ان کے یہ جھوٹے عقیدے بہت سے جاہلوں نے مان لئے۔ ہم اللہ
کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنی بداعمالیوں جسے اللہ راہ دکھائے
اسے کوئی بہکانے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں۔ الٰہی ہمیں
راہبر راہ یاب کر۔ صدقہ اپنے نبی کا جو تمام پیمبروں کے سرور۔ درود و سلام الٰہی
بکثرت تا روزِ محشر۔ ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر۔ میں اتنا کہتا اور عظمت
والے اللہ سے اپنے اور اپنے والدین اور ہر مسلمان مرد و زن زندہ و مُردہ
کے لئے مغفرت مانگتا ہوں۔

---

[1] الاضافۃ فنے توضیحہم بعض الاسم ما اللام للتخصیص ۱۲ مترجم [2] جس میں ابن عبد الوہاب نجدی نے مذہب وہابیہ ایجاد کیا ۱۲ مترجم

Marfat.com

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه و
من تبع نهجهم اجمعين آمين . قاله بفمه وكتبه
بقلمه . المرتجي رحمة ربه الجليل . اسمٰعيل
ابن حافظ الكتب السيد خليل . حافظ كتب الحرم
المكى . عاملهما الله بلطفه الخفى .

---

(٩) الحمد لله رب العلمين . والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين . سيدنا
محمد وآله واصحابه اجمعين . اما بعد فقد رأيت هٰذه العجالة مع
اجوبتها فوجدتها على الصواب . موافقة للسنة والكتب . بقول مليح .
ولسان فصيح . نفع الله تعالى بها العباد . بجاه النبى الكريم وآله واصحابه
الامجاد . كتبه الفقير غلام مصطفٰى المهاجر المجاور بالحرم المكى
غفر الله له ولوالديه ولجميع المؤمنين
والمؤمنات والمسلمين والمسلمات
فانه كريم مجيب الدعوات .

---

(١٠) الحمد لله الذى ابطل ترهات الملحدين . والزنادقة باسطع الحجج
واوضح البراهين . والصلوٰة والسلام الاتمان على المامور بقوله
تعالى فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشركين . وعلى آله واصحابه
الباذلين . اموالهم وارواحهم لنصرة الدين المبين . هداة البرايا

Marfat.com

اللہ درود و سلام بھیجے محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل و اصحاب و پیروانِ راہ سب پر۔
الٰہی ایسا ہی کر۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا امیدوار رحمت جلیل،

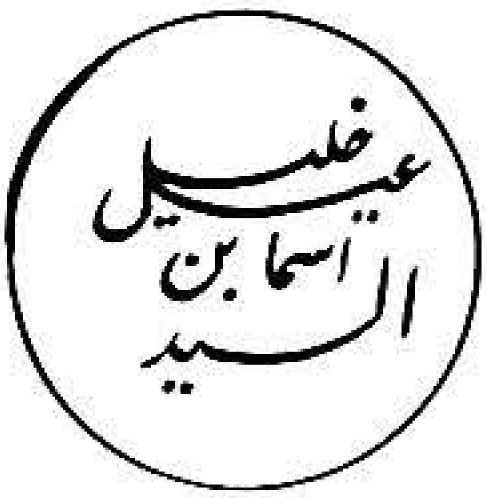

اسمٰعیل بن حافظِ کتب سید خلیل
حافظ کتب حرم شریف نے اللہ تعالے ان دونوں سے
اپنے لطفِ خفی کے ساتھ معاملہ کرے۔

---

(۹) سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار۔ اور درود و سلام ان پر جو تمام انبیاء
کے سردار۔ محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل و اصحاب سب پر۔ زاں بعد یہ عجالہ اور اس
میں مسائل کے جواب میری نظر میں آتے۔ میں نے صواب، و موافق سنت و کتاب، با بیان
ملیح و زبان فصیح پائے۔ اللہ تعالے اس سے اپنے بندوں کو نفع پہنچائے۔ صدقہ عزت و
کرم والے نبی۔ اور ان کے آل و اصحاب گرامی کا۔ راقم فقیر غلام مصطفٰے مہاجر مجاور حرم
مکہ معظمہ اسے اور اس کے ماں باپ اور سب اہل اسلام و ایمان مردان و
زناں کو بخشے اللہ تعالے کہ وہ کریم ہے دعائیں سننے والا۔

---

(۱۰) سب خوبیاں خدا کو جس نے نہایت بلند حجت اور سب سے روشن تر دلیل سے ملحدوں۔ بدینوں کے
زٹل قافیے باطل کیے۔ اور کامل تر درود و سلام ان پر اترے جو اس آیت کے مامور تھے۔
کھول کر کہہ دے جس بات کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔ اور ان
کے آل و اصحاب پر جنہوں نے دین متین کی مدد میں اپنے مال جان صرف کیے۔

Marfat.com

الى منهج الصراط المستقيم ـ وحماة الملة بالسيف واللسان عن تعرض المفسدين ـ اما بعد فطالعت هذه العجالة النافعة والاجوبة الدافعة ـ اباطيل الفرق الضالة المبتدعة الضائعة ـ فرأيتها هادمة لاساس عقائدهم الباطلة الشائعة ـ وقامعة لاصول قواعدهم العاطلة الذائعة ـ جزى الله جامعها احسن الجزاء من المسلمين لازال منصوبا للذب عن الملة الاسلامية اعداء الدين ـ ولابرحت بلاد الهند معمورة بوجود العلماء المحققين ـ والفضلاء المدققين فى كل حين ـ فهى الى الآن مصونة عن تطرق الخلل ـ وان كان الخلل فى اكثر البلدان تخلل ـ واواخرهم على اقدام اوائلهم ـ بل اتوا بما لم يظهر من اوائلهم وقبائلهم ـ فهم فى الجد والاجتهاد ـ ازيد من اهالى اكثر البلاد ـ ولهم اهتمام اهم فى احراز قصبات السبق فى الفروع والاصول ـ واعتناء اتم فى اقتناء ثمرات الجمع بين المنقول والمعقول ـ مع التمسك بالدراية والمباحثة بغاية التحقيق ـ والتشبث بالرواية والمناظرة فى نهاية التدقيق ـ مع كونهم بين المخالفين من الكفرة والفرق الضالة القديمة والحديثة الكثيرة كيوم من الشهر ـ وليس لهم حاكم سنى يزجر اعدائهم ويسفرهم عن البلد بالقهر ـ واعداؤهم معلنون بمذاهبهم الباطلة ومجتهدون فى ترويج اباطيلهم العاطلة فاهل السنة منهم لم يزالوا قائمين على ابطال مقالاتهم

Marfat.com

صراطِ مستقیم کی طرف خلق کے رہنما ہوتے۔ دینِ متین کو مفسدوں کے تعرض سے تیغ و زبان کے ساتھ بچاتے رہے۔ زاں بعد میں نے یہ سود مند عجالہ اور یہ فتوئے گمراہوں بدمذہبوں ہالکوں کی باطل باتیں دفع کرنے والا دیکھا تو اسے پایا کہ ان کے مشہور باطل عقیدوں کی نیو ڈھاتا ہے۔ اور ان کے پراگندہ مہمل قاعدوں کی بنیادوں کا قلع قمع فرماتا ہے۔ اللہ اس کے مصنف کو سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا دے۔ اور اسلام پر سے اس کے دشمنوں کے حملے دور کرنے کو ہمیشہ اسے قائم رکھے۔ اور ہمیشہ سے ہندوستان کے شہر ہر وقت علمائے محققین و فضلائے مدققین سے معمور رہے ہیں۔ اسی لئے وہ آج تک خلل کے راستہ پلنے سے بچے ہیں۔ اگرچہ اور بہت شہروں میں خلل نے دخل کر لئے ہیں۔ ان کے پچھلے اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں۔ بلکہ وہ لائے جو اگلوں سے بھی کم ظاہر ہوئے ہیں۔ تو وہ اکثر شہر والوں سے کوشش و اجتہاد میں بڑھ کر رہے۔ علوم فروع و اصول میں گوئے سبقت لے جانے میں ان کا اہتمام اہم ہے۔ اور جامعیت منقول و معقول کے پھل چننے میں ان کی محنت اتم ہے۔ اس کے ساتھ عقل کا پہلو لئے ہوئے نہایت تحقیق پر مباحثے۔ اور نقل کا دامن تھامے کمال تدقیق پر مناظرے۔ حالانکہ وہ اپنے مخالفوں کا فروں اور نئے پرانے گمراہ فرقوں میں ایسے ہیں جیسے مہینے میں ایک دن۔ اور ان کا کوئی حاکم سنی نہیں جسے ان کے دشمنوں کو جھڑکنا اور بالجبر شہر سے نکال دینا ممکن اور ان کے دشمن اپنے باطل مذہب علانیہ گا رہے ہیں اور اپنی بے معنی خرافات پھیلانے میں خوب جان لڑا رہے ہیں باایں ہمہ یہ اہلسنت ہمیشہ جھوٹی باتیں باطل کرنے پر قدم جمائے ہیں۔

Marfat.com

وبحکم الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ غلبوا علیھم فی کل حالاتھم۔ وغالب الظن انہ لوکان الحال مثل ذلک فی مکان آخر لاتری القائم علی الرد الا من شاء اللہ ومن اواخر علماء الھند من اعزہ اللہ تعالیٰ بالقوۃ القدسیۃ۔ فصیر بتحفتہ الاثنی عشریہ۔ طوائف الشیعۃ الشنیعۃ حیاریٰ۔ ومنھم من علیہ رحمۃ اللہ افحم جمیع فرق النصاریٰ۔ ومنھم من استاصل حشیشۃ مذھب الوھابیۃ۔ ومنھم من اقتضب شجرۃ مشرب الاسمٰعیلیۃ۔ ومنھم من ازال الغین عن بصارۃ العین فی اثبات شھادۃ الامام حسین۔ رضی اللہ عنہ۔ ومنھم من یرد کل ما جاء من علماء الشیعۃ فی طرفۃ العین۔ وغیر ذلک الا یری الیٰ ھٰذہ العجالۃ النافعۃ فانھا وان امکن تحریرھا من غیر مولفھا الالمعی النحریر۔ لکنھا مما یستبعد اتمامھا فیما ذکرہ من زمان قصیر۔ فالحمد للہ الملک العلیم الخبیر۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ البشیر النذیر۔ نرجو منہ تعالیٰ عفو الجرائم والتقصیر تاریخ اتمام تحریر العجالۃ من الحقیر ؎

محامد للقدیر علی الکمال ومقتدر عزیز ذی الجلال
صلوٰۃ مع سلام من کریم علی المختار مع صحب و آل
وبعد فقد رأینا ضوء شمس وکنا نبتغی نور الھلال

اور اس ارشاد کے مطابق کہ اسلام غالب رہے گا اور مغلوب نہ ہوگا۔ بہرحال ان پر غلبے پائے ہیں۔ اور غالب گمان یہ ہے کہ اگر ایسا حال کسی دوسری جگہ وقوع پاتا تو ردّ بدمذہباں پر جار ہنے والا نظر نہ آتا۔ مگر کوئی شخص جس کے لئے اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا اور متاخرین علمائے ہند میں کوئی وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ملکی قوت سے عزیز کیا۔ تو اس نے اپنے تحفۂ اثنا عشریہ سے طوائف شیعہ شنیعہ کو سرگرداں کر دیا۔ اور کوئی وہ ہے جس پر رحمت اللہ تعالیٰ۔ جس نے نصاریٰ کے سب فرقوں کو دم بخود کر ڈالا۔ انہی میں بعضوں نے مذہبِ وہابیہ کی گھاس کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔ بعض نے مشربِ اسمٰعیلیہ کے پیڑ کو نذرِ تیغ کیا۔ بعض نے اثبات شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نظرِ چشم سے ابر مٹایا۔ بعض نے چشم زدن میں مجتہدانِ شیعہ کا تمام آوردہ رد کر دکھایا۔ اسی طرح اور علماء (باطل سوز حق نما) کیا اس سود مند عجالہ کو نہیں دیکھتے کہ مصنف اُمّی تحریر (تیز ذہن کمال ماہرِ علوم) کے سوا اگرچہ دوسرا بھی لکھ سکے، مگر یہ بات بہت دور ہے کہ ایسی تحریر اتنی مدت کوتاہ مذکور میں تمام ہو چکے۔ تو سب شکر و ثنا اللہ کو۔ خبیر دانا

اور درود وسلام اس کے رسول پر جو صاحبِ بشارت و انذار ہیں۔ ہم عفوِ گناہ و تقصیر کے اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہیں۔ اس عجالے کی تاریخ تحریر بتصنیف حقیر ہے

ثنا قادر کو باشانِ کمالی — جلال و عزت و قدرت کا والی
سلام و رحمتِ حق مصطفےٰ پر — مع اصحاب و اہلِ بیت عالی
نظر نے جلوۂ خورشید دیکھا — طلب کرتے تھے ہم نورِ ہلالی

Marfat.com

بدا اشراقہا من صوب ہند — کرفع حبیبنا حجب الجمال
ازال ظلام زیغ وابتداع — واشراک ورفض فی زوال
لسان الملحدین الزائغینا — تری قطعا بصمصام المقال
فالہم ربُ حبرا ذا ذکاء — طریق البحث مع حسن الجدال
فارخ وقت تحریر الکتاب — فقل ھو رد ارباب الضلال ۱۳
سطرہ اخوند جان البخاری
المجاور بالحرمین المحترمین

ملا اخوند جان

---

(۱۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدیع السمٰوات والارض لہ الحمد فی الاولیٰ والاٰخرۃ علی الائہ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ الحافظین لوائہ۔ امابعد فیقول المفتقر الی رحمۃ ربہ آدم بن الجبیری طالعت ہٰذہ العجالۃ التی کتبہا الاخ الصالح العالم العلامۃ احمد رضا خان سلمہ اللہ الحنان۔ فوجدتہا کاملۃ۔ ولغایۃ النصح والصواب شاملۃ۔ اشتملت علی الرد للفرق الباطلۃ۔ ودلت عبارتہا علیٰ فضل القائل انہ قدوۃ الاماثل۔ فما احسنہا بالفیض المعطی۔ وھو مقیم بالبلدۃ البریلی۔ فہذا الذی کساھا حلۃ الاعجاب۔ واستخلصہا من عجمۃ الہند

۱؎ دونوں مصرعوں سے تاریخ تحریر الحقیر ۱۳ منہ

Marfat.com

وہ چمکا ہند سے گویا اٹھلتے — رخِ جاناں نے استارِ حبالی
کجی و شرک و بدعت رفض فانی — اندھیری سب کی سورج نے دبالی
زبانِ ملحدانِ کج کے ٹکڑے — دکھاتی ہے یہ شمشیرِ معالی
ذکی عالم کو کی مولی نے الہام — سبیل بحث و خوبیٔ جدالی
لکھو تاریخِ تصنیفِ رسالہ — کہو ہو[1] ردُّ اربابِ الضلال ۱۳

ملا اخوند جان

راقم اخوند جان بخاری مجاور حرمین شریفین۔

---

(۱۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیا بنانے والا آسمانوں اور زمین کا۔ اسی کے لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں اسکی نعمتوں پر۔ اور درود و سلام ہمارے مولٰے محمد اور ان کی آل اور ہم صحبتوں پر جنہوں نے محبت اللہ و رسول کی اپنے کلیجوں سے لگا رکھی۔ زاں بعد کہتا ہے رحمتِ رب کا محتاج آدم بن جبیری ہیں نے یہ عجالہ دیکھا۔ جسے برادر صالح عالم علامہ احمد رضا خان سلمہ الرحمن نے لکھا۔ تو میں نے اسے پایا کامل۔ اور کمال نصیحت و صواب کو شامل۔ اور رد طوائفِ باطلہ پر مشتمل۔ اس کی عبارت فضلِ مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے عمدگانِ جلیل ہے۔ یہ رسالہ کس قدر خوب و فیض بخش آیا۔ اسے تعجب کا جوڑا تو اس نے پہنایا۔ کہ مصنف بریلی میں مقیم اور تصنیف کو ہندوستان کی کچا ہند

---

[1] اگر ھو کی جگہ ھیچ ہو تو اس تحریر حقیر کی تاریخ ہو ۱۲

Marfat.com

و لكنـة الاعراب ـ نفع الله بها القراء والطلاب ـ واجزل الله لنا وله الثواب ـ وقد احسن و اجاد ـ وعلم و افاد ـ وقمع كيد اهل العناد ـ وما قصده الا النصح و الارشاد ـ واحب الناس الى الله انفعهم للعباد وصلى الله علىٰ سيدنا محمد و اله واصحابه الامجاد ـ و الله يهدى الى سواء السبيل وهو حسبنا ونعم الوكيل ـ كتبه العبد الفقير آدم بن جبيرى غفر الله له ولوالديه والمسلمين اجمعين آمين ـ

---

(١٢) بسم الله الرحمٰن الرحيم

حمد المن تفرد بالبقاء والثناء والمجد والعز والشان ـ وخلق الانسان وعلمه البيان ـ وصلوٰة وسلاما علىٰ سيدنا محمد اشرف الانام المبعوث الىٰ كافه من العرب والعجم والانس والجان ـ وانزل عليه الفرقان ـ وجعل امته خير امة اخرجت للناس يؤمنون بالله واليوم الأخر و يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويتعاونون على البر والتقوى ولايتعاونون على الاثم والعدوان ـ ويقيمون الصلاة و يؤتون الزكوٰة ويتواصون بالصبر والنصرة للدين القيم و لا يخافون لومة لائم من اهل الزيغ والخذلان ـ فما يصد عن سبيل الله ويلوم

Marfat.com

اور دہقانوں کے توتلے پن سے صاف بچایا۔ اللہ تعالےٰ اس سے پڑھنے والوں اور
طالب علموں کو نفع بخشے۔ اور ہمیں اور مصنف کو ثوابِ عظیم دے۔ مصنف نے خوب
لکھا اور بے عیب لکھا۔ اور علم سکھایا اور فائدہ بخشا۔ اور مفسدوں کا مکر جڑ سے اکھیڑ پھینکا
اُس کا قصد صرف مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں راہِ ہدایت دکھانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
کو لوگوں میں سب سے پیارا وہ جو اس کے بندوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے! ور اللہ تعالیٰ
کی درود محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل و اصحابِ گرامی پر۔ اللہ ہے سیدھی راہ دکھانے
والا۔ وہ ہمیں کافی ہے اچھا کام بنانے والا۔ راقم بندۂ محتاج آدم بن جبیری
اللہ اسے اور اس کے والدین اور سب مسلمانوں کو بخشے۔ آمین۔

آدم بن جبیری

---

(۱۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اسی کے لئے کہ بقا اسی کے واسطے خاص۔ اور تعریف و بزرگی و عزت و شان کو اسی سے
اختصاص۔ اس نے انسان بنایا۔ اور اسے بیان سکھایا۔ اور درود و سلام ہمارے
سردار محمد سرورِ عالم پر۔ جو تمام عرب و عجم و انس و جن کی طرف پیمبر۔ اللہ تعالےٰ نے ان پر
قرآن نازل فرمایا۔ اور ان کی امت کو ہر امت سے کہ عالم میں ظاہر ہوئی بہتر ٹھہرایا۔ وہ اللہ اور
پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ اچھی بات کا حکم کرتے بُری بات سے بچاتے ہیں۔ نکوئی و
پرہیزگاری پر باہم ایک دوسرے کی مدد میں مصروف۔ اور گناہ اور حد سے بڑھنے پر
یاری نہ کرنے سے موصوف۔ اقامتِ صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ اور حق پر صبر۔ اور دینِ راست
کی نصرت پر باہم تاکید کرتے ہیں۔ کجروں بے توفیقوں کی ملامت سے کب ڈرتے ہیں
اللہ کی راہ نہ روکے گا

Marfat.com

على القيام بواجب حق الله الا الذين حقت عليهم الكلمة من الله
بالشقاوة والخسران والخزی والهوان۔ ولا یتجرد لنصح عباد الله
ودعوتهم الى الله الا الذين سبقت لهم من الله الحسنى
بالسعادة و الامان والفوز والرضوان۔ اولئك ورثة النبيين و
ائمة المحققين من اهل السنة والجماعة الراسخين فی العلم
المتحققون بحقائق الايمان والايقان۔ وعلى اله واصحابه والذين
اتبعوهم باحسان۔ اما بعد فيقول العبد الفقير الداعی لعباد الله
عند بيته العتيق۔ ان يهديهم سواء الطريق۔ عبد الرزاق
القادری غفر الله له ولوالديه واحسن اليهما واليه۔ لما وصلت
بمكة المشرفة۔ هذه العجالة النافعة۔ التی كتبها العالم العلامة
عمدة المحققين۔ وخلاصة اهل العلم واليقين الشيخ احمد رضا
رزقنا الله واياه شفاعة النبی المصطفى۔ وقفت على اقدامی متحيرا
فی تاخيری واقدامی۔ وبعون الله رأيت التوفيق يقوم امامی۔
والعناية تقود زمامی۔ فقدمتها بين يدی العلماء الكرام۔ الذين
هم للدين القويم كالاعلام۔ المدرسين بالمسجد الحرام۔ سيماهم
فی وجوههم من اثر السجود كفاهم شرفا انهم جيران البيت الحرام۔
فنظروا بنظر التحقيق۔ بغاية التدقيق۔ ومهروا عليها بحسب المرام۔
فعلت ذلك امتثالا لامر الله العزيز العلام۔ فاسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون فانما شفاء العی السوال من العلماء الكرام

اور اللہ تعالیٰ کا واجب حق بجا لانے پر ملامت نہ کرے گا۔ مگر وہ لوگ جن پر خدا کا قول پورا ہو چکا کہ ان کے لئے بدبختی زیاں کاری ہے۔ ان کے لئے رسوائی وخواری ہے۔ اور بندگان خدا کی نصیحت۔ اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دینے کے لئے سب علائق سے جدا نہ ہو گا مگر وہ جن کے لئے اللہ تعالےٰ سے بھلائی کا وعدہ ہو لیا۔ کہ ان کے لئے سعادت وامان کامیابی و رضائے رحمن ہے۔ یہی لوگ وارثان انبیاء ہیں۔ اہل تحقیق کے پیشوا۔ اہل سنت وجماعت سے علم میں قدم جمائے ہوتے۔ ایمان ویقین کی حقیقتیں پائے ہوتے۔ اور ان کے آل واصحاب پر اور ان کے پیروان نکوئی مآب پر۔ پس ازاں کہتا ہے بندۂ فقیر بندگان خدا کے لئے اس کے خانۂ قدیم کے پاس دعا کرنے والا۔ کہ انہیں سیدھی راہ چلائے مولا تعالیٰ عبدالرزاق قادری اللہ اسے اور اس کے والدین کو بخشے۔ اور ان سب کے ساتھ احسان کرے۔

جب مکہ معظمہ میں میرے پاس یہ نافع عجالہ پہنچا جسے عالم علامہ عمدۃ المحققین۔ خلاصۂ اہل علم ویقین۔ مولانا احمد رضا نے لکھا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور اسے نبی مصطفےٰ کی شفاعت نصیب کرے۔ اس وقت میں اپنے قدموں پر رُک رہا۔ ہٹنے اور بڑھنے میں حیرت آشنا۔ پھر بعنایت الٰہی میں نے توفیق کو دیکھا میرے سامنے کھڑی ہے۔ اور عنایت ربانی میری باگ آگے کھینچتی ہے۔ تو میں نے یہ فتوےٰ ان علمائے کرام کے حضور پیش کیا۔ جو اس دین راست کے لئے کوہ ماناہیں۔ مسجد الحرام شریف میں درس فرما ہیں۔ اثر سجود سے ان کے نشان ان کے چہروں میں موجود۔ انہیں یہی شرف کافی ہے کہ وہ ہمسائیگان کعبہ معظمہ میں معدود۔ انہوں نے تحقیق کی نظریں فرمائیں۔ اور فکر وتدقیق حد کو پہنچائیں اور اس پر حسب مراد مہریں لگائیں۔ میں نے یہ کام اس امر الٰہی کی بجا آوری میں کیا۔ کہ اس عزیز کمال علیم نے حکم دیا۔ کہ علماء سے پوچھو اگر نہ جانتے ہو۔ تھکنے کی دوا یہی ہے کہ ان سے سوال کرو۔

Marfat.com

وقد اطلع الحقير على مضامين اهل الندوة الضالة فی کتبهم المطبوعة الموجودة لدينا وكتب الوهابية والرافضة والنيشرية المضلة فوجدتهم يصدق فی شانهم قوله تعالیٰ عزشانه وفريق حق عليهم الضللة انهم اتخذوا الشيطين اولياء من دون الله ويحسبون انهم مهتدون. ازال الله شوكتهم سريعا فقد ثقلت علی عنق الزمان اخزاهم المولیٰ العظيم الذی لايرضی لعباده الكفر وقد كفروا بالله وضل سعيهم فی الحيٰوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون. فنعمت هٰذه العجالة مع الاجوبة الكاملة قد جمعت لاصلاح الدين. وارشدت الی معالم هديه المتين. تشهد براعتها الابصار والبصائر. ويذعن لفصاحتها كل ناظم وناثر محتوية بالسنة والكتاب. محتذية حذوها المستطاب. فكانت فی بابها بديعة المثال. وآية فضل يقف عندها كل مفضال. وهی جديرة بان يتحف بها كل مريد. اذا كان له قلب اوالقی السمع وهو شهيد. ولم ارلی لسانا يمتد لمدح مؤلفها. والاطراء بذكر مصنفها وانّی لمثلی ان يمدح هٰذا العالم الكامل. واين الثريا من يد المتناول. ولقد احسن واجاد. مؤلفها وافاد. وقمع كيد اهل الزيغ والفساد ــه

Marfat.com

ندویوں کی مطبوعہ کتابوں میں کہ ہمارے پاس موجود ہیں اور گمراہ وہابیوں رافضیوں نیچریوں کی تحریروں میں جو مضامین اہلِ ندوۂ گمراہ کے ہیں فقیر نے ان پر اطلاع پائی۔ تو انہیں پایا کہ ان کے حق میں یہ آیت صادق آئی کہ ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہوگئی انہوں نے اللہ عزوجل کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست وحمایتی بنالیا اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ ہم ہدایت کی راہ چلتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ حبل دان کی شوکت زائل فرمائے کہ زمانے کی گردن پر بار ہورہی ہے۔ وہ عظمت والا مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ انہیں رسوا کرے جو اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں فرماتا۔ یہ تو ضرور اللہ تعالےٰ سے منکر و کافر ہوچکے۔ ان کی ساری کوششیں دنیا میں کھپ گئیں اور ہیں اس گھمنڈ میں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ اس عجالے اور اس کے کامل جوابوں کا کیا کہنا کہ درستیٔ دین کے لئے جمع کئے گئے۔ اور راس کی روشن متین کے نشانوں کی طرف ہادی ہوئے۔ فضل وکمال میں اس کے فائق ہونے پر آنکھیں اور دل گواہی دے رہے ہیں۔ اور سب ناظم وناثر اس کی فصاحت کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ آیات واحادیث کا جامع ہے۔ قدم بہ قدم ان کی روشِ پسندیدہ کا تابع ہے۔ لاجرم یہ رسالہ اپنے باب میں ایسا ہوا جس کی مثال شاذ نادر نظر چڑھے۔ ایک آیتِ فضل ہے جس سے آگے کوئی بڑے فضل والا نہ بڑھے۔ وہ اس لائق ہے کہ ہر طالبِ حق کو اس کا تحفہ دیا جائے۔ جب کہ صاحبِ دل ہو یا حضورِ قلب سے کان لگائے۔ میں وہ زبان نہیں پاتا جو مدحِ مؤلف میں رواں ہو۔ اور ذکرِ مصنف کی ثناخوان ہو۔ اور مجھ جیسا اس عالمِ کامل کی کہاں مدح کرسکے۔ اور ثریا تک ہاتھ کیونکر پہنچے۔ بیشک اس رسالے کو مصنف نے خوب وجید ونافع کیا۔ اور اہلِ کجی وفساد کا مکر جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا ہے۔

Marfat.com

فجزاه عنا الله خير جزائه ووقاه من مكر الحسود الشانی

وحباه غاية مايروم ويرتجی وكساه ثوب العز والرضوان

وانه لاينبغی بعد الذكری لمن كان يؤمن بالله ورسوله و اليوم الآخر ويرجو من رحمة ربه ان يتوفاه علی فطرة الاسلام والايمان ان يشاركهم فی مجالسهم ويصاحبهم ويواددهم ويتولاهم ومن يتولهم منكم فانه منهم وقد قال الله تعالیٰ فلا تركنوا الی الذين ظلموا فتمسكم النار ولولا الاطالة ـ والخوف من الملالة ـ لبسطت فی المقال ـ واتسع المجال ـ ولكن اقتصرت ـ علی ما ذكرت ـ وفی ما ذكرت كفاية ـ ومن الله الهداية ـ اسأل الله المجيب ان يجعل سعينا وسعيه مشكورا ـ وعملنا وعمله مقبولا ـ ويتغمدنا برحمته الواسعة ويجعل نبينا صلی الله تعالیٰ عليه وسلم آخذا بايدينا وشافعنا ويلبسنا خلع الاخلاص ويجعلنا من خالص امته ـ ويحشرنا فی زمرته ـ ويميتنا علی محبته ـ ولايخالف بنا عن ملته ـ ولا عما جاء به ـ ويبلغنا فی الدارين المقاصد والمآرب ـ ويحسن لنا جميع الاحوال والعواقب ـ وصلی الله علی عين الرحمة الفاتح الخاتم ـ سيدنا احمد المرتضی معلم كل عالم وعلی آله وصحبه وسلم ـ كتبه بقلمه وقاله بلسانه

Marfat.com

خدائے پاک سے بہتر جزا دے　　　عدو حاسد کے مکروں سے بچائے

مرادیں آرزوئیں پوری فرمائے　　　رضا و مجد کا خلعت پہنائے

اور بیشک نصیحت سننے کے بعد کسی ایسے کو سزاوار نہیں جو اللہ و رسول و قیامت پر ایمان رکھتا۔ اور رحمت الٰہی سے اسلام و ایمان پر خاتمے کی امید کرتا ہو کہ ندویوں کی مجلس میں شرکت کرے۔ ان کے پاس بیٹھے۔ ان سے دوستی و محبت کرے۔ تم میں جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے۔ اور اگر طول مقال ملال نہ لاتا۔ تو میں درازئ تقریر و وسعت میدانِ تحریر کا رنگ دکھاتا۔ مگر اسی قدر پہ، قناعت بہتر، اور خود اس میں کفایت ہے۔ اور اللہ ہی طرف سے ہدایت ہے۔ میں دعا سننے والے خدا سے سوال کرتا ہوں کہ ہماری اور مصنف کی کوششیں قبول کرے۔ اور ہمارے اور اس کے عمل مقبول کرے۔ اور ہم سب کو اپنے وسیع رحمت کے دامن میں چھپائے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب کا دستگیر و شفیع بنائے۔ اور ہم سب کو اخلاص کے خلعت پہنائے۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خالص امتی ٹھہرائے۔ اور ان کے گروہ میں اٹھائے۔ اور ان کی محبت پر ہماری روحیں قبض فرمائے۔ اور ہمیں ان کی ملت اور ان کی شریعت سے جُدا نہ لے جائے۔ اور دونوں جہان میں مقاصد و مرادات کو پہنچائے۔ اور ہمارے سب حال و انجام خوبی و خوش اسلوبی سے سنوارے۔ اور عینِ رحمت فاتح نبوت، خاتمِ رسالت۔ ہمارے مولیٰ احمد مرتضےٰ۔ ہر عالم کے تعلیم فرما۔ اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام اتارے اپنے قلم سے

لکھا اور اپنی زبان سے کہا

Marfat.com

العبد الفقير الراجی رحمة ربه الخلاق عبد الرزاق
القادری الحنفی ابن عبد الصمد القادری
خادم المشعر الحرام غفر الله له ولوالديه
ولمشائخه والمسلمين اجمعين آمين۔

عبد الرزاق بن عبد الصمد قادری

---

(١٣) الحمد لله العزيز الوهاب۔ الذی قيض بعض عباده العلماء للرد على الجهلاء بالسنة والكتاب۔ وافاض على اقوالهم صوب الصواب والصلوة والسلام على الهادی الذی جاء بالحق المبين و الشرع الرزين الذی حار فيه اولو الالباب۔ وعلى آله واصحابه العاملين باحسن الآداب۔ اما بعد فقد وقفت على هذه العجالة۔ التی كتبها العالم العلامة الجليل الشهير الفاضل۔ قدوة الاماثل الشيخ احمد رضا خان۔ حماه الله من شرور الزمان۔ فوجدتها مع اجوبتها كافية۔ فی الرد على الفرق الباطلة الواهية۔ وعلمت ان الفاظها ترمی فی قلوب المعاندين المارقين من الدين بشرر كالقصر۔ و تحققت ان قعقعة طروسها تخفق بالنصر۔ متع الله الزمان واهله بهذه العجالة۔ وجزاه الله عن الاسلام والمسلمين وبلغ آماله۔ ومنحه الحكمة وفصل الخطاب۔ وافاد من حسن اجوبتها اهل العلم وذوی الالباب والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا۔

Marfat.com

بندۂ مغتاق امیدوار رحمت پروردگار خلاق عبدالرزاق قادری حنفی ابن عبدالصمد قادری خادم مشعر حرام نے اللہ تعالےٰ اسے اور اس کے ماں باپ اور استاذہ اور سب مسلمانوں کو بخشے آمین۔

(۱۳) سب خوبیوں کا صاحب، عزت والا اللہ کمال واہب جس نے اپنے کچھ عالم بندوں کو قرآن و حدیث سے جاہلوں کا رد کرنے پر مقرر فرمایا۔ اور ان کے اقوال پر حق وصواب کا مینہ برسایا اور درود وسلام اس رہنما پر جو صریح حق اور وقار والی شریعت لائے جس میں بڑے بڑے عقل والے حیران نظر آتے۔ اور ان کے آل واصحاب پر جنہوں نے سب سے بہتر آداب پر عمل فرمائے۔ زاں بعد میں اس عجالے پر مطلع ہوا جسے عالم علامہ جلیل شہیر فاضل۔ مقتدائے افاضل مولٰنا احمد رضا خان حفظہ اللہ عن شرور الزمان۔ نے تحریر فرمایا تو میں نے اسے اور اس کے جوابوں کو ان باطل واہی گروہوں کے رد میں کافی پایا۔ اور میں نے جانا کہ اس کی عبارت معاندین بے دین کے دلوں میں محلوں کے برابر چنگاریوں سے شرارہ فشاں ہے۔ اور یقین کیا کہ اس کی ورق گردانی میں جو کاغذ کی آواز نکلتی ہے وہ نصرتِ الٰہی کے ساتھ بال جنباں ہے۔ اللہ عزوجل زمانہ و اہلِ زمانہ کو اس عجالے سے بہرہ مند فرمائے۔ اور مصنف کو اسلام ومسلمین کی طرف سے جزا دے کر دلی آرزووں کو پہنچائے۔ اور اسے محکم علم اور ہر بات میں قولِ فیصل کہنا کرامت کرے۔ اور ان جوابوں کی خوبی سے اہلِ علم وارباب دانش کو فائدے عنایت کرے۔ اور اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں اول وآخر و باطن وظاہر۔

Marfat.com

كتبه الفقير. الراجى رحمة ربه القدير. عبد الوهاب
بن عبد الصمد الحنفى القادرى بمكة المكرمة
زادها الله شرفا وتعظيما.

الوهّاب عبد

---

۱۴ بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله اللطيف على ما رزق وانعم. وافوض امرى اليه فيما قضى وابرم. والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد من بالنبوة تقدم. وانزل عليه وعلمك ما لم تكن تعلم. وعلى آله واصحابه الموفين بالعهود والذمم. اما بعد فانى طالعت هٰذه العجالة مع اجوبتها السديدة. فوجدتها فى بابها فريدة. صدرت عن علم سابق. وذهن رائق. موافقا للسنة والكتاب. وشهدت لصحتها اولوا العلم وذووا الالباب. فتحققت ان مؤلفها اصاب. فيما اجاب. فجزاه الله تعالىٰ عن جميع اهل الاسلام احسن الجزاء. ورزقنا واياه شفاعة سيد الاصفياء. ولقد صرت بمطالعتها قرير الناظر. ومنشرح الصدر والخاطر. ولقد البست هٰذه العجالة وشاح الختام. من يد العلماء الكرام. المدرسين بالمسجد الحرام. فالله المسئول ان ينفع بها العباد فى كل البلاد. والله يهدى السبيل. وهو حسبنا ونعم الوكيل. وصلى الله على سيدنا

Marfat.com

یہ حروف فقیر۔ امیدوارِ رحمتِ پروردگار قدیر۔
عبدالوہاب بن عبدالصمد حنفی قادری نے مکہ معظمہ میں
رقم کئے۔ اللہ تعالےٰ اسے بزرگی و عظمت زیادہ دے۔

عبد الوہاب

---

(١٤) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ لطیف ہی کے لئے ہر شکر و ثنا ہے ان رزقوں انعاموں پر جو اس نے دئے۔ اور میں نے اپنے کام اسی کو سونپے ان سب امور میں جو اس نے مقرر فرمائے اور محکم کئے۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد پر جن کی نبوت سب سے مقدم جن پر یہ آیت اتاری "وعلمک مالم تکن تعلم" کہ سکھایا تمہیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر جو عہد و پیمان وفا کرنے والے تھے۔ پس ازاں میں نے یہ عجالہ۔ اور اس کے صحیح فتووں کو دیکھا بھالا۔ تو انہیں پایا کہ اپنے باب میں گوہر یکتا ہیں۔ سبقت لے جانیوالے علم میں اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہیں۔ قرآن و حدیث ان کے مساعد ہیں۔ اصحاب علم و ارباب دانش ان کی صحت پر شاہد ہیں۔ تو مجھے یقین ہوا کہ مصنف نے جواب دیا با صواب دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے سب مسلمانوں کی طرف سے خوب جزا پہنچائے۔ اور ہمیں اور اسے سید الانبیا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت روزی فرمائے۔ خدا کی قسم ان کے مطالعے نے میری آنکھ کو ٹھنڈک دی اور سینہ کشادہ اور خاطر شگفتہ کی۔ اور بے شک علمائے کرام مدرسینِ مسجد الحرام نے اس عجالے کی عزت فرمائی کہ اپنے ہاتھوں سے اسے مہروں کی ہیکل پہنائی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں تمام عباد کو نفع پہنچائے۔ اور اللہ ہی سچی راہ دکھائے۔ اور وہی ہمیں کافی وہی بہتر کام بنائے۔ ہمارے سردار

Marfat.com

محمد وعلی آله وصحبه اجمعین کتبه خادم
طلبة العلم بالحرم المکی الفقیر الحقیر الحافظ
عبد اللطیف القادری عفا عنه الباری آمین

عبد اللطیف ۱۳۰۶

---

(۱۵) بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔ والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد من انزل علیه واذکر فان الذکرٰی تنفع المؤمنین۔ وعلی آله الطیبین واصحابه الطاہرین۔ وعلماء امته اجمعین۔ اما بعد فقد اطلعت علی ہٰذہ العجالة التی الفہا العالم العلامة۔ والحبر الفہامة الشیخ احمد رضا متعنا اللّٰہ بطول حیاته۔ وافاض علینا من برکاته۔ فوجدتہا مع اجوبتہا کاملة۔ واشتملت بالرد علی الفرق الباطلة۔ کانہا جواہر تکونت من الفاظ عذاب۔ ومواہب لاتدرك بید اکتساب۔ فسبحان من یرزق من یشاء بغیر حساب۔ فللّٰہ در کلام کله کمال۔ ومجال لایری فیه الاجمال واطال فاطاب۔ واجاد حین اجاب۔ فجزاہ اللّٰہ عن الاسلام والمسلمین۔ حیث قام بفرض الکفایة عن جمیع العلماء العاملین رزقنا وایاہ شفاعة سید الشافعین۔ فی یوم الدین۔ ونبرأ اللّٰہم الیك مما تفوہ به حزب الملحدین۔ الخارجین عن ملة الاسلام والدین۔ من النیشریة والندویة والرافضة والوہابیین۔

Marfat.com

محمد اور ان کے آل واصحاب سب پر درود نازل فرمائے۔

ان سطور کا راقم حرم مکہ معظمہ میں طلبہ علم کا خادم فقیر حقیر حافظ

عبد اللطیف قادری عفا عنہ الباری آمین۔

عبد اللطیف

---

(۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیوں سراپا اللہ سارے جہان کا پالنے والا۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد پر جنہیں یہ حکم اترا نصیحت فرمانے کی تجھے تاکید ہے کہ نصیحت ایمان والوں کو مفید ہے۔ اور ان کی اور انکی ستھری آل اور پاکیزہ جلسا پر اور ان کی امت کے سب علما پر۔ بعد ازیں یہ عجالہ میں نے مطالعہ کیا جسے عالم علامہ، علوم کو حسن دینے والے فہامہ مولانا احمد رضا نے رنگِ تالیف دیا۔ اللہ تعالٰے ہمیں اس کی درازئ عمر سے بہرہ یاب فرمائے۔ اور اس کی برکتوں کا فیض ہمیں پہنچائے تو میں نے اسے اور اس کے فتووں کو پایا کہ کامل ہیں۔ طوائفِ باطلہ کے رد کو شامل ہیں گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے۔ وہبی عطیے ہیں کہ زورِ بازو سے نہیں ملتے تو پاکی ہے اسے کہ جسے جو چاہے بے حساب بخشے۔ اللہ کے لئے ہے اس کلام کی خوبی کہ تمام و کمال ہے۔ وہ جولانی ہے جس میں کہیں کوتاہ سخنی کی کیا مجال ہے۔ مصنف نے کلام کو وسعت و پاکیزگی دی۔ اور جوابوں میں جودت و خوبی رکھی۔ اللہ تعالٰے اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے جزا دے کہ اس نے تمام علمائے باعمل کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالٰے ہمیں اور اسے تمام شفیعوں کے سردار صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے روزِ جزا۔ اور ہم تیری طرف بیزار ہوتے ہیں الٰہی ان باتوں سے جو ملت و دینِ اسلام سے نکل جانے والے گروہ ملحدین نیچری ندوی رافضی وہابی نے کیں۔

Marfat.com

وثبتنا اللهم على القول الثابت فی الحیاة الدنیا وفی الآخرة لا فاتنین
ولا مفتونین. وصلی الله علی خیر خلقه سیدنا محمد و
آله وصحبه اجمعین. آمین. خادم طلبة العلم فی
المسجد الحرام سعید بن محمد عفا الله عنه آمین

سعید بن محمد ١٣٠٨

---

(١٦) بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله مظهر الحق و مبطل الرذائل. القائل علی لسان نبیه قل
جاء الحق و زهق الباطل. والصلوة والسلام علی سیدنا محمد
عین الحقیقة وعصمة للارامل. وعلی آله واصحابه الذین
اوضحوا الحق باوضح الدلائل. اما بعد فانی قد اطلعت علی هذه
الرسالة العجالة النافعة لاهل الحق والکامل. والقاطعة لاهل
الزیغ والباطل. فلله دره لقد اجاد. فیما افاد. المؤلف کثر الله امثا له
واسعد له مآله. کیف لا وهو التقی النقی العلم العامل والفاضل
الکامل. الادیب الاریب الحسیب النسیب الحاوی جمیع العلوم.
من المنطوق والمفهوم. محی الشریعة السنیة. ومؤید الطریقة المرضیة
الملک السعید. والفلک الفرید. سراج الزمان مولانا المولوی الحاج
محمد احمد رضا خان ابن الفاضل مولانا المولوی محمد نقی علی خان
منحه سجائل المغفرة والرضوان. جزاهما الله عنا وعن المسلمین خیر
الجزاء وحشرنا وایاهم تحت لواء سید ولد عدنان.

Marfat.com

اور ہمیں دونوں جہان میں ثابت رکھ۔ الٰہی ثابت قول پر۔ نہ خود فتنے میں آلودہ نہ اوروں
کے لئے فتنہ گر۔ اور درودِ الٰہی تمام عالم کے بہتر محمد ہمارے سردر
اور ان کے آل واصحاب سب پر۔ الٰہی ایسا ہی کر مسجد حرام میں طلبۂ علم
کا خادم سعید بن محمد عفا اللہ عنہ آمین۔

سعید بن محمد ١٣٠٨

---

(١٦) سب خوبیاں خدا کو جس نے حق کو غلبہ دیا۔ اور کمینہ باتوں کو باطل کیا۔ اور اپنے نبی کی
زبان پر فرمایا تو کہہ حق آیا اور باطل کا دم گیا۔ اور درود وسلام ہمارے آقا محمد پر جو
حقیقت کی جان ہیں۔ اور بیوہ عورتوں کے نگہبان۔ اور ان کے آل واصحاب پر۔ جن
کے دلائل ایضاح حق ہیں سب دلیلوں سے روشن تر۔ زاں بعد میں نے یہ رسالہ
اہلِ حق وکمال کو نافع عجالہ۔ اہلِ کجی وباطل کی گردنیں قطع کرنے والا دیکھا مصنف کی
خوبیاں ہیں اللہ کے لئے۔ کہ اس نے جید افادے دئے۔ اللہ تعالےٰ اہلِ سنت میں
اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام سعید فرمائے۔ اور کیوں نہ ہو کہ وہ کون
ہے ستھرا پرہیزگار عالم عامل۔ فاضل کامل۔ ادیبِ عاقل۔ حسب ونسب
دونوں میں ذی عزت۔ جسے منطوق ومفہوم جمیع علوم کی جامعیت۔ زندہ کنِ شریعتِ
روشن۔ قوت دہِ طریقت احسن۔ سعید فرشتہ۔ آسمان یکتا۔ چراغِ زماں
مولٰنا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان۔ ابن فاضل مستغرق
بہ دریائے مغفرت ورضوان مولانا مولوی حاجی محمد نقی علی خان۔ اللہ عزو
جل دونوں کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔
اور ہمیں اور ان کو سردار اولادِ عدنان کے زیرِ نشان اٹھائے

Marfat.com

الا وھو الحبر الفھام . اتی باسیف الصمصام . فعلی کل دلیل له دلیل . لا یضطرب عن قال وقیل . وکل سطر سطر کحرف الاکلیل . بل ھٰذا ھو الفصل المبین . الناخل بین الناعم والثخین . فکیف یقبل قول القائل الھنبقة . ان اختلاف اھل السنة والروافض المبتدعة الشنیعة والشیعة کاختلاف المذاھب الاربعة . لعمری ان ھٰذا البون بعید لا یقبله ذو عقل سدید . فاین الثمد من الخضرم . واین من السلاف ماء الحصرم . واین دری الزنبور من نغم الزبور . حاشا ثم حاشا ان یکون کذلک . کلا ومتمسکا بتلک المسالک . کما ورد فی الخبر عن السید الابر . صاحب القبر المعطر . صلی اللہ علیه وعلی آله واصحابه وسلم . فی حق کل مبغض سیدنا ابی بکر وسیدنا عمر ان للہ ستمائة الف عالم حول العرش یلعنون مبغض ابی بکر وعمر رضی اللہ عنھما فیا عجبا علی ھٰذه الالفة والمحبة والاتفاق . تاللہ ما ھی الامع اللہ ورسوله الشقاق والنفاق . کما میزلنا علیه الصلاة والسلام فی اختلاف الائمة العظام . اختلافھم رحمة للامة وبھٰذا اختصوا اھل السنة والجماعة وقال ابن حجر الھیثمی اخرج الخطیب البغدادی فی الجامع وغیره انه صلی اللہ علیه وسلم قال اذا ظھرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظھر العالم علمه فمن لم یفعل ذلک فعلیه لعنة اللہ والملئکة والناس اجمعین لا یقبل اللہ له صرفا ولا عدلا

Marfat.com

ہاں ہاں وہ علوم کو حسن دینے والا۔ کثیر الفہم وہ تیغ براں لایا جس کی دھار کبھی نہ گرے۔ اس کی ہر دلیل پر دلیل ہے جو کسی کی گفتگو سے جنبش نہ کرے۔ ہر سطر کہ ان ورقوں میں آشکار ہے۔ گویا کنارۂ تاج جواہر نگار ہے۔ ہاں یہ جواب حق و باطل میں روشن فیصلہ کرنے والا ہے۔ نرم و درشت کو چھان کر جدا کر دینے کا آلہ ہے۔ تو کیونکر مان لی جائے کسی بے وقوف قائل کی یہ لاف کہ سنیوں اور برے گمراہ رافضیوں اور شیعہ کا اختلاف ایسا ہے جیسا باہم چاروں مذہب کا اختلاف۔ مجھے اپنی حیات کی قسم بہت فرق عظیم ہے۔ اسے نہ مانے گا جس کی عقل سلیم ہے۔ بھلا کہاں چند قطرۂ آب اور کہاں دریائے زخار کی روانی۔ کہاں شیریں انگور کا آب ناب کہاں کچے پھلوں کا کھٹا پانی۔ کہاں شور زنبور کہاں نغمہائے زبور۔ توبہ توبہ کہ ایسا ہو۔ ہیں ہیں اور حال یہ کہ وہ اللہ پر جما ہو۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ سرورِ نکوکار تر۔ صاحب قبرِ معطر۔ درود و سلامِ خدا ان پر۔ اور ان کی آل و اصحاب پر۔ یوں فرماتے ہیں دربارۂ دشمنان حضرت ابی بکر و عمر۔ کہ بے شک عرش کے گرد اللہ عزوجل کے لئے چھ لاکھ جہان ملائکہ کے آباد ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں۔ یہ اچنبے کی الفت ہے نرالی محبت انوکھا اتفاق۔ خدا کی قسم یہ تو نہیں مگر اللہ و رسول کے ساتھ ضد اور نفاق۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ائمۂ مجتہدین کے مسائل اجتہادیہ کی یہ تمیز فرما دی کہ ان کا اختلاف امت کے لئے رحمت ہے یہ خاص بہ مسائل فرعیۂ اہلِ سنت و جماعت ہے امام ابن حجر ہیثمی فرماتے ہیں جامع خطیب بغدادی وغیرہ میں روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فتنے (یا فرمایا) بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کا نہ نفل قبول کرے نہ فرض

Marfat.com

واخرج الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ماظہر اہل بدعۃ الا
اظہر اللہ فیہم حجتہ علیٰ لسان من شاء من خلقہ اھ من
ہدیۃ المرتاب فی فضائل الاصحاب وایضا فی حدیث ذکرہ
القرطبی اذا ظہر الفتن فمن کان عندہ علم فکتمہ فہو کجاحد
ما انزل علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانتبہوا یا شرذمۃ
اہل الہویٰ. فقد ضللتم و اضللتم عباد اللہ عن طریق الرشد
والہدیٰ. فستعلمون من اصحاب الصراط السوی ومن
اہتدیٰ. فما ہوا لاکما قالوا الاخیار. ومن الناس من
یستحب وقد النار. وعقد الزنار. لاجل الدینار. ورضوا
بالغی. لحب الری. نعم الحرام کثیر العدد. والحلال قلیل المدد.
ذاک مددہ فیضی. وھذا عدہ ارضی. وما حل وقل. خیر مما
حرم وجل. فما ھذہ الغفلۃ والغشوۃ. وا اسفا علی اہل الندوۃ
یفرحون علیٰ تلک الحسوۃ. اقظن ان قصۃ السامری سمر. کلا
انہا فاغیۃ لیس لہا ثمر. لیس السامری من استعار سوارا
وحجلا. واتخذ منہ عجلا. انما السامری من سمر للجاہ و
القبول. وخدع الاغمار بقبضۃ من اثر الرسول. فحمل من
زینۃ القوم اوزارا. وجمع زبر جا مستعارا. ضم لبدا
ملبودا. وصاغہا وثنا معبودا. لا یبصر عوارہ الا نفس عالیۃ

Marfat.com

حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی بدمذہب لوگ ظاہر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں اپنی حجت اپنی مخلوق سے جس کی زبان پر چاہے ظاہر فرما دیتا ہے یہ کتاب ہدیۃ المرتاب فی فضائل الاصحاب سے ہے۔ نیز ایک حدیث میں ہے جسے قرطبی نے ذکر کیا کہ جب فتنے ظاہر ہوں تو جو علم رکھتا ہوا ور وہ اسے چھپائے (یعنی اظہارِ حق سے خاموشی اختیار کرے) وہ اس کی مثل ہے جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب و شریعت کا انکار کرے تو اسے ذلیل و قلیل گمراہو۔ اپنی حرکتوں سے باز آو۔ کہ تم خود بہکے اور خدا کے بندوں کو راہِ راست سے بہکا دیا اب جانا چاہتے ہو کہ کون سیدھی راہ پر ہے اور کس نے ہدایت کا حصہ لیا۔ ندوے کے وہی دتیرے ہیں۔ جو اپ چھپے لوگ کہہ گئے ہیں کہ بعض اشخاص روپے کے لئے آگ میں جلنا اور جنیو باندھنا پسند کرتے ہیں۔ زر کی محبت میں غے یعنی گمراہی پر مرتے ہیں۔ واقعی حرام کا عدد وافر ہے! اور حلال کی مدد نادر۔ اس کی مدد فیض پاک ہے۔ اور اس کا عدد نتیجۂ خاک۔ جو حلال ہو اور تھوڑا ہو۔ اس سے بہتر ہے جو حرام ہو اور بہتیرا ہو۔ یہ کیسی غفلت کا پردہ ہے اہلِ ندوہ پر افسوس آتا ہے۔

اس ایک گھونٹ چلو پر کن ہیں کیا قصہ سامری کے باب میں کہانی ہونے کے ظن ہیں۔

ہشت وہ گل حنا ہے۔ اور پھل پوچھو تو معدوم و فنا ہے۔ سامری وہ نہیں جو ہاتھ کے کنگن پاؤں کی چوڑی مانگے تانگے کی لیکر اس سے بچھڑا بنائے۔ پورا سامری وہ ہے جو لوگوں میں نام و وجاہت حاصل کرنے کو کہانیاں گائے۔ اور مشتے اثر رسول یعنی کچھ حدیثیں لیکر احمقوں کو فریب سے رجھائے۔ وہ جس نے لوگوں کو سنگار گہنا پاتا مال متاع لیکر۔ اپنی گردن پر بوجھ لئے۔ اور مانگ جانچ کر آرائش کے سامان اکٹھے کئے۔ اور نمدے کی سی تہیں جما کر ملایا۔ اور اسے پرستش کا بت بنایا۔ اس کا عیب نہیں وہ کھینچی مگر رفعت والی جان

Marfat.com

ولا یسمع خواره الا الاذن واعیة. فلا تنحرف عن الشرعة السویة
کالفرقة الموسویة. هٰذا وما ابرئ نفسی انما اشکو الی الله
حزنی وبثی. ان یصلح ما فسد مما اکتسبه جوارحی و
علیه اعتمادی. فی مبدئی ومعادی. واستغفر الله لی
ولوالدی ولجمیع المسلمین. فیا فوز المستغفرین. ولا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم. نمقه ببنانه الراجی عفو
ربه الباری. احمد المکی الحنفی الچشتی الصابری الامدادی
المدرس بالمدرسة الاحمدیة. الواقعة فی
مکة المحمیة غفر الله له ولوالدیه. واحسن الله لهما
والیه. وکان الله له حیث کان. ومنحه بالمغفرة
والرضوان. حامدا ومصلیا ومسلما.

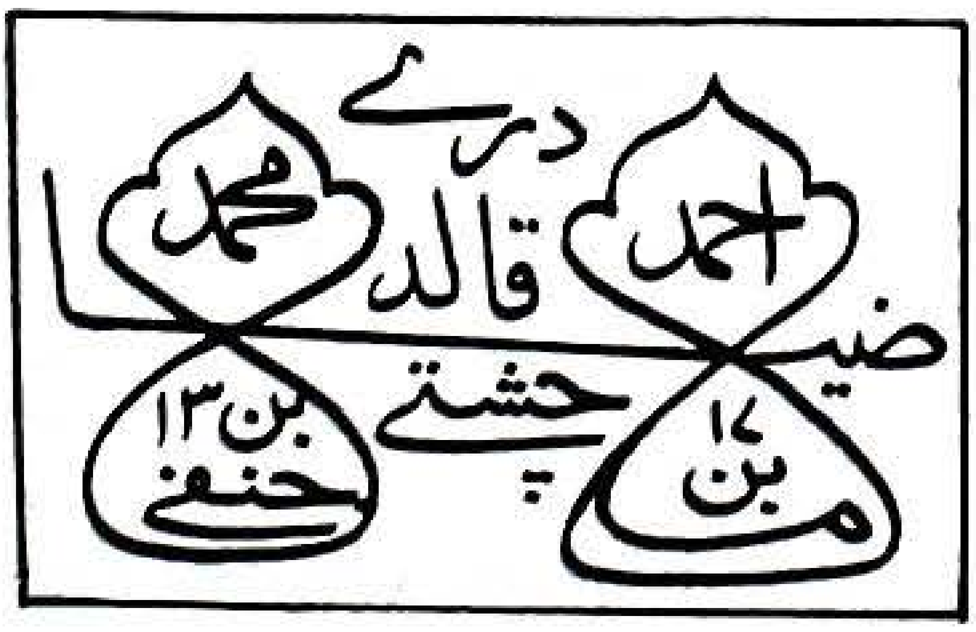

اُس کی مہمل آواز نہیں سنتے مگر علم والے کان۔ جو سیدھی راہ سے نہ پھرے۔ یہود سال اس کی پرستش پر نہ گرے۔ خیر یہ تو ہوا اور مجھے اپنے نفس کی برارت کا کب دعویٰ ہے۔ اللہ ہی سے اپنے غم و پریشانی کا شکویٰ ہے۔ میرے اعضا نے گناہ کرکے جو کچھ بگاڑا وہی اس کا بنانے والا ہے۔ دنیا و آخرت میں اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اپنے اور اپنے والدین اور سب مسلمانوں کے لئے۔ واہ واہ استغفار والے کیا ہی مراد کو پہنچے۔ اور نہ گناہوں سے پھرنے کی طاقت نہ عبادت کی قوت مگر اللہ علو و عظمت والے کی توفیق سے۔ اپنے ہاتھوں سے لکھا پروردگار آفریدگار کی بخشش کے امیدوار احمد مکی حنفی چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ واقع مکہ معظمہ نے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخشے۔ اور ان سب کے ساتھ احسان کرے۔ اور وہ جہاں ہو اس کا والی رہے۔ اور اسے اپنی مغفرت و خوشنودی دے۔ حمد و ثنائے پروردگار کرتا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام نثار کرتا۔

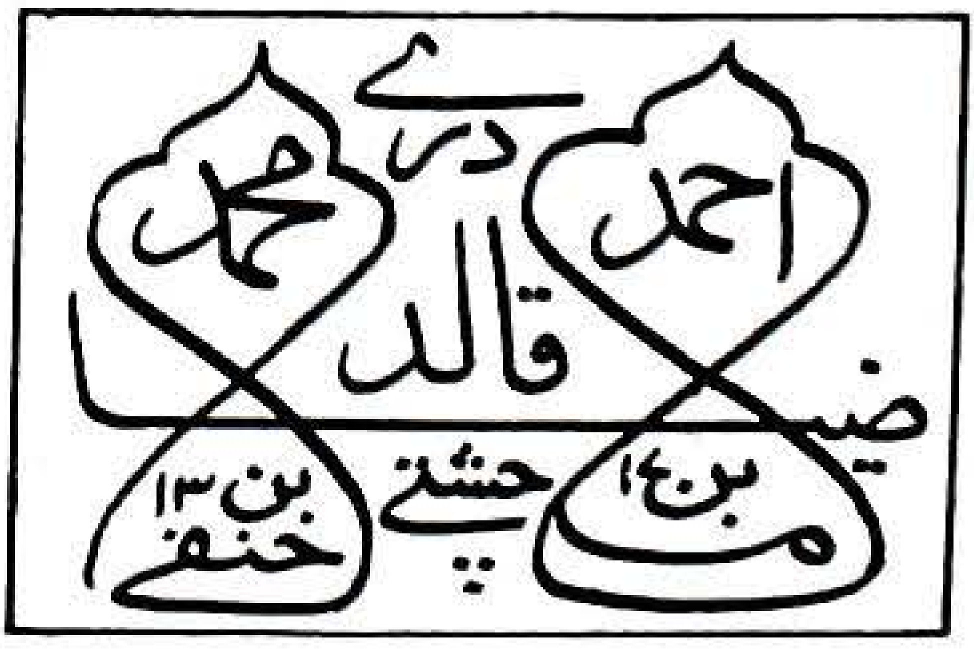

Marfat.com

فتوی المدینۃ المنورۃ برد ندوۃ مزورۃ

۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ما قولکم دام فضلکم ونفعنا بعلومکم. فی ھٰذہ المسألۃ وھی ان بعض علماء الھند قرروا جلسۃ ندوۃ العلماء التی تکون فیھا مشارکۃ الوھابیین والذین لامذھب لھم والروافض والنیچریۃ وھؤلاء النیچریۃ ھم اتباع السید احمد الھندی الذی ھو من اتباع المولوی نذیر حسین الذی حبس بمکۃ المشرفۃ مع اتباعہ وما انفکوا حتی تابوا من اعتقادھم الفاسد وکتبوا بذٰلک وھم الاٰن علیٰ ماھم علیہ سابقا وما فعلوا تلک التوبۃ اللسانیۃ والکتابیۃ الا للتخلص من ید الحکام وھم الاٰن ینکرون ذٰلک الحبس و یقولون ھٰذا کذب محض بل حصل لنا تعظیم کثیر و تاب الناس علیٰ ایدینا جازاھم اللہ بعدلہ ومن جملۃ اقوال السید احمد الھندی المذکور ان القراٰن موافق للانجیل

Marfat.com

ترجمۃ الفتوٰی سالبۃ الاہواء

۱۳۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس مسئلے میں آپ علماء کیا فرماتے ہیں آپ کا فضل ہمیشہ رہے اور ہمیں آپ کے علوم سے نفع ملے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بعض ہندی مولویوں نے جلسۂ ندوۃ العلماء قرار دیا ہے جس میں وہابیہ اور لا مذہب اور رافضیوں اور نیچریوں کی شرکت ہے۔ یہ نیچری لوگ سید احمد ہندی کے پیرو ہیں جو پیروان مولوی نذیر حسین سے ہے جو اپنے تابعین کے ساتھ مکہ معظمہ میں قید ہوا تھا اور جب تک اپنے اعتقادِ فاسد سے توبہ نہ کی اور تحریر نہ کر دی رہائی نہ پائی اور اب وہ اپنے اسی پہلے عقیدے پر ہیں وہ زبانی قلمی توبہ فقط دستِ حکام سے چھوٹنے کو تھی وہ لوگ اب اس قید ہونے ہی سے منکر ہیں کہتے ہیں یہ محض جھوٹ ہے ہماری تو وہاں بہت آؤ بھگت ہوئی اور لوگوں نے ہمارے ہاتھ پر توبہ کی اللہ تعالیٰ اپنے عدل سے انہیں اس مکرنے کا بدلا دے۔ سید احمد ہندی مذکور کی باتوں سے یہ ہے کہ قرآن اس انجیل موجود کے موافق ہے۔

Marfat.com

لاخلاف بینهما ثم فعل ما فعل بحیلته حتی ترک اکثر الناس فی
بلاد الهند العمل بالقرآن والحدیث الا ما یطابق العقل وصنف تفسیرا
للقرآن المجید وخالف فیه المفسرین المعتبرین وقال انا اخرج اغلاط
جمیع العلماء المعتبرین وانا اعلم الحق بالتامل فانکر فی تفسیره فرضیة
صوم شهر رمضان وحج بیت الله الحرام ووجود الملائکة ووجود
الجنة والنار وکتب فیه ان الاستقبال الی القبلة فی الصلوٰة مشابهة
عبادة الاصنام وافتی بحل الربا للامراء وانکر معجزات سائر
الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام وکذب ولادة عیسٰی من غیر اب وقال
انه ولد یوسف النجار واظهر الامور المخالفة للشریعة مثل اکل لحم
الحیوان بغیر ذبح الی غیر ذلک مما یطول شرحه جازاه الله بعدله و
مع هٰذا یدعی الاسلام هو وجماعته وقد کفروا بانکارهم ما هو من
ضروریات الدین وضلوا واضلوا کثیرا نعوذ بالله منهم واصل الغرض من
هٰذه الجلسة المذکورة ان یختلط اهل السنة مع الوهابیة والذین
لا مذهب لهم والروافض والنیچریة وان لا تردوا اقوالهم وتحریراتهم
المخالفة لقول اهل السنة والجماعة حتی ان المولوی غلام حسنین
الشیعی قال فی تلک الجلسة بین یدی علماء اهل السنة والجماعة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عمم علیا رضی الله عنه فی
الغدیر عمامة الخلافة فسکت العلماء بموجب الشرط المذکور بان
لا تردوا اقوالهم ثم ان الروافض طبعوا رسالة مسماة بمرأة الحق

Marfat.com

ان میں باہم کچھ خلاف نہیں۔ پھر اس نے اپنے مکر سے وہ کام کیا کہ ہندوستان میں بہت لوگوں نے قرآن وحدیث پر عمل چھوڑ دیا مگر جس قدر موافقِ عقل ہو۔ اس شخص نے قرآنِ مجید کی ایک تفسیر بنائی اور اس میں مفسرینِ معتبرین کا خلاف کیا اور کہا میں جمیع علمائے معتبرین کی غلطیاں نکالتا ہوں اور حق آپنے سورج سے جان لیتا ہوں۔ پس اس نے اپنی تفسیر میں فرضیتِ روزۂ رمضان و حج بیت اللہ و وجودِ ملائکہ و وجودِ جنت و نار سب کا انکار کر دیا اور اس میں لکھا کہ نماز میں قبلے کی طرف منہ کرنا بت پرستی کے مشابہ ہے اور امیروں کے لئے سود کی حلت کا فتوےٰ دیا اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کے معجزات کا منکر ہوا اور عیسےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے بن باپ پیدا ہونے کو جھٹلایا اور انہیں یوسف نامی ایک بڑھئی کا بیٹا بتایا۔ اور بہت باتیں خلافِ شرع ظاہر کیں۔ مثلاً بے ذبح کئے جانور کا گوشت کھانا وغیرہ وغیرہ جس کی شرح دراز ہے اللہ تعالےٰ اسے اپنے عدل سے بدلا دے اور باوصف اس کے وہ اور اس کا گروہ اپنے آپ کو مسلمان کہے جاتے ہیں حالانکہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کر کے کافر ہو چکے اور خود بہکے اور بہت سے بہکاتے اللہ کی پناہ ان سے۔ اور اصل غرض اس جلسۂ مذکورہ سے یہ ہے کہ وہابیوں اور لامذہبوں اور رافضیوں اور نیچریوں کے ساتھ اہلِ سنت میل کریں اور ان کے اقوال وتحریرات مخالفۂ مذہبِ اہلسنت وجماعت کا رد نہ کریں۔ یہاں تک کہ مولوی غلام حسنین رافضی نے اس جلسے میں علمائے اہلِ سنت وجماعت کے سامنے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خم غدیر میں مولیٰ علی کے سر پر خلافت کا عمامہ باندھا۔ علماء اسی قرارداد کی بنا پر کہ ان کی بات رد نہ کیجائے خاموش ہو رہے۔ پھر رافضیوں نے ایک رسالہ مسمّی بہ آئینہ حق نما چھاپا

Marfat.com

وکتبوا فیہا اثبتوا الناموت الشیخین علی الایمان وان خلافتہما
کانت حقا فان ھٰذہ الامور لیست بثابتۃ عند الشیعۃ
وذکروا فی ھٰذہ الرسالۃ ان المولوی غلام حسنین الشیعی
قال بین یدی مثین من العلماء من اھل السنۃ والجماعۃ فی
جلسۃ بلدۃ کانفور ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمم
علیا فی الغدیر عمامۃ الخلافۃ وما تنفس احد منہم یعنی من
اھل السنۃ و الجماعۃ وایضا کتبوا فیہ ان سیدنا ..... رضی
اللہ عنہ رکض برجلہ بطن ...... فسقط حملہا و نادیٰ باعلیٰ
صوتہ ان احرقوا بیتہا و بینوا ان ھٰذہ الامور ثابتۃ من کتب
اھل السنۃ والجماعۃ وعلیٰ ھٰذا القیاس کتبوا فیہا خرافات و
ان العلماء المجوزین جلسۃ ندوۃ العلماء ما کتبوا شیئا فی رد
ھٰذہ الرسالۃ وایضا طلبوا المولوی غلام حسنین فی جلسۃ اخریٰ
واکدوا بان لا یرد اصلا علیٰ احد من الشیعۃ وغیرھا بل ان
لا یجیب احد اذا استفتی فی المسائل الاختلافیۃ فہل ھٰذہ الجلسۃ
والاجتماع اذا کانت بمثل ھٰذہ المثابۃ خصوصا اذا کانت مع ھٰؤلاء
اعداء الدین تجوز ام لا افتونا ولکم الاجر والثواب من الملک الوھاب

الجواب

الحمد للہ تعالیٰ ۔ اسأل اللہ المولی الکریم ذا الطول ۔ التوفیق و
الاعانۃ فی الفعل والقول ۔ ینبغی التجنب عن مواقع الفتن والاحتراس

Marfat.com

اور اس میں لکھا کہ شیخین کا ایمان پر مرنا اور ان کی خلافت کا حق ہونا ہمارے سامنے ثابت کردو کہ یہ باتیں شیعہ کے نزدیک ثابت نہیں اور اسی رسالے میں ذکر کیا کہ مولوی غلام حسنین شیعی نے جلسۂ کانپور میں سیکڑوں علمائے اہلِ سنت وجماعت کے آگے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خمِ غدیر میں مولیٰ علی کے سر پر عمامۂ خلافت باندھا اور سنیوں میں سے کسی نے دم نہ مارا۔ نیز اسی رسالے میں یہ بھی لکھا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ نے ۔۔۔۔۔۔۔ کے شکم پر لات ماری کہ حمل ساقط ہوا اور بآوازِ بلند چلّا کر کہا کہ ان کا گھر جلا دو اور دعوےٰ کیا کہ یہ باتیں (معاذ اللہ) کتبِ اہلِ سنت سے ثابت ہیں علیٰ ہذا القیاس اور خرافات باتیں اس رسالے میں لکھیں اور ان علمائے جلسۂ ندوۃ العلماء کے تجویز کرنے والوں نے اس کے رد میں کچھ نہ لکھا بلکہ مولوی غلام حسنین کو دوسرے جلسہ میں پھر طلب کیا اور تاکید کی کہ کوئی شخص رافضیوں وغیرہ کسی کا اصلا رد نہ کرے بلکہ مسائلِ اختلافیہ سے سوال بھی کیا جائے تو اس کا جواب نہ دے۔ آیا یہ جلسہ واجتماع جب کہ اس ڈھکانے کا ہو خصوصا جب کہ دشمنانِ دین کے ساتھ ہو تو جائز ہے یا نہیں؟ ہمیں فتوےٰ دیجیے اور اللہ عزوجل سے آپ کے لئے اجر وثواب ہے۔

الجواب

سب خوبیاں سراہا اللہ تعالیٰ ہیں اللہ مولیٰ کریم ذی الفضل سے ہر فعل وقول میں توفیق ومدد مانگتا ہوں فتنے کی جگہوں سے بچنا چاہنے اور ایسے میل جول سے

Marfat.com

عن المخالطة التي لا تخلو عن المحظورات مع القوم الضالين
المضلين امثال من ذكر في صورة السوال. اذا كانوا بهذا المنوال
الا ان يكون للرد عليهم و تزييف اقوالهم ومعتقداتهم الفاسدة
بالادلة النقلية و العقلية من كتب اهل السنة و الجماعة
والحالة هذه و الله سبحانه و تعالى ولي الهداية. وبه العصمة
والحماية نمقه الفقير الى عفو ربه القدير
عثمان بن عبد السلام داغستاني مفتي
المدينة المنورة الحنفي عفي عنه.

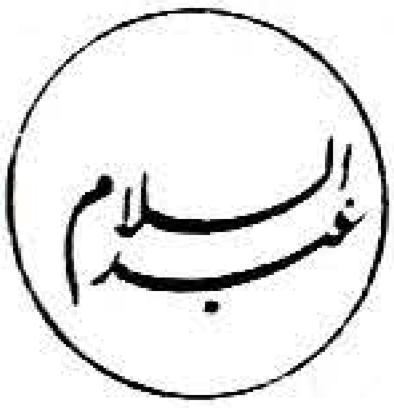

---

(٢) اللهم انا نعوذ بك ان نضل او نضل لا يجوز لمن يخاف الله تعالى
ويرجو الدار الآخرة و يحب النجاة لنفسه ولدينه بالموت
على الايمان ان يجلس الى من اتصف بهذه الاوصاف او يصغى
الى حديثه خصوصا غير اهل العلم المشغولون بامور معيشتهم
الذين لا فرصة لهم يصرفونها في استنباط طرق الحق فان
المجالسة اقرب طريق الى سراية الحال وهؤلاء ان كانوا كما وصف
فهم الذين عناهم سيد الهادين بقوله غير الدجال اخوف
عليكم نسأل الله ان يحفظ علينا الايمان وعلى
اخواننا المؤمنين والله اعلم كتبه الفقير الى الله
تعالى محمد بن يوسف.

Marfat.com

اجتناب جو ممنوعات سے خالی نہ ہو گمراہانِ گمراہ گر کے ساتھ جیسے یہ لوگ جن کا حال سوال میں مذکور ہوا جب کہ ویسی طرز پر ہوں مگر اس غرض سے کہ ان کا رد کیا جائے ان کی باتیں ان کے فاسد عقیدے کتب اہل سنت و جماعت کی نقلی و عقلی دلیلوں سے کھوٹے ثابت کئے جائیں جب کہ حالت یہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہدایت ہے اور اسی کی طرف سے نگہبانی و حمایت ہے۔ راقم عفو پروردگار قدیر کا فقیر عثمان بن عبد السلام داغستانی مفتی مدینہ منورہ حنفی عفی عنہ۔

عبد السلام

---

(۲) الٰہی تیری پناہ اس سے کہ ہم بہکیں یا بہکائے جائیں وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور پچھلے دن کی امید کرتا اور اپنے جان و دین کی نجات چاہتا ہو کہ ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا سے جائز نہیں کہ ایسوں کے پاس بیٹھے یا ان کی بات سنے خصوصاً غیر علماء کو کہ اپنے کار معاش میں مشغول ہیں وہ فرصت نہیں رکھتے جسے حق کے راستے بغور کامل پیدا کرنے میں صرف کریں۔ پاس بیٹھنا رنگ پکڑنے اور اس کا حال اس میں سرایت کر جانے کا سب سے نزدیک تر راستہ ہے۔ ان لوگوں کا اگر یہ حال ہے جو مذکور ہوا تو یہی ہیں وہ جنہیں سید الہادین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مراد لیا دجال کے غیر کا مجھے تم پر زیادہ اندیشہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا اور ہمارے بھائی مؤمنین کا ایمان محفوظ رکھے واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ فقیر بارگاہِ الٰہی محمد بن یوسف۔

محمد

Marfat.com

(۳) ما اجاب بہ حضرۃ مفتی المدینۃ المنورۃ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ
والسلام مولانا العالم العلامۃ الفاضل الفہامۃ عثمٰن بن عبد السلام
ادام اللہ بہ نفع الانام . ہو الصواب الذی یعول علیہ . ویجب المرجع
والمصیر الیہ . ویعضدہ مارواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان
دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم
فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم قال العلامۃ علی القاری علیہ
رحمۃ اللہ الباری فی شرح المشکوٰۃ (یکون فی اٰخر الزمان) ای اٰخر
زمان ہٰذہ الامۃ (دجالون) من الدجل وہو التلبیس جمع دجال وہو
کثیر المکر والتلبیس ای الخداعون یعنی سیکون جماعۃ یقولون
للناس نحن علماء ومشائخ ندعوکم الی الدین وہم کاذبون فی
ذٰلک (یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم) ای
یتحدثون بالاحادیث الکاذبۃ ویبتدعون احکاما باطلۃ واعتقادات
فاسدۃ (فایاکم) ای ابعدوا انفسکم عنہم (وایاہم) ای ابعدوہم
عنکم اھ وما رواہ البخاری ومسلم من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحذروہم
قال العلامۃ علی القاری فی الشرح المذکور ای لا تجالسوہم ولا تکالموہم
ایہا المسلمون اھ وما رواہ الترمذی وابوداؤد عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت
بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا

Marfat.com

(۳) حضرت مفتی مدینہ منورہ علے صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام مولانا عالم علامہ فاضل فہامہ عثمان بن عبد السلام نے (کہ اللہ تعالےٰ ان کی ذات سے مخلوق کا نفع دائم رکھے) جو جواب دیا وہ ایسا ہی حق ہے جس پر اعتماد کیا جائے اور اس کی طرف رجوع واجب ہے اور اس کے مؤید ہے وہ حدیث جو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں کچھ دجال کذاب ہوں گے تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنیں تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور کرنا کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں یعنی اس امت کے آخر زمانے میں کچھ دجال ہوں گے۔ یہ دجل بمعنی فریب دہی سے ماخوذ ہے دجال بڑے مکار دھوکے باز کو کہتے ہیں۔ دجالون اس کی جمع ہے یعنی بڑے فریبی مراد یہ کہ عنقریب ایک گروہ ہوگا کہ لوگوں سے کہے گا ہم مولوی اور پیر ہیں تمہیں دین کی طرف بلاتے ہیں اور وہ جھوٹے ہوں گے۔ حدیثیں وہ جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں یعنی جھوٹی حدیثیں بیان کریں گے باطل احکام اور فاسد عقیدے دل سے گھڑیں گے ان سے دور رہو اور انہیں دور کرو۔ اور حدیث بخاری و مسلم کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے پرہیز کرو علامہ علی قاری شرح مذکور میں فرماتے ہیں یعنی اے مسلمانو ان کے پاس نہ بیٹھو ان سے بات نہ کرو اور حدیث ترمذی و ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑ گئے ان کے علماء نے منع کیا وہ باز نہ آئے

Marfat.com

فجالسوهم فی مجالسهم واکلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض (قال ابن ملك رحمه الله الباء للسببية ای سود الله قلب من لم یعص بشؤم من عصى فصارت قلوب جمیعهم قاسیة بعیدة عن قبول الحق والخیر والرحمة بسبب المعاصی ومخالطة بعضهم بعضا اه وقوله قلب من لم یعص لیس علی اطلاقه لان مواکلتهم ومشاربتهم من غیر اکراه واجبار بعد عدم انتهائهم عن معاصیهم معصیة ظاهرة لان مقتضی البغض فی الله ان یتبعدوا عنهم ویهاجروهم ویقاطعوهم ولم یواصلوهم کذا افاده العلامة علی القاری فی شرح المشکوٰة فلعنهم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلك بما عصوا وكانوا یعتدون قال فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان متکأ فقال لا (ای لاتعذرون اولاتنجون من العذاب انتم ایتها الامة خلف اهل تلك الامة) والذی نفسی بیده حتی تاطروهم اطرا (ای حتی تمنعوا امثالهم من اهل المعصیة وان لم یمتنعوا عن امثالهم فتمتنعوا انتم عن مواصلتهم ومکالمتهم ومواکلتهم ومجالستهم) وفی روایة ابی داؤد قال کلا والله لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر ولتأخذن علی یدی الظالم ولتأطرنه (ای لتمنعنه) علی الحق اطرا ولتقصرنه (ای لتحبسنه) علی الحق قصرا (ای بالهجر عنه

Marfat.com

وہ علماء ان کے پاس ان کے جلسوں میں بیٹھے ان کے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں بعض کے دل بعض کی وجہ سے تباہ کئے (ابن ملک رحمہ اللہ نے فرمایا ببعض میں حرفِ بار سببیت کے لئے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان معاصی نہ کرنے والوں کے دل ان معاصی والوں کی نحوست سے سیاہ کر دئے تو ان سب کے دل سخت اور قبول حق وخیر ورحمت سے برطرف ہو گئے بہ سبب گناہوں اور باہم میل جول کے انتہیٰ اور یہ جو انہوں نے فرمایا کہ ان کے دل جنہوں نے معاصی نہ کئے تھے یہ معصیت نہ کرنا[1] مطلقاً نہیں اسلئے کہ وہ معاصی سے باز نہ آئے تو بلا اکراہ واجبار ان کے ساتھ کھانا پینا خود صریح معصیت ہے کہ اللہ کے بارے میں بغض رکھنے کا مقتضےٰ تو یہ تھا کہ ان سے دور رہوں انہیں چھوڑ دیں اُنسے قطع کر دیں ان سے میل جول نہ کریں۔ ایسا ہی علامہ قاری نے شرح مشکوٰۃ میں افادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ[2] نے ان میل جول کرنے والوں پر داؤد وعیسےٰ بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام کی زبان سے لعنت نازل فرمائی بدلہ ان کے گناہوں اور حد سے بڑھنے کا۔ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے جب یہاں تک پہنچے سیدھے ہو کر بیٹھے اور فرمایا نہ (یعنی اے بنی اسرائیل کے بعد آنے والی یہ امت تم معذور نہ رکھے جاؤ گے یا عذاب سے نجات نہ پاؤ گے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہاں تک کہ انہیں خوب اچھی طرح جھکا لاؤ (یعنی اپنے زمانے کے اہلِ معاصی کو باز رکھو اور وہ باز نہ رہیں تو تم ان سے ملاپ بات چیت ساتھ کھانے پاس بیٹھنے سے باز رہو) ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا کوئی نہیں واللہ یا تو ضرور تم انہیں بھلائی کا حکم دو گے ضرور انہیں برائی سے منع کرو گے اور ضرور ظالم کے ہاتھ پکڑ لو گے اور ضرور اسے حق پر مجبور کرو گے

اور ضرور اسے حق پر محبوس ومحصور کرو گے (یعنی یوں کہ

[1] بلکہ انہیں گناہوں میں شریک ہونا مقصود ہے جن سے یہ مانع آئے تھے ۱۲ مترجم [2] آگے پھر ترجمہ حدیث مذکور ہے ۱۲ مترجم

Marfat.com

اذا عجزتم عما سبق حتى تضيق عليه الارض بما رحبت فانه حبس

معنوی اقوی من حبس صوری، او لیضربن الله بقلوب بعضکم

علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنهم (ای بنی اسرائیل علی کفرهم

ومعاصیهم والمعنی ان احد الامرین واقع قطعا ام مع شرح

المشکوٰة للعلامة علی القاری ویعضده ایضا ما رواه ابو داؤد و

احمد والحاکم عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم لا تجالسوا اهل القدر بضم اوله ای لا

تواد وهم ولا تحابوهم فان المجالسة ونحوها من المعاشاة

من علامات المحبة وامارات المودة فالمعنی لا تجالسوهم مجالسة

تانیس وتعظم لهم لانهم اما ان یدعوکم الی بدعتهم بما زینه

لهم شیطانهم من الحجج المموهة والادلة المزخرفة التی تجلب

من لم یتمکن فی العلوم والمعارف الیهم ببادی الرأی واما ان

یعود علیکم من نقضهم وسوء عملهم ما یؤثر فی قلوبکم

واعمالکم اذ مجالسة الاغیار تجر الی غایة البوار ونهایة

الخسار قال الله تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا الله وکونوا مع

الصادقین ولا ینافی اطلاق الحدیث تقیید الاٰیة فی المنافقین

حیث قال الله تعالیٰ فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث

غیره انکم اذا مثلهم وکذا قوله عز وجل واذا رأیت

الذین یخوضون فی اٰیتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا

Marfat.com

جب وہ اگلی صورتیں نہ بن پڑیں تو سب اس سے کنارہ کش ہو جائیں یہانتک کہ زمین باوصف اپنی اس وسعت کے ان پر تنگ ہو جائے کہ یہ باطنی قید ہر ظاہری قید سے سخت تر ہے (یا بے شک ضرور اللہ تعالٰی تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا پھر تم پر اپنی لعنت اتاریگا جیسے ان پر اتاری یعنی بنی اسرائیل پر ان کے کفر و معاصی کے سبب حاصل حدیث یہ کہ دونوں باتوں میں سے ایک بیشک ہو گی۔ انتہی مع شرح مشکوٰۃ علامہ قاری۔ نیز اس کے مؤید ہے حدیث ابو داؤد و احمد و حاکم امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے پاس نہ بیٹھو یعنی ان سے دوستی و محبت نہ کرو کہ پاس بیٹھنا اور اس کے مثل اور امور مثلاً ساتھ چلنا محبت کی علامتوں دوستی کے نشانوں سے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس اس طرح نہ بیٹھو کہ انہیں تم سے انس حاصل ہو یا تم ان کی کچھ تعظیم کرو اس لئے کہ یا تو وہ تمہیں اپنی بدمذہبی کی طرف بلائیں گے ان ملمع کاری کی دلیلوں اور ظاہری آراستہ سخنوں سے جو ان کے شیطان نے ان کے ذہن میں سنوار رکھی ہیں جن سے وہ بہ نظر سرسری علوم و معارف میں رسوخ نہ رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچ لے جاتے ہیں یا یہ ہوگا کہ ان کی خرابی ان کی بداعمالی سے تم پر وہ نحوست پڑیگی جو تمہارے دلوں اور عملوں میں اثر کر جائیگی اس لئے کہ غیروں کے پاس بیٹھنا انتہا درجے کی ہلاکت و کمال بربادی کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور سچوں کا ساتھ دو اور حدیث میں مطلق ممانعت کے منافی نہیں کہ آیت نے دربارۂ منافقین ایک قید ذکر فرمائی جہاں ارشاد ہوا ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہانتک کہ وہ اور بات میں مشغول ہوں ورنہ تم بھی انہی کی مانند ہو اور ایسا ہی ارشاد الٰہی عزوجل جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں خوض بے جا کرتے ہیں تو ان سے روگردانی کر یہاں تک کہ اور بات میں مشغول ہوں

لہ یا ان سے قطع علاقہ کرنا یا لعنت الٰہی کا مستحق ہونا العیاذ باللہ تعالٰی ۱۲ مترجم

Marfat.com

فی حدیث غیرہ فلم ینہ عن مخالطتہم مطلقا لان الحدیث
یحمل علیٰ من لم یأمن علیٰ نفسہ منہم فیمنع عن مجالستہم
مطلقا والآیۃ علیٰ من امن فلاحرج علیہ فی مجالسۃ لہم
بغیر التانیس والتعظیم ما لم یکونوا فی کفر و بدعۃ وکذا
اذا خاضوا وقصد الرد علیہم و تسفیہ ادلتہم و مع ھذا البعد
عنہم اولیٰ و الاجتناب عن مباحثتہم احریٰ ، و لاتفاتحوھم
ای لاتحاکموا الیہم فانہم اھل عناد و مکابرۃ وقیل لاتبدؤھم
بالسلام او بالکلام و قال مظہر لاتناظروھم فانہم یوقعونکم
فی الشک و یشوشون علیکم اعتقادکم ای و ان لم تجالسوھم
فھو عطف مغایر وقیل عطف خاص لان المجالسۃ تشتمل
علی المواکلۃ و المؤانسۃ و المحادثۃ وغیرھا و فتح
الکلام فی القدر اخص من ذلک ، کذا افادہ
العلامۃ علیٰ القاری رحمہ اللہ فی شرح
المشکوۃ و فی التفسیرات الاحمدیۃ فی بیان
الآیات الشرعیۃ فی تفسیر قولہ تعالیٰ فلا تقعد بعد
الذکریٰ مع القوم الظالمین الظاھر من کلام الفقہاء
ان الآیۃ باقیۃ و ان القوم الظالمین ھم المبتدع
و الفاسق و الکافر و القعود مع کلھم ممتنع اھ
واخرج ابن جریر و ابن المنذر عن ابی وائل

Marfat.com

کہ یہاں مطلق میل جول سے منع نہ فرمایا وجہ یہ کہ حدیث اس کے بارے میں ہے جو اپنے نفس پر ان کی طرف سے اطمینان نہ رکھتا ہو اسے مطلقاً ان کے پاس بیٹھنا منع ہے اور آیت اس کے حق میں ہے جسے اطمینان ہو (کہ ان کی صحبتِ بد میرے دل پر اثر نہیں کر سکتی) اس پر کچھ تنگی نہ ہوگی ان کے پاس بیٹھنے میں جب کہ اس طور پر نہ ہو جس سے انہیں انس حاصل ہو یا یہ کہ ان کی تعظیم کرے اور یہ بھی جب جائز ہے کہ وہ اپنے کفر و بدعت میں نہ ہوں یا ہوں تو یہ ان پر رد کرنے اور ان کی دلیلوں کو احمق بنانے کے لئے ان کے پاس جائے اور باوجود ان سب باتوں کے پھر بھی بہتری اسی میں ہے کہ ان سے دور رہے ان کے مباحثے سے بچنا ہی زیادہ لائق ہے (تتمہ حدیثِ مذکور) اور ان سے مفاتحہ نہ کرو یعنی انہیں کسی بات میں حکم نہ بناؤ کہ انہیں ہٹ دھرمی اور سینہ زوری آتی ہے اور کہا گیا انہیں ابتداء بہ سلام نہ کرو ان سے کلام شروع نہ کرو اور مظہر نے فرمایا ان سے مسئلۂ تقدیر میں مناظرہ نہ کرو کہ وہ تمہیں شک میں ڈال دیں گے اور تمہارے اعتقاد میں تشویش پیدا کر دیں گے یعنی اگر چہ پاس نہ بیٹھو تو معطوف و معطوف علیہ یعنی مجالسہ و مفاتحہ دو جدا چیزیں ہیں۔ اور بعض نے کہا عام پر خاص کا عطف ہے کہ پاس بیٹھنا ساتھ کھانے انس حاصل کرنے بات چیت کرنے وغیرہ سب کو شامل ہے اور مسئلۂ تقدیر میں مناظرہ شروع کرنا اس سے خاص ہے۔ اسی طرح علامہ علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں افادہ فرمایا۔ التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ میں اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں کہ یاد آئے پر ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو لکھتے ہیں کلامِ فقہاء سے ظاہر یہ ہے کہ حکمِ آیت باقی ہے اور ظالم لوگ بد مذہب و فاسق و کافر ہیں اور ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے انتہی۔ ابن جریر و ابن المنذر نے ابو وائل سے روایت کی کہ

Marfat.com

قال ان الرجل ليتكلم فى المجلس بالكلمة من الكذب ليضحك بها
جلساءه فيسخط الله عليهم جميعا فذكروا ذلك لابراهيم النخعى
فقال صدق ابو وائل او ليس ذلك فى كتاب الله فلا تقعدوا معهم
حتى يخوضوا فى حديث غيره واخرج عبد بن حميد وابن ابى حاتم
وابو الشيخ عن محمد بن سيرين انه كان يرى ان هذه الاية
نزلت فى اهل الاهواء واخرج عبد بن حميد وابن المنذر عن
محمد بن على قال ان اصحاب الاهواء من الذين يخوضون
فى ايات الله وفى تفسير الامام البغوى رحمة الله عليه قال الضحاك
عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما دخل فى هذه الاية كل
محدث فى الدين وكل مبتدع الى يوم القيمة اه وهكذا فى
تفسير الخطيب وغيره ويعضده ايضا ما رواه الخطيب عن ابن عمر
رضى الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم من اعرض عن صاحب بدعة بغضا له ملأ الله
قلبه امنا وايمانا ومن انتهر صاحب بدعة امنه الله تعالى
يوم الفزع الاكبر ومن اهان صاحب بدعة رفعه الله فى الجنة
مائة درجة ومن سلم على صاحب بدعة او لقيه بالبشرى او استقبله
بما يسره فقد استخف بما انزل على محمد واخرج الديلمى عن حذيفة
رضى الله تعالى عنه ان الله لا يقبل لصاحب بدعة صوما ولا صلوة و
لا زكوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا و يخرج من الاسلام

Marfat.com

انھوں نے کہا آدمی مجلس میں اہلِ مجلس کے ہنسانے کو کوئی لفظ جھوٹ بک دیتا ہے اس کے سبب اللہ عزوجل ان سب مجلس والوں پر غضب فرماتا ہے۔ لوگوں نے اسے امام ابراہیم نخعی کے سامنے ذکر کیا فرمایا ابو وائل ٹھیک کہتے ہیں کیا یہ قرآن میں نہیں ان کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اور بات میں مشغول ہوں۔ عبد بن حمید وابن ابی حاتم وابوالشیخ امام محمد بن سیرین سے راوی کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ آیت بد مذہبوں کے بارے میں اتری عبد بن حمید وابن المنذر حضرت امام باقر سے راوی فرمایا بے شک بد مذہب ان لوگوں میں ہیں جو آیاتِ خدا میں خوض بے جا کرتے ہیں۔ تفسیر امام بغوی رحمہ اللہ تعالٰی میں ہے امام ضحاک نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ اس آیت کے حکم میں ہر وہ شخص کہ دین میں نئی بات نکالے اور ہر بد مذہب تا قیام قیامت داخل ہے۔ ایسا ہی تفسیر خطیب وغیرہ میں ہے۔ نیز اس کے مؤید ہے حدیث خطیب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بد مذہب سے اسے دشمن ٹھہرا کر منہ پھیرے اللہ تعالٰی اس کا دل امان وایمان سے بھر دے اور جو کسی بد مذہب کو جھڑکے اللہ تعالٰی اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بد مذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالٰی جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بد مذہب پر سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔ حدیث دیلمی میں بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے بیشک اللہ تعالٰی کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول فرمائے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض بد مذہب اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے

Marfat.com

كما يخرج السهم من الرمية او كما يخرج الشعر من العجين و
فى تبيين المحارم للعلامة ملا سنان الواعظ فى الحرم المحترم
اوحى الله تعالى الى يوشع بن نون انى مهلك من قريتك اربعين
الفا من خيارهم وستين الفا من شرارهم فقال يارب هؤلاء الاشرار
فما بال الاخيار فقال انهم لم يغضبوا لغضبى واكلوهم وشاربوهم
هكذا رواه ابن ابى الدنيا وابو الشيخ عن ابراهيم بن عمرو الصنعانى
وايضا فيه قال النبى صلى الله عليه وسلم عذب اهل القرية
فيها ثمانية عشر الفا عملهم عمل الانبياء قالوا يارسول الله كيف
قال لم يكونوا يغضبون لله ولا يأمرون بالمعروف ولا ينهون عن
المنكر ام ويعضده ايضا مارواه البيهقى فى شعب الايمان عن
الحسن رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم يأتى على الناس زمان يكون حديثهم (اى كلامهم و
محادثتهم) فى مساجدهم فى امر دنياهم (وهى موضوعة لامر دينهم
قال ابن الهمام فى شرح الهداية الكلام المباح فى المسجد مكروه
يأكل الحسنات) فلا تجالسوهم (اى هؤلاء الناس الموصوفين بما
ذكر وهو يحتمل الاطلاق والتقييد بالمسجد) فليس لله فيهم (اى
فى اتيانهم الى المسجد وعبادتهم فيه) حاجة (هى كناية عن
عدم قبول طاعتهم وفيه تهديد عظيم لاجل ظلمهم ووضعهم الشئ
فى غير موضعه لان المسجد لم يبن الا للعبادات ام مع الشرح

Marfat.com

جیسے شکار سے تیر یا آٹے سے بال تبیین المحارم علامہ ملا سنان واعظ حرم محترم مکہ
میں ہے اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری
بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار بُرے ہلاک کر دوں گا عرض کی الٰہی بُرے
تو بُرے ہیں اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب
تھا انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھایا پیا۔ انتہی۔ اسی طرح روایت
کیا ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ نے ابراہیم بن عمرو صنعانی سے۔ نیز اسی میں ہے رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک بستی پر عذاب اترا اس میں اٹھارہ
ہزار وہ تھے جن کے عمل نہایت اعلیٰ درجے کے تھے صحابہ نے عرض کی یا رسول
اللہ یہ کیونکر؟ فرمایا اللہ کے لئے غضب نہ کرتے تھے نہ اچھی بات کا
حکم دیتے نہ بُری بات سے روکتے۔ انتہٰی۔ اور نیز اس کے مؤید ہے
حدیث شعب الایمان بیہقی بروایت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ آئے
گا کہ مسجدوں میں دنیا کی بات چیت کریں گے حالانکہ وہ تو دین کے
لئے بنائی گئی ہیں امام ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں فرمایا مباح بات بھی
مسجد میں مکروہ ہے نیکیوں کو کھاتی ہے: تو ان کے پاس نہ بیٹھو (یعنے
کبھی با مسجد میں) کہ اللہ تعالیٰ کو ان سے (یعنی ان کے مسجد میں آنے
اور عبادت کرنے سے) کچھ کام نہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کی عبادت قبول
نہیں فرماتا۔ اور یہ سخت تہدید ہے ان کے ظلم کے باعث کہ انہوں نے
چیز بے محل استعمال کی مسجدیں تو عبادتوں ہی کے لئے بنی ہیں۔ انتہٰے مع شرح

Marfat.com

للعلامة علی القاری رحمہ اللہ ویعضدہ ایضا ما رواہ البزار و
الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قیل یا رسول اللہ
انہلك القریۃ وفیہا الصّٰلحون قال نعم قیل بم یا رسول اللہ
قال بتہاونہم وسکوتہم ویعضدہ ایضا ما رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انّ اللہ عزوجل اختار لی اصحابا فجعلہم اصحابی واصہاری وانصاری
وسیجیئ من بعدہم قوم ینقصونہم ویسبونہم فان ادرکتموہم
فلا تناکحوہم ولا تؤاکلوہم ولا تشاربوہم ولا تصلوا معہم ولا تصلوا
علیہم اھ وفی رد المحتار علی الدر المختار علی متن تنویر الابصار للعلامۃ
ابن عابدین فی کتاب النکاح ان الرافضی ان کان ممن یعتقد
الالوہیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ
الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فہو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ
من الدین بالضرورۃ بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب
الصحابۃ رضی اللہ عنہم فانہ مبتدع لا کافر اھ بحروفہ وایضا فی
کتاب تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ
الکرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام للعلامۃ الموصوف علیہ
رحمۃ الرؤف نقلا عن رسالۃ خاتمۃ العلماء الراسخین شیخ القراء
والفقہاء والمحدثین سید ملا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری
ما نصہ واما من سب احدا من الصحابۃ فہو فاسق ومبتدع بالاجماع

Marfat.com

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نیز اس کے مؤید ہے حدیث بزار وطبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے عرض کی گئی یارسول اللہ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین بستے ہوں فرمایا ہاں۔ عرض کی گئی یارسول اللہ یہ کس وجہ سے فرمایا ان کی سستی وخاموشی کے باعث۔ نیز اس کے مؤید ہے حدیث دارقطنی ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے لئے اللہ تعالےٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسر الی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے انہیں برا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہت نہ کرنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھنا ردالمحتار علے الدر المختار شرح تنویر الابصار تصنیف علامہ ابن عابدین کتاب النکاح میں ہے رافضی اگر مولےٰ علی کی خدائی مانتا ہو یا یہ کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی پہنچانے میں غلطی کی یا صدیق اکبر کی صحابیت کا منکر ہو یا حضرت ام المؤمنین صدیقہ کی نسبت وہ کلمۂ ملعونہ تہمت بکتا ہو تو کافر ہے کہ ضروریات دین کا منکر ہے بخلاف اس صورت کے مولیٰ علی کو تفضیل دیتا یا بعض صحابہ کی بے ادبی کرتا ہو تو وہ بدمذہب ہے کافر نہیں انتہےٰ بلفظہٖ۔ نیز علامہ موصوف رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی کتاب تنبیہ الولاۃ والحکام علےٰ احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں خاتمۃ علمائے راسخین استاذ قراء وفقہاء ومحدثین سیدی ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے رسالے سے نقل فرماتے ہیں جو صحابہ میں سے کسی کی شان میں بے ادبی کرے وہ بالاجماع فاسق وگمراہ ہے۔

Marfat.com

الا اذا اعتقد انه مباح او يترتب عليه ثواب كما عليه بعض الشيعة او اعتقد كفر الصحابة فانه كافر بالاجماع اه وايضا فيه نقلا عن البزازية التي هي من كتب المذهب ما نصه يجب اكفار الروافض بقولهم برجعة الاموات الى الدنيا وتناسخ الارواح وانتقال روح الاله الى الائمة وان الائمة آلهة وبقولهم بخروج امام ناطق بالحق وانقطاع الامر والنهى الى ان يخرج وبقولهم ان جبرئيل غلط فى الوحى الى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دون على كرم الله وجهه اه ويعضده ايضا ما رواه ابن النجار عن انس قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله عز وجل اختارنى واختار لى اصحابا وجعل لى منهم وزراء وانصارا وانه سيخرج فى آخر الزمان قوم ينقصونهم فلا تؤاكلوهم ولا تشاربوهم ولا تجالسوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم وروى سمويه عن ثوبان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون اقوام من امتى يتعاطى فقهاؤهم عضل المسائل اولئك شرار امتى واخرج ابن مردويه عن انس رضى الله تعالىٰ عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الرجل ليصلى ويصوم ويحج ويعتمر ويغزو وانه لمنافق قيل يا رسول الله بماذا دخل عليه النفاق قال لطعنه على امامه وامامه من قال الله فى كتابه

Marfat.com

مگر جب یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ گستاخی حلال ہے یا اس پر ثواب ملے گا جیسا کہ بعض روافض کا خیال ہے یا صحابہ کے کفر کا معتقد ہو تو اس صورت میں وہ بالاجماع کافر ہے انتہیٰ۔ نیز اسی میں خزانہ سے کہ کتب مذہب حنفی۔ سے ہے نقل فرمایا رافضیوں کو کافر کہنا واجب ہے ان کے اس قول پر کہ مردے دنیا کی طرف پھر واپس آئیں گے اور روحوں میں آواگون ہے اور خدا کی روح ائمہ میں آئی اور ائمہ معبود ہیں۔ اور ان کے اس قول پر کہ ایک امام حق کو آنے والا ہے اس کے آنے تک کارخانہ امر ونہی بند ہے۔ اور ان کے اس قول پر کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا ہوا کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو چھوڑ کر محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو وحی دے گئے نیز اس کے مؤید ہے حدیث ابن نجار انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا۔ اور میرے لئے اصحاب چنے اور ان میں سے میرے وزیر و مددگار کئے اور بے شک عنقریب آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے تم ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا پانی نہ پینا انکے پاس نہ بیٹھنا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔ سمویہ نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے کہ ان کے مولوی سخت فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے وہ میری امت کے بدتر لوگ ہیں۔ حدیث ابن مردویہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بیشک آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج وعمرہ وجہاد کرتا ہے اور بیشک وہ منافق ہے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ نفاق اسمیں کدھر سے آیا فرمایا اسلئے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اور امام اس کا وہ ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں فرمایا

Marfat.com

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون فی التاویلات للامام
ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ الباری فی بیان قولہ
تعالیٰ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون هو الامر بالسوال
ای سلوا اهل الذکر وقلدوهم ای لانهم ان کان لابد من التقلید
فقلدوا اهل الذکر واسئلوا عنهم لانهم یعلمون ذلک اھ بحروفها
واخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والحاکم عن ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فی قولہ تعالیٰ واولی الامر منکم یعنی
اهل الفقه والدین واهل طاعة اللہ الذین یعلمون الناس معانی
دینهم ویأمرونهم بالمعروف وینهون عن المنکر فاوجب اللہ تعالیٰ
طاعتهم علی العباد واخرج سعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر
وابن ابی حاتم عن مجاهد واولی الامر قال هم الفقهاء والعلماء وروی
البیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم
الاسلام ای عظم ونصر صاحب بدعة سواء کان داعیا لها اولا قال
ابن حجر کأن قام او صدره فی مجلس او خدمه من غیر عذر یلجئه
الی ذلک، فقد اعان علی هدم الاسلام ای اسلامه او کمال الاسلام
او علی هدم اهل الاسلام او المراد بالاسلام السنة فاذا کان حال
الموقر کذا فما حال المبتدع وفیه ان من وقر صاحب سنة
کان الحکم بخلافه وکذا من اهان صاحب بدعة یخالف حکمه

Marfat.com

علماء سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کتاب التاویلات میں آیت مذکورہ کے بیان میں فرماتے ہیں یہ آیت علماء سے سوال کا حکم فرماتی ہے یعنی اہلِ ذکر سے پوچھو اور ان کی تقلید کرو یعنی جب تقلید کی حاجت ہو تو اہلِ علم کی تقلید کرو اور ان سے پوچھو کہ وہ جانتے ہیں انتہٰی بلفظہ۔ ابنِ جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و حاکم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں کہ جو تم میں صاحبِ حکم ہیں ان کی فرمانبرداری کرو روایت کرتے ہیں کہ صاحبِ حکم سے مراد اہلِ فقہ و دین و اہلِ طاعتِ الٰہی ہیں جو لوگوں کو ان کے دین کے معنی سکھاتے اور انہیں اچھی بات کا حکم فرماتے اور بری بات سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر ان کی اطاعت فرض کی ہے۔ سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابنِ جریر و ابن ابی حاتم امام مجاہد سے اسی آیت کی تفسیر میں راوی کہ صاحبِ حکم فقہاء و علماء ہیں بیہقی شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ سے حدیث راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی یعنی جو کسی گمراہ کی تعظیم و مدد کرے خواہ وہ گمراہ اپنی گمراہی کی طرف لوگوں کو دعوت کرتا ہو یا نہیں۔ امام ابن حجر مکی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں جس نے بدمذہب کی توقیر کی مثلاً اس کے لئے قیام کیا اسے صدرِ مجلس میں بٹھایا یا اس کی خدمت کی بغیر کسی عذر صحیح ضروری کے جو اس پر مجبور کر دے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی یعنی اپنے ایمان یا اپنے ایمان کے کمال یا اہلِ اسلام کے ہلاک کرنے پر معاون ہوا یا اسلام سے سنت مراد ہے۔ تو جب توقیر کرنے والوں کا یہ حال تو خود بدمذہب کا کیا حال ہوگا اور اسی میں ہے کہ جو سنی کی توقیر کرے اسکا حکم اس کے برخلاف ہے یونہی جو بدمذہب کی توہین کرے حکم اسکے خلاف ہے

Marfat.com

کذا افاده العلامة علی القاری فی الشرح المذکور وفی تبیین
المحارم نقلا عن کتاب الامام الغزالی رحمه الله کتاب الجام
العوام قال علیه الصلوٰة والسلام من مشی الی صاحب بدعة
لیوقره فقد اعانه علی هدم الاسلام اه والامام البخاری ذکر فی
کتابه المسمی بالادب المفرد باب لا یسلم علی فاسق ثم ذکر
باسناده ثلثة احادیث من شاء فلینظر ثمه وفی فصول العلامی
ولا یسلم علی الشیخ المازح الکذاب واللاغی ولا علی من
یسب الناس او ینظر وجوه الاجنبیات ولا علی الفاسق المعلن
ولا علی من یغنی او یطیر الحمام ما لم تعرف توبتهم اه
والامام البخاری رحمه الله ذکر ایضا فی الکتاب المذکور
باب من ترك السلام علی المتخلق واصحاب المعاصی ثم ذکر
باسناده عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه قال
مر النبی صلی الله علیه وسلم علی قوم منهم رجل متخلق
بخلوق فنظر الیهم وسلم واعرض عن الرجل فقال الرجل
اعرضت عنی فقال بین عینیك جمرة ثم ذکر باسناده عن
عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد الله عن ابیه عن جده
ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم وفی یده خاتم من
ذهب فاعرض النبی صلی الله علیه وسلم عنه فلما رأی
الرجل کراهته ذهب والقی الخاتم واخذ خاتما من حدید

Marfat.com

ایسا ہی افادہ کیا علامہ علی قاری نے شرح مذکور میں تبیین المحارم میں کتاب الجام العوام امام حجۃ الاسلام قدس سرہ سے حدیث منقول ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بد مذہب کی طرف اس کی توقیر کو چلے اس نے بدم بنیانِ اسلام پہ اعانت کی۔ امام بخاری نے اپنی کتاب ادب المفرد میں ایک باب وضع فرمایا کہ فاسق کو سلام نہ کرے۔ پھر اس میں اپنی سند سے تین حدیثیں روایت فرمائیں جو چاہے مطالعہ کرے فصول علامی میں ہے بوڑھے مسخرے کذاب بیہودہ گو کو سلام نہ کرے نہ اسے جو لوگوں کو گالیاں دیتا ہے یا اجنبی عورتوں کے منہ دیکھتا ہے نہ کھلے فاسق نہ گانے والے نہ کبوتر باز کو جب تک ان کی توبہ نہ ظاہر ہو۔ نیز امام بخاری نے کتاب مذکور میں فرمایا باب اس شخص کا جس نے خلوق یعنی زعفران سے بنائی ہوئی رنگت دار خوشبو لگانے والے اور اہلِ معاصی پر سلام ترک کیا۔ پھر بسند خود مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے حدیث روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے ان میں ایک شخص خلوق لگائے تھا سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اپنی نظر کرم وسلام سے مشرف فرمایا اور اس شخص سے منہ پھیر لیا اس نے عرض کی حضور نے مجھ سے روگردانی فرمائی فرمایا تیری پیشانی پر انگار ہے۔ پھر بسند خود عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو سے حدیث روایت کی کہ وہ اپنے باپ شعیب وہ اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ایک شخص خدمتِ اقدس حضور سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے سونے کی انگوٹھی پہنے تھے سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور کو ناگوار ہوا چلے گئے اور وہ انگوٹھی پھینک کر لوہے کی بنوائی

Marfat.com

فلبسه واتى النبى صلى الله عليه وسلم قال هذا اشر هذا
حلية اهل النار فرجع فطرحه فلبس خاتما من ورق فسكت
عنه النبى صلى الله عليه وسلم ثم ذكر باسناده عن
ابى سعيد قال اقبل رجل من البحرين الى النبى صلى الله
عليه وسلم فسلم عليه فلم يرد وفى يده خاتم من ذهب
وعليه جبة حرير فانطلق الرجل محزونا فشكى الى امرأته
فقالت لعل برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جبتك
وخاتمك فالقهما ثم عد ففعل فرد السلام الحديث
وايضا ذكر الامام البخارى فيه باب من لم يسلم على
اصحاب النرد ثم ذكر باسناده عن الفضل بن مسلم عن
ابيه قال كان على اذا خرج من باب القصر فرأى اصحاب النرد
انطلق بهم فعقلهم من غدوة الى الليل ومنهم من يعقل
الى نصف النهار قال وكان الذى يعقل الى الليل الذين
يعاملون بالورق وكان الذى يعقل الى نصف النهار الذين
يلهون بها وكان يأمر ان لا يسلموا عليهم ثم ذكر
باب الادب واخراج الذين يلعبون بالنرد واهل الباطل
ثم ذكر باسناده عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا وجد
احدا من اهله يلعب بالنرد ضربه وكسرها ثم ذكر باسناده
عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها انه بلغها ان اهل بيت

Marfat.com

اسے پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس سے بھی بدتر ہے یہ دوزخیوں کا زیور ہے وہ واپس گئے اسے پھینکا اور چاندی کی انگشتری پہنی اس پر نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا پھر بسندِ خود حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث روایت کی ایک شخص بحرین سے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا حضور نے جواب نہ دیا ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور ریشمی جبہ پہنے تھے وہ غمگین واپس گئے اپنی بی بی سے حال بیان کیا زوجہ نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمہارا جبہ اور انگوٹھی ناپسند ہوئی انہیں اتار کر پھر حاضر ہوا انہوں نے ایسا ہی کیا اب حضورِ اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جواب سلام دیا۔ نیز امام بخاری نے کتاب مذکور میں فرمایا باب اس شخص کا جس نے چوسر کھیلنے والوں پر سلام نہ کیا پھر بسند خود فضل بن مسلم سے حدیث روایت کی وہ اپنے باپ سے راوی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جب دروازۂ قصر سے باہر تشریف لاتے جنہیں چوسر کھیلتے دیکھتے انہیں حراست میں کر کے لے جاتے کسی کو صبح سے شام تک باندھ رکھتے کسی کو دوپہر تک، شام تک بندھے رہنے والے وہ ہوتے جو بدکر کھیلتے اور دوپہر تک بندھنے والے وہ کہ ویسے ہی کھیلتے اور مولیٰ علی حکم فرماتے کہ ان لوگوں کو سلام نہ کیا جائے پھر ذکر فرمایا اب ادب دینے اور نرد بازوں اور اہل باطل کو نکال دینے کا۔ پھر بسندِ خود نافع سے حدیث روایت کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما جب اپنے لوگوں میں کسی کو چوسر کھیلتا پاتے اسے مارتے اور چوسر توڑ دیتے۔ پھر بسند خود ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث روایت کی کہ ان کی حویلی سے کچھ حصے میں ایک گھر والے رہتے

Marfat.com

فی دارها کانوا سکانا فیها عندهم نرد فارسلت الیهم لئن لم تخرجوا الاخرجنکم من داری وانکرت ذلک علیهم ثم ذکر ثلثة احادیث من شاء فلینظر ثمه وروی مسلم عن ابن سیرین ان هذا العلم دین (اللام للعهد وهو ما جاء به النبی صلی الله علیه وسلم لتعلیم الخلق من الکتاب والسنة وهما اصول الدین) فانظروا عمن تاخذون دینکم (المراد الاخذ من العدول والثقات) کذا فی الشرح المذکور وروی مسلم ایضا عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اهل السنة فیؤخذ حدیثهم وینظر الی اهل البدعة فلا یؤخذ حدیثهم اه بحروفه وروی مسلم ایضا عن سعد بن ابراهیم یقولون لایحدث عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الا الثقات اه بحروفه وقال العلامة النووی فی شرحه قوله لایحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الثقات معناه لا یقبل الا من الثقات اه وقال البخاری رحمه الله فی شان علی بن هاشم الکوفی کان هو و ابوه غالیین فی مذهبهما قال ابن حبان غال فی التشیع قال صاحب میزان الاعتدال فی نقد الرجال قلت لغلوه ترک البخاری اخراج حدیثه فانه یتجنب الرافضة کثیرا کان یخاف من تدینهم بالتقیة اه وقال احمد بن المقدام کنا فی مجلس یزید

Marfat.com

انہیں خبر پہنچی کہ ان کے پاس چوسر ہے فرما بھیجا کہ اگر تم خود نہ نکل گئے تو میں تمہیں اپنے مکان سے نکال دوں گی اور ان پر اس بارے میں اعتراض فرمایا پھر امام بخاری نے تین حدیثیں اور ذکر کیں جو چاہے دیکھ لے۔ مسلم نے ابن سیرین سے روایت کی بے شک یہ علم دین ہے (العلم میں لام عہد کا ہے یعنی وہ علم کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعلیم خلق کے لئے لائے جس سے کتاب وسنت مراد ہے کہ دین کی دونوں اصل ہیں) تو دیکھو کہ اپنا دین کس سے لیتے ہو (یعنی ثقہ معتمد لوگوں سے لو) ایسا ہی شرح مذکور میں ہے نیز مسلم نے ابن سیرین سے روایت کی پہلے سند کی تحقیقات نہ ہوتی تھی جب فتنہ واقع ہوا علماء نے فرمایا اپنے راوی ہمارے سامنے بیان کرو کہ ان میں سے جو اہلِ سنت دیکھے جائیں ان کی حدیث لی جائے اور جو بد مذہب نظر آئیں ان کی حدیث نہ لی جائے۔ انتہٰی بلفظہ۔ نیز مسلم نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی کہ وہ فرماتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت نہ کریں مگر ثقہ لوگ اھ بلفظہ۔ علامہ نووی نے اس کی شرح میں فرمایا اس کے معنے یہ ہیں کہ صرف ثقات کی حدیث قبول کی جائے گی۔ امام بخاری نے علی بن ہاشم کوفی کے بارے میں فرمایا وہ اور اس کا باپ دونوں اپنے مذہب میں حد سے گزر گئے تھے۔ ابنِ حبان نے کہا وہ تشیع میں غلو رکھتا ہے۔ صاحبِ میزان الاعتدال فی نقد الرجال نے کہا میں کہتا ہوں اس کے غلو کے باعث امام بخاری نے اس کی حدیث روایت فرمانی ترک کردی کہ وہ رافضیوں سے بہت بچتے تھے۔ ظاہرا یہ اندیشہ تھا کہ ان کے دین میں تقیہ ہے۔ احمد بن المقدام نے کہا ہم یزید

Marfat.com

بن زریع فقال من اتی جعفر بن سلیمن وعبد الوارث فلا یقربنی
وکان عبد الوارث نسب الی الاعتزال وجعفر الی الرفض اھ وایضًا
قال یزید بن زریع فی شان عبد الوارث بن سعید البصری
من اتی مجلس عبد الوارث فلا یقربنی اھ وذکر شہاب انہ
سمع ابن عبید یقول ترکت جابرا الجعفی وما سمعت منہ
قال العقلی جابر الجعفی رافضی یشتم اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اھ وعن سماک بن سلمۃ قال دخلت علی کدیر الضبی
اعودہ فقالت امرأتہ ادن منہ فان یصلی فسمعتہ یقول فی الصلوٰۃ
سلام علی النبی والوصی فقلت لا واللہ لا یرانی اللہ عائدا الیک اھ
وکان کدیر الضبی من غلاۃ الشیعۃ وترک الدارقطنی عقیصاء لانہ
شیعی وقال مغیرۃ سلم ذر بن عبد اللہ الھمدانی علی ابراھیم
النخعی فلم یرد علیہ یعنی للارجاء وروی حمزۃ الزیات عن ابی مختار
الطائی قال شکی ذر سعید بن جبیر الی ابی البختری الطائی قال سلمت
علیہ فلم یرد علی فکلمہ فیہ فقال سعید بن جبیر ھٰذا یحدث
کل یوم دینا واللہ لا اکلمہ ابدا اھ وقال مؤمل بن اسمٰعیل مات
عبد العزیز بن ابی رواد وکان مرجئا وسفین بمکۃ فما صلی علیہ
وعارض الجنازۃ فذھب الناس یرونہ فلم یصل وقال اردت
ان اری الناس انہ مات علی بدعۃ اھ ویقال ان
وکیعا رحمہ اللہ تعالی لم یحضر جنازۃ ابی معاویۃ الضریر للارجاء اھ

Marfat.com

بن زریع کی مجلس میں تھے انہوں نے فرمایا جو شخص جعفر بن سلیمان و عبدالوارث کے پاس
جائے وہ میرے نزدیک نہ آئے۔ عبدالوارث منسوب بہ اعتزال تھا اور جعفر منسوب بہ رفض
انتہی۔ نیز یزید بن زریع نے عبدالوارث بن سعید بصری کے باب میں فرمایا جو اس کی مجلس
میں جائے میرے پاس نہ آئے انتہی۔ شہاب کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سُنا کہ
وہ کہتے تھے میں نے جابر جعفی کو ترک کر دیا اور اس سے کچھ نہ سنا عقیلی نے کہا
جابر جعفی رافضی ہے صحابہ کو برا کہتا ہے انتہی۔ سماک بن سلمہ سے روایت ہے میں کدیر ضبی کے
پاس اسکی عیادت کو گیا اس کی عورت بولی ان کے پاس آجاؤ کہ یہ نماز میں ہیں میں نے سنا کہ
وہ اپنی نماز میں کہہ رہا تھا سلام نبی اور وصی پر میں نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالےٰ اب کبھی مجھے
تیرے پاس آتا نہ دیکھے گا انتہی۔ کدیر ضبی تشیع میں غلو رکھتا تھا۔ امام دارقطنی نے عقیصا کو اس
لئے چھوڑ دیا کہ وہ شیعی ہے۔ مغیرہ نے کہا ذر بن عبداللہ ہمدانی نے حضرت ابراہیم
نخعی کو سلام کیا امام نے جواب نہ دیا یعنی اس لئے کہ وہ فرقہ مرجیہ سے تھا۔ امام حمزہ زیات
ابو مختار طائی سے روایت فرماتے ہیں ذر مذکور نے ابوالبختری طائی سے حضرت سعید بن جبیر
کی شکایت کی کہ میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب نہ دیا۔ ابوالبختری نے حضرت سعید
سے اس کا تذکرہ کیا سعید نے فرمایا یہ روز ایک نیا دین نکالتا ہے خدا کی قسم میں کبھی
اس سے کلام نہ کروں گا انتہی۔ مؤمل بن اسماعیل کہتے ہیں عبدالعزیز بن ابی رواد مرجی
المذہب کا انتقال ہوا امام سفین مکہ معظمہ میں تھے جنازے کی نماز نہ پڑھی اور ساتھ نہ چلے
سامنے سے راہ کاٹ کر تشریف لے گئے۔ لوگ دیکھنے گئے کہ امام کیا کرتے ہیں امام نے
نماز نہ پڑھی اور فرمایا میں نے چاہا لوگوں کو دکھا دوں کہ یہ شخص بد مذہبی پر مرا ہے اھ کہتے
ہیں وکیع ابو معاویہ ضریر کے جنازے پر نہ گئے مذہب ارجاء کے باعث انتہی۔

Marfat.com

وقال ابن عيينة ان عبد الرحمن بن اسحق المدنى كان قدريا فنفاه اهل المدينة فنزل ههنا مقتل الوليد فلم نجالسه اھ وكان عبد الوهاب بن عطاء الخفاف يرمى بالقدر فلذلك قام من مسجده ابو سليمان الزاهد ولم يصل خلفه حكاها محمد بن احمد بن ابى المثنى الموصلى وقال الحميدى بمكة لما قدم معاذ بن هشام لاتسمعوا من هذا القدرى وقال محمد بن عبد الله بن نمير رمى محمد بن اسحق بن يسار المخزومى بالقدر وكان ابعد الناس منه وقال مالك فى شانه انظروا الى دجال من الدجاجلة وقال ابن عيينة رأيت ابن اسحق فى مسجد الخيف فاستحييت ان يرانى معه احدات هموه بالقدر اھ وقال حماد بن زيد كنت مع ايوب ويونس وابن عون فمر بهم عمرو بن عبيد فسلم عليهم ووقف فلم يردوا عليه السلام لانه كان معتزليا قدريا وكان يشتم الصحابة وكان داعيا الى دينه وقال ابن حبان كان عمرو بن عبيد من اهل الورع والعبادة الى ان احدث ما احدث فاعتزل مجلس الحسن هو وجماعة معه فسموا المعتزلة قال وكان يشتم الصحابة ويكذب فى الحديث اھ وقال كامل بن طلحة قلت لحماد يا اباسلمة رويت عن الناس وتركت عمرو بن عبيد قال انى رأيت كان الناس يصلون يوم الجمعة الى القبلة وهو مدبر عنها فعلمت انه على بدعة فتركت الرواية عنه و اعرض البيهقى عن الرواية عن مسعود بن محمد الجرجانى لانه كان معتزليا

Marfat.com

امام سفیٰن بن عیینہ فرماتے ہیں عبد الرحمٰن بن اسحاق مدنی قدری تھا اہل مدینہ نے اسے شہر پاک سے نکال دیا وہ زمانہ قتل ولید بادشاہ میں یہاں ایک پانی پر اُترا۔ہم لوگ اس کے پاس نہ بیٹھے انتہیٰ۔عبد الوہاب بن عطا خفاف کو مذہب قدریہ کی طرف نسبت کیا جاتا اسی وجہ سے ابو سلیمان زاہد اس کی مسجد سے اٹھ گئے اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی یہ محمد بن احمد بن ابی مثنی موصلی نے حکایت کی۔جب معاذ بن ہشام آیا حمیدی نے مکہ معظمہ میں کہا اس قدری سے حدیث نہ سنو۔محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا محمد بن لیسار مخزومی مذہب قدریہ کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ سب سے زیادہ اس مسلک سے دور تھا۔اور امام مالک نے اس کے بارے میں فرمایا دجالوں میں کہ ایک دجال کو دیکھو۔امام ابن عیینہ فرماتے ہیں میں نے ابن اسحٰق کو مسجد منیٰ شریف میں دیکھا مجھے شرم آئی کہ کوئی شخص مجھے اس کے ساتھ دیکھے لوگ اسے متہم بالقدر کرتے ہیں۔حماد بن زید نے کہا میں ایوب ویونس وابن عون کے پاس تھا عمرو بن عبید کا گزر ہوا وہ ٹھہرا اور ان ائمہ کو سلام کیا اماموں نے جوابِ سلام نہ دیا اس لئے کہ وہ معتزلی قدری تھا صحابہ کو برا کہتا اور اپنے مذہب کی طرف بلاتا۔ابن حبان نے کہا عمرو بن عبید پہلے اہلِ تقوے وعبادت سے تھا یہاں تک کہ اس نے نیا مذہب نکالا۔اب امام حسن بصری کی مجلس سے وہ اور اس کی جماعت معتزل وکنارہ کش ہوئے اس لئے معتزلہ کہلائے۔ابن حبان نے کہا وہ صحابہ کو بُرا کہتا اور حدیث میں جھوٹ بولتا تھا۔کامل بن طلحہ نے کہا میں نے حماد سے گزارش کی اے ابوسلمہ آپ نے لوگوں سے روایت کی اور عمرو بن عبید کو ترک کردیا فرمایا میں نے خواب دیکھا گویا لوگ جمعہ کے دن رو بقبلہ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ قبلہ کو پشت کئے ہے تو میں نے جانا کہ وہ بدمذہب ہے لہذا اس سے روایت ترک کردی۔اور امام بیہقی نے مسعود بن محمد جرجانی کی روایت سے اعراض کیا اسلئے کہ وہ معتزلی تھا

Marfat.com

وقال ابوبکر بن عیاش ماترکت الروایۃ عن فطر بن خلیفۃ الکوفی
الا لسوء مذھبہ وقال ابن الفرضی ترکت محمد بن مفرح القرطبی لانہ
کان یدعوا الی بدعۃ وقال محمد بن عبد اللہ الانصاری کنا ننہی
عن مجالسۃ سلیمٰن بن ارقم فذکر منہ امرا عظیما اھ وقال ابوالولید
سمعت شریکا یقول مالقینا من ابن عمنا یعنی سلیمٰن بن عمرو یکذب
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال الحاکم سمعت محمد
بن یعقوب الحافظ غیر مرۃ یقول کان ابوبکر الجارودی اذا مر بقبر
جدہ یقول یا ابت لولم تحدث بحدیث بھز بن حکیم لزرتک اھ وعن
یحیی بن حرب الذماری وجماعۃ ترکوا مسلمۃ بن علی الخشنی و
قال ابن عدی ترک عامۃ مشائخنا الروایۃ عن محمد بن یونس
بن موسٰی القرشی الشامی وقال الامام البخاری فی شان عبد اللہ
بن واقد ابی قتادۃ الحرانی ترکوہ وایضا قال فی شان عبد العزیز
بن ابان ترکوہ وایضا قال فی شان عبد الغفور الواسطی
ترکوہ وایضا قال فی شان عنبسۃ بن عبد الرحمٰن
ترکوہ وایضا قال فی شان سالم بن عبد ترکوہ وعلی ھذا
القیاس وقال ابوحاتم ان ابراھیم بن المنذر التی خلط فی
القراٰن جاء الی احمد بن حنبل فسلم علیہ فمارد علیہ وروی
یعقوب بن شیبۃ انہ بلغہ ان عمران بن حطان کانت لہ بنت عم
کانت تری رأی الخوارج فتزوجہا لیردھا عن ذلک فصرفتہ الی مذھبہا اھ

Marfat.com

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں میں نے فطر بن خلیفہ کوفی سے روایت صرف اس لئے ترک کی کہ وہ
بدمذہب ہے ابن الفرضی نے کہا میں نے محمد بن عفرح قرطبی کو ترک کر دیا کہ وہ بدعت کیطرف
دعوت کرتا تھا۔ محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سلیمان بن ارقم کے پاس بیٹھنے سے
منع کئے جاتے تھے پھر اس سے ایک سخت بات نقل کی۔ ابوالولید نے کہا میں نے
شریک کو کہتے سنا ہمیں اپنے چچا کے بیٹے سلیمان بن عمر سے کیسا صدمہ پہنچا رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہے حاکم نے کہا میں نے محمد بن یعقوب حافظِ حدیث
کو بارہا کہتے سنا کہ ابوبکر جارودی جب اپنے دادا کی قبر پر گزرتے کہتے اے باپ میرے
اگر تم نے بہز بن حکیم کی حدیث روایت نہ کی ہوتی تو میں آپ کی زیارت کرتا۔ یحییٰ بن
حرب ذماری اور ایک جماعتِ علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے مسلمہ بن علی خشنی کو ترک
کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں ہمارے عام مشائخ نے محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی شامی سے
روایت ترک کر دی۔ امام بخاری نے عبداللہ بن واقد ابوقتادہ حرانی کے بارے میں فرمایا
ائمہ نے اسے ترک کر دیا۔ نیز عبدالعزیز بن ابان کو فرمایا محدثین نے اسے ترک کر دیا نیز
عبدالغفور واسطی کو فرمایا علماء نے اسے ترک کر دیا۔ نیز عنبسہ بن عبدالرحمٰن کو فرمایا حفاظ نے
اسے ترک کر دیا۔ نیز سالم بن عبد کو فرمایا ناقدین نے اسے ترک کر دیا۔ اسی طرح اور لوگوں
کے باب میں فرمایا ابوحاتم کہتے ہیں ابراہیم بن منذر جن سے تلاوت قرآن مجید میں
غلطیاں واقع ہوئیں امام احمد بن حنبل کے پاس آئے سلام کیا امام نے جواب نہ دیا۔
یعقوب بن شیبہ روایت کرتے ہیں انہیں خبر پہنچی کہ عمران بن حطان کی ایک چچا زاد بہن خارجی
مذہب تھی عمران نے اس سے نکاح کیا کہ اسے اس باطل مذہب سے پھیر دے
اس نے خود اسی کو اپنے مذہب پر کر لیا

Marfat.com

وفی احیاء علوم الدین فی کتاب اداب الاخوۃ والصحبة
والمعاشرۃ مع اصناف الخلق فی بیان مراتب الذین
یبغضون فی اللہ وکیفیة معاملتهم اما الذمی الذی
تحت عقد المسلمین وجوارهم فانه لایجوز ایذاؤه
الا بالاعراض عنه والتحقیر له فی المجالس وبالاضطرار
ای الالجاء الی اضیق الطرق ان کان ماشیا فی طریق فیه
زحمه بحیث لایقع فی وهدۃ ولایصدمه نحو جدار فان
ایذاءهم بلاسبب لایجوز وانما المراد ولاتترکوا لهم
صدر الطریق اکراما لهم وهذه السنة قد امیتت من
زمان فمن احیاها فله الاجر وبترک المفاتحة بالسلام فلا
یقول السلام علیک تحقیرا لشانه ولا مایقوم مقامه من
التحایا کان یقول صبحک اللہ بالخیر او اسعد اللہ صباحک
ومثل ذلک ماجرت به العادات الاٰن واذا قال مبادئا السلام
علیک قلت وعلیک وانما وجب الرد علیه بعلیک فقط والاولی
الکف عن مخالطته ومعاملته ومواکلته فان فی کل من ذلک نوع
اعزاز له فاما الانبساط معه والاسترسال الیه کما یسترسل الی
الاصدقاء فهو مکروه کراهة شدیدۃ یکاد ینتهی ما یقوی منه الی
حد التحریم قال اللہ تعالی فی کتابه العزیز لاتجد قوما یؤمنون
باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسوله ولوکان اٰباءهم او ابناءهم

Marfat.com

احیاء العلوم شریف کے ابواب میں ایک باب انواع مخلوق کے ساتھ بھائی چارے اور صحبت اور برتاؤ کے بیان میں ہے اس میں ان لوگوں کے جن سے اللہ کے لیے بغض رکھنا چاہیئے، ترتیب وار درجوں اور ان سے معاملہ کرنے کی کیفیت میں ارشاد فرمایا کافر ذمی جو سلطنتِ اسلام کے عہد و پناہ میں ہے اس کو ستانا جائز نہیں مگر یوں کہ اس سے روگردانی کریں۔ مجلسوں میں اسے حقیر رکھیں راستہ چلتا ہو اور گنجائش کم ہو تو اسے نہایت تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کریں مگر نہ ایسا کہ کسی گڑھے میں گر جائے یا دیوار وغیرہ سے ٹکر کھائے کہ بے سبب انہیں صدمہ پہنچانا جائز نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ صدر راستہ ان کے لئے ان کے اعزاز کو نہ چھوڑا جائے اور یہ سنت مدت سے متروک ہوگئی ہے جو اسے زندہ کرے اس کے لئے ثواب ہے۔ اسے ابتداء بسلام نہ کی جائے اس کی تحقیر کے لئے نہ اس سے السلام علیک کہے نہ اس کے قائم مقام اور کوئی لفظ جو ملتے وقت کہے جاتے ہیں۔ مثلاً اللہ تیری صبح خیر کے ساتھ کرے یا تیری صبح نیک ہو یا اور الفاظ جن کی آج کل عادت ہو رہی ہے۔ اور جب وہ ابتداءً السلام علیک کہے جواب میں صرف وعلیک کہا جائے اور اس کے جواب میں فقط لفظ وعلیک کہنا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان سے میل برتاؤ ساتھ کھانے سے باز رہیں کہ ان سب امور میں اس کا ایک نوع اعزاز ہے رہا اس سے دل کھول کر بات کرنا اور دوستوں کی طرح بے تکلفی تو یہ سخت مکروہ ہے۔ قریب ہے کہ اس کی قوی صورت حرام کی حد کو پہنچے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کریم میں فرماتا ہے تو نہ پائیگا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالفوں سے اگرچہ وہ ان کے باپ دادا یا بیٹے پوتے ہوں۔

Marfat.com

والموادة مفاعلة من الود كما ان المحاددة من الحد وهو العداوة و
قال النبی صلی الله علیه وسلم المؤمن والمشرك لا تترأى ناراهما
قال الله تعالیٰ یا ایها الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
الاٰیة ای لاتتخذوهم اولیاءکم ولاتوالوهم ولاتخالطوهم الثانی
المبتدع الذی یدعوالی بدعته فان کانت البدعة بحیث یکفربها
فامره اشد من امرالذمی لانه لایقر بجزیة ولایسامح بعقد ذمة
بخلاف الذمی وان کان ابتداعه مما لایکفربه فامره بینه و
بین الله اخف من امرالکافر لامحالة ولکن الامر فی الانکار علیه
اشد منه علی الکافر لان شرالکافر غیر متعد الی الغیر فان
المسلمین اعتقدوا کفره فلایلتفتون الی قوله اذ لایدعی لنفسه
الاسلام واعتقاد الحق واما المبتدع الذی یدعو الغیرالی البدعة
ویزعم ان مایدعو الیه حق فهو سبب لغوایة الخلق واضلالهم
فشره متعد فالاستحباب فی اظهار بغضه ومعاداته ومجافاته
والانقطاع عنه وتحقیره والتشنیع علیه ببدعته وتنفیر
الناس عنه اشد وان سلم علیه فی خلوة عن الناس فلا بأس
بردجوابه فان علم ان فی الاعراض عنه والسکوت عن جوابه
یقبح فی نفسه بدعته التی هو فیها ویؤثر ذلك
فی زجره وردعه فترك الجواب اولیٰ من الرد علیه لان جواب
السلام وان کان واجبا فیسقط بادنی غرض فیه مصلحة

Marfat.com

نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان اور کافر کے کھانا پکنے کی آگیں آمنے سامنے نہ ہوں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے ایمان والو اپنے اور میرے دشمنوں کو اپنا دوست نہ ٹھہراؤ یعنے ان سے دوستی اور میل نہ کرو۔ دوسری قسم وہ بدمذہب کہ اپنی بدمذہبی کی طرف بلاتا ہو اگر وہ بدعت ایسی ہے جس کے باعث اس کی تکفیر کی جائے تو اس کا حکم ذمی کے حکم سے سخت تر ہے اس لئے کہ اسے نہ جزیہ لے کر رہنے دیں گے نہ عہد امان دینے کی نرمی کریں گے بخلاف کافر ذمی اور اگر اس کی بدمذہبی حدِ کفر تک نہ پہنچے تو اس کا معاملہ اللہ کے یہاں کافر کے معاملے سے ضرور ہلکا ہے مگر اس کے رَد کا حکم کافر کے رد سے زیادہ سخت ہے اس لئے کہ کافروں کی طرف بڑھتا نہیں کہ مسلمان اسے کافر سمجھے ہوئے ہیں تو اس کی بات کی طرف التفات نہ کریں گے کہ وہ اسلام و اعتقادِ حق کا اپنے لئے دعویٰ نہیں کرتا مگر یہ بدمذہب جو دوسروں کو اپنی بدعت کی طرف دعوت کرتا اور بکتا ہے کہ وہی حق ہے جس طرف وہ بلاتا ہے تو یہ مخلوق کے بہکنے گمراہ ہونے کا سبب ہے تو اس کا شر پھیلتا ہے تو اس سے اظہارِ بغض و دشمنی و دوری و بے علاقگی اور اس کی تحقیر اور اس پر اس کی بدمذہبی کے ساتھ طعن و تشنیع اور لوگوں کو اس سے نفرت دلانے کا استحباب بہت زائد ہے اور اگر وہ اس پر تنہائی میں جہاں اور لوگ نہ ہوں سلام کرے تو جواب دینے میں مضائقہ نہیں پس اگر جانے کہ اس سے منہ پھیرنے اور جواب سلام نہ دینے کے باعث اپنی بدمذہبی کی برائی اس کے دل میں آئے گی اور اس سے اس کے جھڑکنے للکارنے کا اثر پیدا ہوگا تو جواب نہ دینا ہی بہتر ہے کہ جوابِ سلام اگرچہ واجب ہے ادنیٰ غرض سے جس میں کوئی بکار آمد مصلحت ہو

Marfat.com

مهمة حتی یسقط هذا الواجب بکون الانسان فی الحمام
وفی قضاء الحاجة وغرض الزجراهم من هذه
التی ذکروها فی اسقاط الوجوب فان کان فی ملأ ای
جماعة فترك الجواب اولی لتنفیر الناس عنه و
تقبیحا لبدعته فی اعینهم وتحقیرا لشانه وکذلك
الاولی کف الاحسان الیه ومنع الاعانة له فی مهماته و
سیما فیما یظهر للخلق قال صلی الله علیه وسلم من انتهر
صاحب بدعة ملأ الله قلبه امنا و ایمانا ومن اهان
صاحب بدعة امنه الله یوم الفزع الاکبر ومن الأن
له اواکرمه اولقیه ببشر فقد استخف بما انزل علی محمد
صلی الله علیه وسلم رواه ابو نعیم فی الحلیة والهروی فی
ذم الکلام من حدیث ابن عمر رضی الله عنهما ورواه ابو نصر
السجزی فی الابانة من حدیث ابن عمرو ابن عباس
من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام و
ورواه ابو نصر ایضا وابن عدی وابن عساکر من حدیث
عائشة مرفوعا ورواه ابن عدی ایضا من حدیث ابن
عباس مرفوعا الثالث المبتدع العامی الذی
لایقدر علی الدعوة ای دعاء الناس الی بدعته
ولایخاف الاقتداء به فامره اهون واخف فالاولی

Marfat.com

ساقط ہو جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی حمام یا قضائے حاجت میں ہو تو یہ واجب باقی نہیں رہتا اور اسے جھڑکنے کی غرض ان اغراض سے کہ علماء نے وجوب ساقط ہونے کے لئے بیان فرمائیں زیادہ مہم ہے اور اگر وہ جماعت یعنی مجمع میں سلام کرے تو مطلقاً جواب نہ دینا ہی اولیٰ ہے کہ لوگوں کو اس سے نفرت ہو ان کی نگاہوں میں اس کی بدمذہبی کی شناعت اور اس بدمذہب کی حقارت ہو اسی طرح اولیٰ یہ ہے کہ اس کے ساتھ احسان سے باز رہیں اور اسکی ضرورتوں میں اس کی مدد سے منع کریں خصوصاً ایسے کام میں جس پر خلق کو اطلاع ہو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالےٰ اس کا دل امن وایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالےٰ اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان بخشے اور جو اس سے نرمی یا اس کی عزت کرے یا بکشادہ پیشانی اس سے ملے اس نے وہ چیز ہلکی جانی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ حدیث ابونعیم نے حلیہ اور ہروی نے کتاب ذم الکلام میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی اور ابونصر سجزی نے ابانہ میں حدیث عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی نیز اسے ابونصر و ابن عدی و ابن عساکر نے بروایت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور نیز ابن عدی نے بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ تیسری قسم بدمذہب ناخواندہ کہ دعوت یعنی لوگوں کو اپنی بدمذہبی کی طرف بلانے پر قادر نہ ہو اور اسکا اندیشہ نہ ہو کہ لوگ اس کی پیروی کریں گے تو اس کا معاملہ آسان اور ہلکا ہے بہتر یہ ہے

Marfat.com

ان لایعالج بالتغلیظ علیه والاهانة له بل یتلطف به بالنصح
والارشاد الی الحق فان قلوب العوام سریعة التقلب لانها
ساذج لم یرسخ فیها شیئ وان لم ینفع النصح فیه وکان فی
الاعراض عنه تقبیح لبدعته فی حینه وتحقیر لشانها
تاکد الاستحباب فی الاعراض عنه فان علم ان ذلک لایؤثر
فیه لجمود طبعه وبلادة ذهنه ورسوخ عتوه فی قلبه
فالاعراض اولی لان البدعة اذا لم یبالغ فی تقبیحها او
الحط فی شانها شاعت بین الخلق وطار شررها وعم
فسادها وتحققت الغوایة بها واما العاصی بفعله وعمله
لا باعتقاده فلا یخلو اما ان یکون بحیث یتأذی به غیره
کالظلم والغصب وشهادة الزور والغیبة والتضریب بین
الناس والمشی بالنمیمة وامثالها من المعاصی اوکان
مما یقتصر علیه ولا یؤذی غیره وذلک ینقسم الی ما یدعو
غیره الی الفساد کصاحب الماخور وهو مجلس الفساق
الذی یجمع بین الرجال والنساء فی الحرام ویهیئ اسباب
الشرب والفساد لاهل الفساد او لا یدعو غیره الی فعله بل
یقتصر کالذی یشرب او یزنی وهذا الذی لا یدعو
غیره لا یخلو اما یکون عصیانه بکبیرة او صغیرة
وکل واحد اما ان یکون مصرا علیها او غیر مصر

Marfat.com

کہ اس کا علاج اس پر سختی کرنے اور اسے ذلت دینے سے نہ کیا جائے بلکہ نرمی کے ساتھ نصیحت کریں اور راہِ حق دکھائیں اس لئے کہ ناخواندوں کے دل جلد بدل جاتے ہیں کہ وہ لوحِ سادہ ہیں جن میں کوئی نقش جما نہیں اور اگر نصیحت کارگر نہ ہو اور روگردانی میں اس کی بدعت کی برائی اور حقارت اس کی نگاہ میں پیدا ہو تو اس سے روگردانی کا استحباب مؤکد ہو جائیگا پس اگر معلوم ہو کہ یہ اس میں کچھ اثر نہ ڈالے گا کہ وہ ٹھوس طبیعت اور بھدے ذہن کا ہے اور اس کی سرکشی اس کے دل میں جم گئی ہے تو روگردانی اولیٰ ہے کہ جب بدمذہبی کی برائی ظاہر کرنے اور اس کی توہین وتنقیص میں کمال درجے کی کوشش نہ کی جائے گی وہ مخلوق میں پھیل پڑے اور اس کی چنگاریاں اُڑ کر دور دور جائیں گی اور اس کی خرابی عام ہو جائیگی اور لوگوں میں گمراہی راہ پائے گی رہا وہ جو صرف اعمال کا گنہگار ہے نہ اعتقاد کا وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو اس سے دوسروں کو ایذاء ہو جیسے ظلم کرنا یا مال چھیننا جھوٹی گواہی دینا غیبت کرنا لوگوں میں فساد کرنا ایک کی دوسرے سے چغلی کھانا اور اسی طرح کے اور گناہ یا اس کا گناہ تنہا اس شخص کی ذات تک محدود رہے اس کا صدمہ دوسروں کو نہ پہنچتا ہو اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ اوروں کو خرابی کی طرف بلاتا ہے جیسے بھٹی والا کہ فاسقوں کی مجلس ہے جو مردوں سے عورتیں حرام کے لئے ملاتا اور شراب وغیرہ خراب کاموں کے اسباب خراب لوگوں کے لئے بہم پہنچاتا ہے دوسرا وہ جو اوروں کو اپنے کام کی طرف نہیں بلاتا بلکہ آپ ہی گناہ کرتا ہے جیسے شراب خور یا زناکار اور یہ جو دوسروں کو دعوت نہیں کرتا، دو حال سے خالی نہیں۔ اس کا گناہ کبیرہ ہوگا یا صغیرہ اور ان میں ہر ایک اس گناہ پر مُصر اور اس کا عادی ہوگا یا نہیں؟

Marfat.com

فهذه التقسيمات تتحصل منها ثلثة اقسام ولكل قسم منها رتبة
معلومة معينة وبعضها اشد من بعض فلا نسلك بالكل مسلكا
واحدا ولكن نفصل ونقول القسم الاول وهو اشدها اى اشد
الاقسام الثلاثة مايتضرر به الناس كحال الظلم والغصب و
شهادة الزور والغيبة والنميمة فهولاء الاولى الاعراض عنهم
بالكلية وترك مخالطتهم والانقباض عن معاملتهم لان المعصية
شديدة فيما يرجع الى ايذاء الخلق اذ ليس بعد الشرك اشد
من الاضرار ثم هؤلاء ينقسمون الى من يظلم فى الدماء اى يقتل
النفوس والى من يظلم فى الاموال اى ياخذها من غير حق
والى من يظلم فى الاعراض اى يهتكها وبعضها اشد من بعض
فان قتل النفوس اشد من اخذ الاموال واخذ الاموال اشد من الوقوع
فى الاعراض والاستحباب فى اهانتهم واذلالهم والاعراض عنهم موكد جدا
ومهما كان يتوقع فى تلك الاهانة زجر لهم او لغيرهم كان الامر فيه اكد
واشد الثانى صاحب الماخور اى مجلس الفساق الذى يهيئ اسباب
الفساد بالجمع بين الرجال والنساء ويسهل سبيله اى الفساد على
الخلق وفى نسخة ويسهل طرقها على الخلق اى الاسباب فهذا لا
يؤذى الخلق فى دنياهم ولكن يحتلج اى يستاصل بفعله دينهم
ويهلكهم وفى بعض النسخ يختلس بدل يحتاج وان كان على وفق
رضاهم فهو قريب من الاول ولكنه اخف منه فان المعصية بين الله

Marfat.com

ان تقسیموں سے تین قسمیں حاصل ہوتی ہیں ہر قسم کا ایک خاص مرتبہ معین ہے۔
اوران میں ایک دوسرے سے سخت تر ہے تو ہم سب کے ساتھ ایک روش
نہ چلیں گے بلکہ تفصیل کریں گے اور یوں کہیں گے کہ پہلی قسم جو تینوں قسم میں
سخت تر ہے وہ ہے جس سے اوروں کا ضرر ہے جیسے ظلم غصب جھوٹی
گواہی غیبت چغلی ان لوگوں سے یک لخت روگردانی اور ان سے میل جول
کا ترک اور ان کے ساتھ معاملہ کرنے سے کشیدگی اولیٰ ہے کہ وہ گناہ
جس سے خلق کو ایذا ہو سخت ہے۔ کفر کے بعد ضرر رسانی سے بدتر
کوئی چیز نہیں۔ پھر ان کی بھی قسمیں ہیں ظلم یا تو خون میں ہے کہ ناحق قتل
کرتا ہے یا مال میں کہ ناحق دبا لیتا ہے یا آبروؤں میں کہ ان کی بے حرمتی
کرتا ہے اور ان میں بعض بعض سے سخت تر ہیں قتل مال لینے سے اور
مال لینا کسی کی آبرو پر زبان درازی سے ان لوگوں کی تذلیل و توہین اور
ان سے روگردانی کا استحباب سخت مؤکد ہے اور جب ان کی اس اہانت
سے ان کا یا اوروں کا ایسے افعال سے باز رہنا متوقع ہو تو اور زیادہ
بشدت مؤکد ہو جائے گا۔ قسم دوم بھٹی یعنے مجلس فساق والا کہ فساد کے
سامان مہیا کرتا اور مردوں سے عورتیں ملاتا اور فساد کی راہ خلق پر آسان
کرتا ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ ان سامانوں کا راستہ سہل کرتا ہے۔
یہ لوگوں کو دنیوی ایذا نہیں دیتا ہاں اپنے کام سے ان کے دین کی بیخکنی کرتا اور انہیں
ہلاکت میں ڈالتا ہے اور ایک نسخہ میں بیخکنی کی جگہ اچک لیجانا ہے اگرچہ یہ انکی رضامندی
سے ہو اسکا حکم پہلی قسم کے قریب ہے مگر اس کی بہ نسبت ہلکا کہ جو گناہ خاص اللہ

Marfat.com

تعالى وبين العبد الى العفو اقرب بناء على ان حقوق الله
مبنية على المسامحة على قول ولكنه من حيث انه متعد على
الجملة الى غيره فهو شديد لاجل تعديه وهذا ايضا يقتضى
الاهانة والاعراض والمقاطعة وترك جواب السلام له اذا
ظن ان فيه نوعا من الزجر له اولغيره الثالث الذى يفسق
فى نفسه كشرب خمر او ترك واجب او مقارفة محظور شرعى
يخصه فى نفسه فالامر فيه اخف ولكنه فى وقت مباشرته
ان صودف يجب منعه بما يمتنع به منه باى حال كان و
لو بالضرب ان امكن والاستخفاف والازدراء له فان النهى عن
المنكر واجب فاذا نزع عنه وعلم ان ذلك من عادته اللازمة
وهو مصر عليه فان تحقق ان نصحه يمنعه من العود اليه
وجب النصح حينئذ وان لم يتحقق ولكنه كان يرجو منه
فالافضل النصح والزجر بالتلطف او بالتغليظ ان كان هو
الانفع فاما الاعراض عن جواب سلامه والكف عن مخالطته
حيث يعلم انه مصر عليه وان النصح ليس ينفعه فهذا فيه
نظر وسير العلماء فيه اى طرائقهم مختلفة والصحيح ان ذلك
يختلف باختلاف نية الرجل فعند ذلك يقال الاعمال بالنيات
اذ فى الرفق والنظر بعين الرحمة الى الخلق نوع من التواضع لجلال
الله وكبريائه و فى العنف والاعراض نوع من الكبر والعجب

Marfat.com

تعالیٰ اور بندے کے معاملے میں ہو عفو سے زیادہ نزدیک ہے اس بنا پر کہ ایک قوم میں
حقوق اللہ کی بنا نرمی و آسانی پر ہے مگر اس جہت سے کہ اس میں فی الجملہ اوروں پر دست
درازی ہے دوسروں کو ضرر پہنچنے کے باعث سختی رکھتا ہے اس کا مقتضی بھی وہی ذلت دنیا
منہ پھیرنا قطع کرنا اس کے سلام کا جواب نہ دینا ہے جب گمان ہو کہ اس میں اس کے یا
اوروں کے لئے ایک طرح کی جھڑکی ہے قسم سوم وہ کہ تنہا فسق کرتا ہے جیسے شراب پینا یا
کسی واجب کا بجا نہ لانا یا کسی ممنوع شرعی کا مرتکب ہونا جو خاص اسی کی ذات سے خاص ہو
اس کا معاملہ ہلکا ہے مگر جس وقت گناہ میں مشغول ہے اس وقت ملے تو جس طرح باز رہے
منع کرنا واجب ہے کسی حال پر ہو اگرچہ تذلیل و تحقیر سے بلکہ بن پڑے تو زدوکوب سے
کہ امر ناجائز سے روکنا فرض ہے پھر جب وہ گناہ سے فارغ ہو لیا اور معلوم ہو کہ یہ اس کی
عادت دائمی ہے وہ اس پر اصرار رکھتا ہے پس اگر تحقیق معلوم ہو کہ نصیحت کرنا اسے
گناہ کی طرف بارِ دگر جانے سے روکے گا تو اس وقت نصیحت واجب ہے اور
اگر یہ تحقیق نہ ہو مگر اس کی امید ہو تو افضل نصیحت کرنا اور باز رکھنا ہے نرمی کے ساتھ
اور درشتی میں زیادہ نفع ہو تو درشتی سے۔ رہا اس کے جواب سلام سے روگردانی اور
اس سے میل کرنے سے باز رہنا جب کہ معلوم ہو کہ اسے گناہ کی لت ہے اور نصیحت سودمند
نہ ہوگی تو اس میں تامل ہے اور علماء کے برتاؤ طریقے اس میں مختلف رہے ہیں اور
ٹھیک یہ ہے کہ یہ آدمی کی نیت کے اختلاف سے مختلف ہو جاتا ہے ایسی ہی جگہ کہتے ہیں
کہ اعمال نیتوں پر ہیں اس لئے کہ نرمی برتنے اور خلق کی طرف بہ نگاہِ مہر دیکھنے
میں جلال و عظمتِ الٰہی کے حضور ایک نوعِ تواضع ہے اور سختی و روگردانی میں
ایک طرح کا تکبر اور اپنے آپ کو اچھا جاننا

Marfat.com

والمستفتى فيه القلب الذى رد اليه الامر فيه فمايراه اميل
الى هواه ومقتضى طبعه فالاولى ضده وخلافه اذ قد يكون
استخفافه وعنفه عن باعث كبر وعجب والتذاد باظهار
العلو عليه والادلال بالصلاح اى بصلاح نفسه وقد يكون
رفقه لينه عن باعث مداهنة واستمالة قلب للوصول به
الى غرض من الاعراض الدنيوية او الخوف من تاثير وحشة
ونفرة فى مال اوجاه سواء علم ذلك بظن قريب او بعيد و
كل ذلك تردد على اشارات الشيطان ورموزه وتخيلاته وبعيد
عن اعمال الاخرة فكل راغب فى اعمال الدين
مجتهد مع نفسه والتفتيش والبحث والتنقير عن هذه
الدقائق الخفية ومراقبة هذه الاحوال المختلفة والقلب
هو المستفتى فيه فيما يرد عليه وقد يصيب الحق فى
اجتهاده ان وافاه التوفيق وقد يخطئ عن الاصابة
وقد يقدم على اتباع هواه بما يهواه وهو عالم به و
قد يقدم وهو بحكم الغرور ظان انه عامل لله وسالك
طريق الاخرة وهو مغرور بماطن اه مع شرحه اتحاف
السادة المتقين للعلامة الفاضل السيد محمد الزبيدى
رحمة الله عليه وفى هذا القدر كفاية . لمن عصمه الله
من الغواية . وهو ولى الهداية . وبه العصمة والحماية . والله

Marfat.com

اور اس میں فتوے دل سے پوچھنا چاہیئے کہ یہ معاملہ اسی کے سپرد ہے تو جس بات کو اپنی خواہشِ نفس و مقتضائے طبع کی طرف زیادہ جھکتا دیکھے تو بہتر اس کی ضد و مخالفت ہے اس لئے کہ کبھی اس کی تذلیل اور اس پر سختی تکبر و خود پسندی اور اس پر اظہارِ بلندی میں لذت پائے اور اپنے نفس کی صلاح پر اترانے کے باعث سے ہوتی ہے اور کبھی رفق و نرمی مداہنت اور کسی دنیوی غرض پانے کے لئے دلداری یا اس خوف کے باعث سے ہوتی ہے کہ اس کی وحشت و نفرت سے ہمارے مال یا وجاہت پر کچھ اثر نہ پڑے خواہ اس بات کا گمان قریب یا دور ہو اور یہ سب شیطان کے اشاروں رمزوں خیال بندیوں پر چلنا اور عقبٰے کے کاموں سے دور ہے تو جسے دینی کاموں میں رغبت ہے وہ اپنے نفس کے ساتھ جہاد اور ایسی پوشیدہ باریکیوں کی تفتیش و کدو کاوش اور ان مختلف حالوں کی نگاہ داشت میں رہتا ہے اور اس معاملے میں قلب ہی کا فتوے لیا جائے گا کہ اس پر کیا وارد ہوتا ہے اور وہ کبھی اپنے اس غور میں حق بات تک پہنچ جاتا ہے جب کہ توفیقِ الٰہی مساعد ہو اور کبھی حق سے خطا کر جاتا ہے اور کبھی دانستہ اپنی خواہش و رغبت نفسانی کی پیروی کر بیٹھتا ہے اور کبھی خطا میں پڑتا اور دھوکے کے باعث گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ کے لئے عمل کرتا اور آخرت کا راستہ چلتا ہے حالانکہ وہ اس گمان میں فریب کھائے ہوئے ہے۔ احیاء العلوم کی عبارت اس کی شرح اتحاف السادۃ المتقین تصنیف علامہ فاضل سید محمد زبیدی رحمۃ اللہ تعالے علیہ کے ساتھ ختم ہوئی۔ جسے اللہ تعالے گمراہی سے بچائے اس کے لئے اسی قدر کفایت ہے۔ اور اللہ ہی مالکِ ہدایت ہے۔ اور اسی کی طرف سے حفظ و حمایت ہے اور اللہ

Marfat.com

سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه أتم وصلی الله
علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه وسلم
کتبه حافظ کتب الحرم المکی۔

خلیل عیسیٰ السید اسماعیل

---

(۴) الحمد لله رب العلمین والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه وسلم اما بعد فقد اطلعت علیٰ ما اجاب به مفتی المدینة المنورة من انه لا ینبغی الاجتماع بمن ذکر فی السوال المذکور فهو الصواب الذی لا ینبغی العدول عنه حیث اتصف المذکورون بما ذکر نعوذ بالله من کید الضالین المضلین وحشرنا فی زمرة الهادین المهتدین قاله بفمه ورقمه بقلمه راجی عفو ربه المنان الطوبجی محمد سعید بن محمد بن سلیمٰن خادم طلبة العلم الشریف بالمسجد الحرام

رب اجعلنی محمد سعید ۱۳۰۹

---

(۵) بسم الله الرحمٰن الرحیم

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ الحمد لله رب العلمین والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه اجمعین ومحبیهم وتابعیهم الیٰ یوم الدین۔ ما قبل نصح النصیح۔ والقول الصحیح۔ اما بعد فقد رأیت ما اجاب به مفتی المدینة المنورة علیٰ ساکنها افضل الصلوٰة والسلام فوجدته هو الحق الصریح المؤید بالنقل الصحیح فعلیٰ کل مسلم

Marfat.com

سبحانہ وتعالےٰ سب سے اعلم اور اس کا علم ہر علم سے اتم۔ اور اللہ کے درود وسلام محمد ہمارے سرور۔ اور ان کے آل واصحاب پر
راقم محافظ کتب خانہ مکہ معظمہ

عبد خلیل
السید اسماعیل

---

(۴) سب خوبیوں سراہا اللہ سارے جہان کا پروردگار اور درود وسلام ہمارے سردار محمد اور ان کے آل واصحاب پر۔ زاں بعد میں نے مفتی مدینہ منورہ کا جواب دیکھا کہ سوال میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان کے ساتھ نہ ملنا چاہیئے یہی حق ہے جس سے سرتابی سزاوار نہیں جب کہ وہ لوگ اس حال پر ہوں۔ خدا کی پناہ گمراہان گمراہ گر کے مکر سے اللہ تعالےٰ ہمیں رہنمایان راہ یاب کے گروہ میں حشر دے۔ یہ اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے پروردگار عظیم الاحسان کے امیدوار عفو طولجی محمد سعید بن محمد سلیمان نے کہ مسجد الحرام میں طالبان علم شریف کا خادم ہے۔

رب اجعلنی
محمد سعید

---

(۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سب خوبیاں پروردگار عالم کو۔ اور درود وسلام ہمارے سردار محمد پر نازل ہو۔ اور ان کے آل واصحاب پر۔ اور ان کے دوستوں پیروؤں پر تا روز محشر۔ جب تک ناصح کی نصیحت مانی جائے۔ اور صحیح قول کی پیروی کی جائے۔ زاں بعد مفتی مدینہ منورہ علیٰ ساکنہا افضل الصلوٰۃ والسلام کا جواب میری نظر میں آیا۔ میں نے اسے حق وصریح ومؤید بہ نقل صحیح پایا۔ تو ہر مسلمان پر واجب ہے

Marfat.com

ان يدعن لقبوله. وينقاد لصحيح نقوله. نسأل الله تعالى ان يوفقنا
وجميع اخواننا المسلمين. للتمسك بحبل الله المتين. واتباع سيد
المرسلين. ومنابذة المبطلين. ومجانبة المبتدعة والمضلين. وان
يعافينا فى الدنيا والدين. ويصلح شئون المسلمين. ويصلى و
يسلم على شفيع المذنبين. وعلى آله وصحبه اجمعين. كتبه
احد خدمة العلوم بالمسجد الحرام الامين.
محمد ابو حسين غفر الله له ولوالديه ولاساتذته
ومن له حق عليه وللمسلمين اجمعين آمين.

محمد

---

(٦) من اجاب فقد اصاب والله اعلم بالصواب
العبد محمد يوسف

محمد يوسف ١٣٩٢

---

(٧) الحمد لله رب العٰلمين. والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين
اللّٰهم اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين. ولا مغيرين
ولا مبدلين. آمين. اما بعد فقد سمعت هٰذا
السوال وما اجاب به مفتى المدينة المنورة فهو
الحق والصواب المفتقر الى ربه
القريب محمد سعيد اديب

المفتقر الى ربه القريب محمد سعيد ١٣٠٣

Marfat.com

کہ اس کے قبول کے لئے گردن رکھے۔ اور اس کی صحیح نقول کے حضور سرِ اطاعت خم کرے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم اور ہمارے سب مسلمان بھائی توفیق پائیں۔ کہ اللہ کی مضبوط رسی تھامے رہیں۔ اور سید المرسلین کی پیروی کریں۔ اہلِ باطل کو دھکے دیں۔ بد مذہبوں گمراہ گردوں سے پرہیز رکھیں۔ اور یہ کہ ہمیں دین و دنیا میں عافیت دے۔ مسلمانوں کا حال درست کرے۔ شفیع المذنبین اور ان کے آل واصحاب سب پر درود وسلام بھیجے۔ راقم امن والی مسجد حرام میں خادمانِ علوم سے ایک خادم محمد ابو حسین اللہ اس کے اور اس کے والدین واساتذہ وحقداران وجملہ اہلِ ایمان کو بخشے آمین

محمد

---

(۶) جس نے جواب دیا۔ باصواب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ حق کا خوب جاننے والا۔ العبد محمد یوسف

محمد یوسف
۱۲۹۲

---

(۷) سب تعریفیں اللہ پروردگار جہان کو۔ اور درود وسلام اشرف رسل پر نازل ہو۔ الٰہی ہمیں رہنما بنا راہ پانے والے۔ نہ بھٹکے ہوئے نہ بہکانے والے۔ نہ دینِ متین کے بدلنے والے۔ نہ تغییرِ سنت کی راہ چلنے والے۔ آمین۔ زاں بعد میں نے یہ سوال اور مفتی مدینہ منورہ کا جواب سنا۔ یہی حق وصواب ہے۔ محتاج پروردگارِ قریب محمد سعید ادیب

المفتقر الی ربہ القریب
محمد سعید
۱۳۰۳

Marfat.com